SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, September 16, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من يشفع شفاعة حسنة يكن له نصيب منها ومن يشفع شفاعة سيئة يكن له كفل منها وكان الله على كل شيء مقيتاO وإذا حييتم بتحية فحيوا باحسن منها اوردوها ان الله كان علىٰ كل شي حسيباO

(ترجمہ): جو شخص نیک بات کی سفارش کرے تو اس کو اس (کے ثواب) میں سے حصہ ملے گا۔ اور جو بری بات کی سفارش کرے اس کو اس (کے عذاب) میں سے حصہ ملے گا۔ اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اور جب تم کو کوئی دعا دے تو (جواب میں) تم اس سے بہتر (کلمے) سے (اسے) دعا دو یا انہیں لفظوں سے دعا دو۔ بیشک خدا ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

جناب چیئرمین: جزاک اللہ ۔اعتزاز صاحب! مناسب تو یہی تھا کہ اگر یہ بات آپ question hour کے بعد کر لیں ۔

PONIT OF ORDER

Re: A PRESS STATEMENT BY A RELIGIOUS LEADER CONDEMNING SENATORS WHO OPPOSE SHARIA BILL

Ch. Aitzaz Ahsan: I want to raise an issue. Sir, we have been on a walkout, and it effects the very Senate, I hope they show it on Television which they may not, and of course, I will not hold that against them

جناب چیئرمین! میں نے کیوں یہ ساری اپوزیشن کی جانب سے متفقہ طور پر آپ سے گزارش کی ہے کہ question hour سے پہلے اس معاملے کو لیا جائے، جو میں کل سے اٹھا رہا ہوں اور جس پر ہم سب کے جذبات بہت مجروح ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ کو علم ہے اور آپ کے سامنے یہ واقعات پرسوں ہوئے۔ پرسوں جب یہاں ماحول میں کچھ کشیدگی آئی تھی تو آپ نے یہ دیکھا ہوگا کہ ہم میں سے بہت سارے ایسے تھے جنہوں نے اور میں نے بھی اس کشیدگی کو کم کرنے کی بڑی کوشش کی ۔ پھر میں آپ کے چیمبر میں بھی گیا، آپ سے میں نے درخواست کی کہ آپ تشریف لے آئیں اور ہم اس معاملے کو پھر زرا ٹھنڈا کرتے ہیں ۔ میری ہر وقت یہ کوشش رہتی ہے، رہی ہے کہ یہ ہاؤس ایک خاص باوقار انداز میں چلے، لیکن ہاؤس کا وقار صرف ہمارے ذمہ نہیں ہے۔ اس کے وقار کے امین اور محافظ سب سے زیادہ اولا جناب چیئرمین آپ ہیں اور دوئم حکومت وقت۔

یہاں آپ کو علم ہے کہ میں مثال دیا کرتا ہوں، خود یہ ایک مثال بنی ہوئی

بات ہے کہ ایک اقلیت کی یہاں نمائندگی کرتے ہوئے جناب رضا ربانی صاحب، سید اقبال حیدر صاحب وزراء قانون رہے اور مجھے یاد ہے کہ میں پچھلے بنچوں پر بھی جب بیٹھتا تھا تو یہ ہمیں ہر وقت تلقین کرتے تھے کہ آپ نے اٹھنا نہیں ، آپ نے بات نہیں کرنی، آپ نے کھڑے نہیں ہونا ۔ میں پچھلی صف میں ہوتا تھا، مجھے یاد ہے کہ اس سارے عرصے میں مجھے ایک تقریر بھی کرنے کی اجازت نہیں ملی ماسوائے صرف ایک بار کوئی دس منٹ صدر کے خطاب پر ۔ یہ مجھے روکتے تھے کہ بھائی آپ حکومت کے بنچز پر ہیں please کوئی شور آپ نے نہیں کرنا، اٹھنا نہیں، کوئی point of order raise نہیں کرنا اور یہ benches خاموش رہتے تھے ۔

اب ہمیں اطلاعات ملتی ہیں مختلف قسم کی، جو فیصلے ہوئے ہیں ان کے بارے میں کہ اگر temperature کو بڑھنا ہے تو وہ بڑھتا رہے ۔ میں چونکہ meetings میں نہیں ہوں اسلئے میں اس کی تصدیق نہیں کرسکتا۔ سارے معزز اراکین جو اس طرف بیٹھے ہیں انہیں خود اس بات کا علم ہوگا کہ میری اطلاعات درست ہیں کہ غلط۔ اگر غلط ہیں تو اللہ کرے غلط ہوں، بالکل میں چاہتا ہوں ۔ اگر درست ہیں تو صرف یہ آواز نہ اٹھا دیں کہ غلط ہے۔ اس میں اس طرح نہ کریں۔ آپ خود جانتے ہیں کہ کیا یہ فیصلے ہوئے ہیں کہ نہیں اور اگر ہوئے ہیں تو پھر اس ہاؤس کے وقار کو کس قدر مجروح کیا جائے گا ان کے ہاتھوں ، جن کے پاس اس ہاؤس کا وقار امانت ہے۔

جناب چیئرمین! یہ کہنے کے ساتھ میں عرض کروں گا کہ کل کے واقعات میں جس معاملے پر ہم نے واک آؤٹ کیا اور واک آؤٹ سے واپسی کے لئے ہمیں حکومت کی جانب سے کسی مناسب گریز کی نوید نہیں ملی۔ عموما وزراء تشریف لے آتے ہیں واک آؤٹ کرنے والوں کے ساتھ ساتھ ہی اور وہیں سے ان کو کہتے ہیں کہ آپ آ جائیں ۔ آج کے اخبارات نے بھی لکھا۔ ہم بہت عرصہ، آدھ گھنٹہ تو انتظار کرتے رہے، پھر اس دوران آپ نے کہا کہ جائیں اور ان کو لائیں لیکن اس پر بھی اجتناب نہیں

کیا گیا۔ پھر کچھ سینیٹرز جو اٹھ کر آنا چاہتے تھے ان کو روک دیا گیا۔ ہمیں اس سے کوئی شکایت نہیں بے شک کوئی سمجھتا ہوگا کہ ان کی دل آزاری ہوئی ہے، کوئی صاحب سمجھتے ہوں گے کہ ان کا یہ رویہ ہوگا، ذاتی ردعمل ہوگا، ہمیں اس سے کوئی شکایت نہیں ہے لیکن جناب چیئرمین! ہمارا اعتراض کیا تھا اور اس اعتراض پر کس قسم کے مناسب گریز کی ہمیں توقع تھی اور کیا ہماری جانب سے اس میں کوئی ذرہ بھر زیادتی، ماشہ بھر بھی ایسی توقع جو اضافی ہو، فضول ہو، فاضل ہو تو آپ فیصلہ کیجئے۔

یہاں معاملہ یہ تھا کہ ایک صاحب نے اس ہاؤس کے باہر ایک بیان دیا۔ ایک خاص مذہبی مسلک سے ان کا تعلق ہے اور اپنی جماعت سے ٹوٹ کر ایک سے دوسری میں گئے اور اب ایک اپنی جماعت بنائی ہے۔ بہرحال ان کی باپ دادا سے ایسی نسبت ہے کہ ان کی آواز کی کچھ اہمیت ہے، ان سے یہ بیان منسوب ہوا اور یہ بیان اخبارات میں شائع ہوا کہ جو سینیٹر Constitutional Amendment No.15 کے خلاف ووٹ دیتا ہے وہ واجب القتل ہے۔ ہاں! اگر وہ کہتے کہ وہ جہنم میں جائے گا تو شاید یہ ان کا اختیار ہوتا، اس کو نظر انداز کیا جا سکتا تھا کیونکہ کون جہنم میں جائے گا، کون نہیں جائے گا، یہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن اس قسم کی جو خاص تحریک پیدا کی جاتی ہے اور لوگوں کو engage کیا جاتا ہے، بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کو انہوں نے گمراہ کر دیا ہے کہ Constitution (Amendment) Bill شاید شریعت کی نوید ہے۔ ہماری نگاہ میں یہ ایسی بات نہیں ہے۔ ہماری نگاہ میں یہ اسلام کا نام ضرور اس کے تحت لیتے ہیں لیکن جناب چیئرمین! اسلام کے لبادے میں در اصل میاں نواز شریف اپنی مطلق العنانی نافذ کرنا چاہتے ہیں، یہ ہماری رائے ہے۔ یہ ہماری genuine, honest, دیانتدارانہ رائے ہے اور یہ بہت سے سینیٹرز کی رائے ہے، کم از کم اتنے سینیٹرز کی رائے ہے کہ ان دھمکیوں کے بغیر یہ اس بل کا یہاں تعارف بھی نہیں کرا سکے۔ یہ ایک رائے ہے اور بڑے مودبانہ انداز میں عرض کرتا ہوں

کہ مدبرانہ رائے ہے۔ اس بل کو پڑھ کر لوگوں نے دیکھا ہے، میں نے دیکھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بل میں نواز شریف کی حاکمیت ہی نہیں بلکہ اس کی بربریت، اس کی مطلق العنانی اس بل میں پوشیدہ ہے اور یہی اس کی ہوس اقتدار کا ایک نمایاں اشارہ ہے جس کو Constitution (Amendment) Bill No.15 کہا گیا ہے۔ اب اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی۔ اس ہاؤس میں اس خبر کا چرچا ہوا۔ اس کے بارے میں اس ہاؤس میں اعتراض اٹھایا گیا کہ دیکھئے! اور ان کے نوٹس میں لایا گیا کہ جناب! یہ باتیں باہر لوگ کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے کہ آج Question Hour تو نہیں ہو گا۔ ان کو تو فارغ کریں۔ آج Question Hour نہیں ہونا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ آپ میری بات نہیں سنتے۔ میری بات یہ ہے کہ بنیادی طور پر

I want to run the House according to the rules.

اب آپ کی مرضی ہے کہ Question Hour کو suspend کریں یا نہ کریں۔ میں چاہ رہا ہوں کہ کم از کم کوئی طریقہ کار طے ہو جائے۔ اس ہاؤس میں بنیادی مسئلہ یہی پیش آ رہا ہے۔ ----This is my problem that whenever یعنی رولز کی کوئی بات ہی نہیں، جب مرضی ہوئی کر لیا، جب نہ ہو تو نہ سہی۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں

Before I go into this I want to know, you want question hour or not.

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ یہ ہاؤس میرے لئے problem بن گیا ہے۔ اعتزاز صاحب! I will discuss it with you separately لیکن basic problem has become کہ

رولز کے مطابق کچھ نہیں ہو رہا، جس کی مرضی ہوتی ہے ----

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین! آپ نے مجھے فلور دیا ہے -

Mr . Chairman: I have given you the floor, do you want question hour or you do not want question hour. O.K., then what I will do, I will cut down question hour by the amount that you are taking.

Ch. Aitzaz Ahsan: No, you can not do that in any way.

Mr. Chairman: I can do that.

Ch. Aitzaz Ahsan: You have given me the floor.

Mr. Chairman: I have given you the floor but I thought
کہ دو منٹ کی بات ہوگی لیکن آپ کی لمبی بات ہے اور پھر اب وہاں سے جواب آئے گا اور اب already بیس منٹ گزر چکے ہیں تو I want to know کہ میں نے اس ہاؤس کو کس طریقے سے چلانا ہے۔

(مداخلت)

چوہدری اعتزاز احسن: آپ میری گزارش تو سنیں۔

جناب چیئرمین: میں گزارش تب سنوں گا جب آپ مجھے بتائیں گے کہ rules کے مطابق چلانا ہے یا نہیں چلانا ہے۔ میرا problem یہی بن گیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نہ ادھر سے کوئی مانتا ہے نہ ادھر سے کوئی مانتا ہے۔ میرے لئے یہ دکھ بات ہوگئی ہے، یہاں پر میں ہاؤس نہیں چلا سکتا rules کے بغیر۔

چوہدری اعتزاز احسن: آپ چلا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں چلا سکتا۔ میں نہیں چلا سکتا اس طرح اس ہاؤس کو۔ میں آپ سے علیحدگی میں بات کروں گا and I don't want to say it here. But I

ہو تو پھر question hour کہ بھئی دیکھیں کہ آپ اگر چاہتے ہیں کہ want to know

کوئی قانون اجازت نہیں دیتا کہ question hour is the first item on the agenda.

میں بغیر کسی وجہ کے question hour کو چھوڑ دوں۔ آپ مجھے بتا دیں کہ بھئی

question hour نہیں کرنا تو میں ان کو فارغ کر دوں۔

چوہدری اعتزاز احسن: نہیں کوئی فارغ نہیں کرنا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، اگر کرنا ہے تو پھر question hour پہلے کریں۔

(مداخلت)

چوہدری اعتزاز احسن: جناب آپ نے مجھے فلور دیا ہے، آپ نے مجھے اجازت دی ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے آپ کو اجازت دی تھی point of order کی کہ بھئی کوئی چھوٹی بات ہوگی۔ But you have already taken 15 minutes of question hour.

چوہدری اعتزاز احسن: جناب پندرہ منٹ تو ابھی مجھے بات کئے ہوئے نہیں ہوئے۔ آپ کی گھڑی تیز ہوجاتی ہے اپوزیشن کے لئے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ میری بات تو سنیں۔ پلیز آپ بیٹھیں۔ دیکھیں سب سے بڑی جو problem اس ہاؤس میں ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ کوئی قانون قاعدہ نہیں رہا ہے۔ اب مجھے دونوں طرف سے problem آ رہا ہے۔ اگر میں کسی کو ادھر سے روکتا تھا تو وہ رک جاتے تھے، لیکن اب وہاں سے بھی نہیں رکتے اور ادھر سے بھی نہیں رکتے۔ میں یہ چاہتا ہوں--- ، میں ابھی detail میں نہیں جانا چاہتا، I will discuss with you, Khattak sahib and Raja Sahib separately........

چوہدری اعتزاز احسن: جناب بالکل کسی سے discuss کرنے کے لئے نہیں تیار۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میری بات تو سن لیں۔ ایک قاعدہ ہے جو کہتا ہے کہ جب چیئرمین بول رہا ہو تو کوئی نہیں بولے گا۔

چوہدری اعتزاز احسن: چیئرمین کو بھی نہیں بولنا چاہیئے جب کسی کو فلور دے دیا ہو۔

جناب چیئرمین: نہیں یہ قاعدہ نہیں ہے۔ When I stop you, you have to stop. آپ میری سن لیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: میں اگر irrelevant ہوں تو آپ مجھے stop کریں۔

Mr. Chairman: No, no, the law says that when I am speaking, nobody else can speak.

یہ ہے قانون کہ نہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: جب آپ نے فلور دے دیا ہو۔

جناب چیئرمین: بیشک دیا ہو۔

If I am speaking, nobody else speaks, that is a basic rule. Now, what I am trying to say is that I will discuss it separately because I have a lot of things in my mind

کہ کیا ہو رہا ہے، لیکن ایک بنیادی چیز جو مجھے تکلیف دے رہی ہے وہ یہ ہے کہ کوئی قانون قاعدہ نہیں رہا۔ تو اس لئے ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ کم از کم کوئی قانون قاعدہ بنا لیں۔ I will discuss it separately with you, I don't want to talk here.

میں صرف آپ سے یہ بات پوچھ رہا تھا جو میں نے شروع میں پوچھی تھی کہ question

hour کے بعد کر لیں کیونکہ rules یہ کہتے ہیں کہ first hour will be the question hour. میرا خیال تھا کہ چلیں کوئی بہت ضروری بات ہے، مختصر بات ہوگی، لیکن آپ نے لمبی بات چھیڑ دی۔ اس لمبی بات کا ایک جواب بھی ادھر سے آئے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آدھا گھنٹہ question hour کا نکل گیا۔ اب میری تجویز یہ تھی کہ جس طرح ہم normally کرتے ہیں کہ question hour کے بعد point of order لے لیں، اس طرح کوئی قاعدہ بن جائے گا، لیکن آپ نے کہا نہیں۔ ٹھیک ہے۔ پھر میں نے آپ سے کہا کہ اچھا بھئی question hour کو ختم کردیتے ہیں، آپ نے کہا نہیں۔ تو اس لئے میں چاہ رہا ہوں کہ ------ آج میں اس کو نہیں چھیڑتا۔ All I want is that please keep in mind that unless both sides of the House follow some rules and principles, I will not be able to run this House. Now, you start.

چوہدری اعتزاز احسن: جناب میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہمیں یہی مشکل ہے۔ یہ صرف اسی ہاؤس میں نہیں ہے۔ جس ملک میں ایک چیز کو گورنمنٹ endorse کر دے کہ پارلیمنٹرین کسی کو ووٹ نہ کرنے پر واجب القتل ہیں، اس صورت میں اس ہاؤس کے ضابطوں کی اور قانون کی کیا بات کی جا سکتی ہے۔ کون کر سکتا ہے۔ اس میں قانون کون سا رہ گیا۔ اس میں عدالت کون سی رہ گئی۔ اس میں وکالت کا کیا کام رہ گیا۔ اس میں قانون کی حکمرانی کہاں گئی اور یہاں کہا گیا اور ایک مذاق سا بنا دیا گیا ہے۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ہم نے کوشش کی ہے کہ ہر وقت یہاں پر پروقار انداز یہ ہاؤس چلے۔ ادھر سے باقاعدہ deliberately انگیخت کیا جاتا ہے، ایسے مسائل لئے جاتے ہیں۔ کل ہونا یہ چاہیئے تھا کہ اقبال حیدر صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا، لیڈر آف دی ہاؤس کہتے کہ میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ مذمت کا لفظ ہی استعمال کر دیتے۔ ہم نے ان کے ساتھ پندرہ بیس منٹ گزارش کی کہ آپ مذمت کر دیں۔ آپ مذمت کا لفظ کہہ دیں۔ آپ اس سے اپنے آپ کو distant کر لیں۔ آپ مذہبی امور کے منسٹر ہیں،

لیڈر آف دی ہاؤس ہیں۔ خدارا! اس سے distant کریں اپنے آپ کو ہم واپس آجاتے ہیں۔ ہم واپس کیوں آئے ہیں اس لئے نہیں کہ آپ کی طرف سے کوئی اس بیان سے یا آپ کی اپنی پوزیشن سے کوئی مناسب اور جائز گریز ہوا ہے، نہیں ہوا۔ ہم آئے اس لئے ہیں کہ ہم کسی قسم کے فورم سے دستبردار ہونا نہیں چاہتے۔ شاید ان کی خواہش ہو کہ اپوزیشن باہر بیٹھی رہے اور کام چلتا رہے۔ ایسے نہیں ہوگا۔ اپوزیشن یہاں موجود ہے، اور رہے گی۔ از خود بھی واپس آجائے گی۔ ٹھیک ہے آپ نے تمام پارلیمانی روایات کو خیرباد کہہ دیا ہے۔ پارلیمانی روایت ہوتی تھی جناب چیئرمین! یہ فرض کیجیئے کہ کل equal split ہو جاتی ہے on so called Shariat Bill اور آپ کا casting ووٹ ہے، آپ کو ایک طرف قتل کی دھمکی ہوگی دوسری طرف آپ کو اپنی پارٹی کی جانب سے ترغیب ہوگی۔

جناب چیئرمین : casting vote نہیں ہوگا۔ I can assure you, why? Because only جب برابر ہوگا تو casting vote ہوگا لیکن 2/3rd majority والی amendment میں situation برابر نہیں ہوتی۔ کیسے ہو سکتی ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن : آپ درست فرماتے ہیں لیکن آپ نے اپنی جان بچا لی صرف یہ کہہ کر۔ آپ نے ہنس کر اپنی جان بچا لی اور جب آپ کی اپنی جان بچتی ہے تو آپ ہنس کے، پیار سے اس طرح بات کو ٹال دیتے ہیں۔

Mr. Chairman : Am I not right, but why do you say

کہ ٹال دیتے ہیں۔ میں نے آپ کو correct legal position بتائی ہے آپ کہتے ہیں کہ ٹال دیتے ہیں۔ I am telling you the correct legal position under the rule.

چوہدری اعتزاز احسن : جناب چیئرمین! میں کہتا ہوں کہ آپ نے بجا کہا ہے لیکن آپ بات سنیں۔ یہ بھی اصول ہے کہ آپ اس طرح interrupt نہیں کرسکتے۔

جناب چیئرمین : دیکھیں اعتزاز صاحب when I correct the situation you

are saying کہ ٹال جاتے ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن : آپ کی جو مسکراہٹ تھی۔

جناب چیئرمین : کل رضا ربانی نے کیا کہا تھا، کل ڈاکٹر عباسی نے کیا کہا تھا، زاہد خان روز کیا کہتے ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن : کل آپ سے ہمیں توقعات تھیں۔ آپ سے ہمیں توقع تھی کہ آپ ہاؤس کے امین ہیں اور اگر قتل کی دھمکی کوئی دیتا ہے آپ کے کسی سینیٹر کو۔۔۔

جناب چیئرمین : پھر وہی بات ہے۔ میرے پاس کون سا موشن ہے آپ کا

What motion have you brought before me?

چوہدری اعتزاز احسن : آپ کو ضرورت نہیں ہے موشن کی۔

جناب چیئرمین : ضرورت نہیں ہے، رول دیکھیں۔

میاں رضا ربانی : جناب آپ کے سامنے motion last time آیا تھا۔

جناب چیئرمین : last time کو چھوڑیں۔ I am not concerned about last time اگر آیا تھا تو last time میں نے فیصلہ کیا ہوگا قانون کے مطابق۔ اب بھی میرے پاس لائیں گے تو قانون کے مطابق فیصلہ ہوگا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : میرے پاس جو چیز آئے گی۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Again, I am talking you sit down. Please Raza Rabbani sit down.

میرے پاس جو چیز لائی جائے گی۔

(مداخلت)

Mr. Chairman : Please sit down,

پلیز مہربانی کر کے بیٹھ جائیں، میں بات کر رہا ہوں بیٹھ جائیں۔ میں صرف اتنا کہہ رہا ہوں کہ میرے پاس جو چیز آئے گی میں قانون کے مطابق اس پر فیصلہ کروں گا۔ میرے پاس جب آئے گی ہی نہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

چوہدری اعتزاز احسن ، قتل کی دھمکیوں کا معاملہ ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I am telling you

پرانی بات کو میں نہیں چھیڑتا۔

چوہدری اعتزاز احسن ، جناب چیئرمین------

Mr. Chairman: Again this is another problem

اعتزاز صاحب بات کر رہے ہیں، وہ بھی کھڑے ہو گئے ہیں، وہ بھی کھڑے ہو گئے ہیں۔ Who can run this بات ایک بندہ کر رہا ہے تین بندے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حاجی صاحب بیٹھیں۔

چوہدری اعتزاز احسن ، جناب چیئرمین! آپ ہمیں ضابطوں کی -----

جناب چیئرمین، اعتزاز صاحب! میری بات کوئی نہیں مانتا، آپ بھی نہیں مانتے، وہ بھی نہیں مانتے۔

چوہدری اعتزاز احسن، جناب! انہیں ماننے نہ ماننے کی ضرورت کیا ہے۔ motion ہمارے kill ہو جاتے ہیں چیمبر میں اور آپ کہتے ہیں کہ وہ نہیں مانتے، انہیں ماننے کی کیا ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین، قانون یہ کہتا ہے کہ اگر kill ہو جاتے ہیں you come to

me, you do not raise this issue in the House, you stop attacking the Chair because if you start accusing the Chair in the House, I am sorry I will not even help you. آپ کی problem یہ لگ رہی ہے کہ نمبر ۱ you start every morning by attacking the Chair, No.2 کوئی کسی کی بات نہیں سنتا any more and now it happens from both sides, these are the روایات we are leaving behind.

چوہدری اعتزاز احسن، جناب! آپ سنیں تو سہی۔ اگر آپ کی ہی نظیر آپ کو یاد کرائی جاتی ہے تو یہ بات attacking the Chair کیسے ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کو احساس ہونا چاہیئے کہ جس طرح آپ کو تکلیف ہے، مجھے بھی تکلیف ہو رہی ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن، جناب! آپ کی نظیر، آپ کا past conduct, honourable past conduct آپ کو یاد کرائیں تو آپ کہتے ہیں کہ یہ آپ پر attack کیا گیا ہے۔ آپ نے اسی موشن پر پہلے پزیرائی نہیں بخشی لہذا اس وقت یہ معاملات یہاں تک پہنچے ہیں۔ اب آپ دیکھیں کہ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے تو اس نے ایک فیصلہ کیا ہوا ہے۔ یہی نظر آتا ہے، ایک تو فیصلہ اس ہاؤس کی کارروائی کے متعلق ہے جو کہ بالکل ان کی جانب سے عجب ہے کہ اپنے back benchers کو انہوں نے انگیخت کیا ہوا ہے، ٹھیک ہے، لیکن دوسرا اس سے زیادہ اس گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ ہر ادارے کو تباہ کرنا ہے۔ اس گورنمنٹ نے سپریم کورٹ پر حملہ کیا، بھرپور، یہ ساتھ بلڈنگ ہے، کس طرح حملہ کیا ۲۷ نومبر ۱۹۹۸ء کو۔ اس گورنمنٹ نے اب دانستہ طور پر فیصلہ کیا ہوا ہے اور کل جو وزیر خارجہ نے بیان دیا ہے کہ فوج کی کردار کشی کی جائے۔ آج آپ اخبارات پڑھ لیں کہ نو مہینے میں تو کشمیر کا مسئلہ حل ہو رہا تھا اور یہ آرمی والے کیا کر گئے۔ یہ باقاعدہ دانستہ کیا جا رہا ہے۔

ایک رہ گیا سینٹ کہ اسے کس طرح مرعوب کیا جائے؟ سینٹ کو کس طرح تابعدار کیا جائے؟ سینٹ کو کس طرح اپنے تابع کیا جائے' اس پر کس طرح گرفت کی جائے؟ انہیں بہت جھنجلاہٹ ہے' بہت problem ہے' سپریم کورٹ پر انہوں نے حملہ کر لیا' فوج کی اب کردار کشی کا ایک پورا پروگرام بنایا ہوا ہے کہ جی سب کچھ ہو چلا تھا اور سب ٹھیک ہونے والا تھا' یہ کیا ہو گیا ۔ اب سینٹ کی باری ہے۔ سینٹ پر اب یہ کس طرح آئے ہیں کہ قاتلانہ دھمکیاں دے کر اور پھر اس پر endorsement بھی۔ ہم چاہتے کیا تھے؟ ہم خواہش کیا کرتے تھے ؟ ہماری خواہش کیا تھی ؟---

(مداخلت)

چوہدری اعتزاز احسن: خواجہ صاحب! آپ کو وزارت نہیں ملتی' میں لکھ کر دے دیتا ہوں۔ خواجہ صاحب کو قریب تر تو لے آئے لیکن انہوں نے دل سے ابھی نہیں لگایا۔ آپ کی problems ہیں' آپ کے مسائل ہیں' آپ کا تعلق غلط شہر سے ہے ان کے حوالے سے' بہرحال جناب چیئرمین! ہمیں صرف یہ توقع تھی' صرف یہ اور کچھ نہیں۔

جناب چیئرمین : نہیں جناب میں نوٹس لکھ رہا ہوں کوئی prorogation order نہیں ۔ اگر لکھوں بھی تو that is my right, why do you question that, the Constitution has given me that right اگر میں لکھوں تو آپ کو اس میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ یہ آپ عجیب بات کر رہے ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب! آپ چیئر پر بیٹھے ہیں' ہمیں تو بے شک اور بجا طور پر آپ آداب بتاتے رہتے ہیں' آپ کو ہر اس بات پر جو یہاں سے اٹھتی ہے اس پر اس طرح ------

Mr. Chairman: Aitzaz Sahib, in no Parliament of the World, do you start by attacking the Chair, in no Parliament in the world.

یعنی یہاں پر تین آدمی صفدر عباسی' زاہد خان اور رضا ربانی یہ پلان بنا کر آتے ہیں کہ

we start by attacking the Chair

Ch. Aitzaz Ahsan: Sir, in no Parliament of the world and tell me one Parliament where Parliamentarians have been threatened with death, instant death, killing, tell me one Parliament and one Parliament with such an allegation, where such a threat has been given and the Chair sat xx xxxx.......

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے، جو مرضی کریں۔

Ch. Aitzaz Ahsan: I am sorry, we think you are the responsible in the sense that you are the custodian of the House.*****

Mr. Chairman: I will now ask you to stop speaking, please sit down, I can not allow this. I am conducting myself according to the rules. Rules do not permit you to attack the Chair and I am expunging all those remarks you made against the Chair. Raja sahib would you like to say anything.

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ تو پھر باقی کیا ہے - پھر یہ ہے کہ Question Hour کو ختم کرتے ہیں - منہ صاحب پھر Question Hour کو ختم کرتے ہیں - کیا کریں؟ ----

جناب بشیر احمد منہ - جناب چیئرمین ' میں آپ سے ایک درخواست کرتا ہوں - جناب بالکل ادب کے ساتھ -----

جناب چیئرمین۔ دیکھیں منہ صاحب' میں ایک چیئرمین ہونے کے علاوہ ایک انسان بھی ہوں - آپ روز attack کریں گے - آپ روز attack کریں گے - میں بھی

*** Expunged by the orders of the Chairman.

انسان ہوں ۔ جس طرح آپ react کرتے ہیں میں بھی کروں گا ۔

جناب بشیر احمد مٹہ ۔ نہیں کریں گے جناب ۔ نہیں کریں گے ۔

جناب چیئرمین۔ایسے بھی ممبر ہیں جو گھر سے فیصلہ کرکے آتے ہیں کہ جی ہم نے بسم اللہ اس سے کرنی ہے ۔ اور میرا ایک طریقہ یہ رہا ہے I always give more time to the Opposition, despite objection from this side لیکن ہو یہ رہا ہے کہ I am becoming ineffective, I can not do any more.

جناب بشیر احمد مٹہ ۔ جناب ایسا ہونا نہیں چاہیے ۔ اگر آپ کو دونوں طرف سے کوئی تکلیف ملی ہے تو ہم ---

جناب چیئرمین۔ مجھے ملی ہے ۔آپ دیکھتے نہیں ہیں۔ جس طرح آپ کو تکلیف ہے اسی طرح مجھےتکلیف ہے۔

Mr. Bashir Ahmed Matta: Sir, please cool down now, we go to the normal procedure.......

جناب چیئرمین۔مجھے زیادہ تکلیف ہے کیونکہ میری ذمہ داریاں زیادہ ہیں ۔

جناب بشیر احمد مٹہ ۔ جناب بالکل ہم آپ کی ذمہ داریوں میں آپ سے تعاون کریں گے ۔ Chair کی respect کریں گے ۔ یہ بات آپ بھی اور راجہ صاحب بھی سمجھتے ہیں کہ یہ مسئلہ اہم ہے ۔ میں sobre طریقے سے آپ کے سامنے -----

Mr. Chairman: Sir, one minute Bashir sahib, Raja sahib has a problem, because he has to leave.

Mr. Bashir Ahmed Matta: If he leaves, he will be renouncing his duties and ....

راجہ محمد ظفر الحق۔اگر میں گزارشات کردوں تو ممکن ہے مزید بحث کی

ضرورت ہی نہ رہے ۔

جناب بشیر احمد مٹہ ۔ ٹھیک ہے جی ۔ ٹھیک ہے ۔

جناب چیئرمین۔ راجہ ظفر الحق صاحب ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین ' لیڈر آف دی اپوزیشن نے problems بتائی ہیں کہ گورنمنٹ کی کیا problems ہیں لیکن میں نہیں بتاؤں گا کہ اپوزیشن کی کیا problems ہیں ۔ میں صرف کل کے واقعات کے بارے میں گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ جو موقف ہے میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔ مجھے یہ بھی علم ہے کہ بسا اوقات temper high ہو جاتے ہیں۔ لیڈرشپ کا یہ کام ہے کہ وہ اپنا ذہن ٹھنڈا رکھے۔ اگرکسی اور سے بھی ایسی حرکت ہو تو اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرے۔

گزارش یہ ہے کہ کل اقبال حیدر صاحب نے یہ مسئلہ اٹھایا کہ کسی صاحب نے، کسی ایک نے جو کسی ایک جماعت کا نیا حصہ بنا ہے انہوں نے یہ کہا کہ اگر شریعت بل پاس نہیں کرتے یا وہ اس کو مانتے نہیں ہیں تو وہ واجب القتل ہیں۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق۔ انہوں نے یہ کہا۔ میں ان کی بات کر رہا ہوں۔ اس پر یہاں دھواں دھار تقریریں ہوئیں۔ میں نے جواب میں یہ گزارش کی کہ ملک کے اندر بیشمار لوگ ہیں جو اپنی رائے کا اظہار کرتے رہتے ہیں لیکن وہ حکومت کا موقف نہیں ہے۔ قومی اسمبلی میں یہ بل دوتہائی اکثریت سے پاس ہوا ہے ۔ سینٹ میں آئے گا۔ سینٹ کے ارکان اپنے لحاظ سے آزاد ہوں گے کہ وہ اپنی رائے اس پر دیں۔ یہ آئین نے ان کو حق دیا ہے کہ وہ اپنی رائے کا آزادانہ جس طریقے سے بھی وہ اظہار کرنا چاہیں وہ کریں ۔ لیکن میں یہ بات بالکل واضح کردینا چاہتا ہوں کہ اسلام قطعاً اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ جبر سے کسی کو اپنا ہمنوا بنایا جائے۔ اسلام قطعاً یہ اجازت نہیں دیتا کہ لوگوں کو قتل کی دھمکی دے کر اپنے موقف کے ساتھ ملایا جائے اور نہ کوئی اس طرح

ملتا ہے اور نہ ہی اس کا اثر کوئی اچھا پڑتا ہے۔ لہذا اس بات میں کوئی دو رائے نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں گریز نہیں کیا۔ میں کہتا ہوں میں اس کو totally غلط سمجھتا ہوں اور یہ رویہ اور انداز ہی غلط ہے۔ وہ الفاظ جو آپ استعمال کرتے ہیں اور آپ کے خلاف لوگ استعمال کرتے ہیں، میں وہ استعمال نہیں کر سکتا۔ میری طبیعت ایسی ہے کہ میں سیاست چھوڑ سکتا ہوں لیکن اخلاق نہیں چھوڑ سکتا۔ نہ کسی کو میں نے آج تک گالی دی نہ مجھے کسی نے گالی دی۔ کل آپ نے گالیاں دیں، میں نے ان کا جواب نہیں دیا۔ میں خاموشی سے بیٹھا رہا۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق: کیا وہ گالی نہیں تھی؟ اور گالی کیا ہوتی ہے؟ لہذا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ موقف نہ حکومت کا ہے، نہ حکومت اس کو جائز سمجھتی ہے اور نہ شرعاً یہ جائز ہے کہ کوئی آدمی کسی کو یہ کہے کہ اگر تم یہ نہیں کرتے جو میں درست سمجھتا ہوں تو تم واجب القتل ہو۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اگر انہوں نے اس قسم کی بات کہی ہے، یہاں پر جو بحث ہوئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اب ان کا موقف بھی معلوم کرنا پڑے گا کہ آیا انہوں نے یہ کہا بھی ہے یا نہیں کہا؟ لیکن یک طرفہ طور پر اخبار میں بیان پڑھ کر فوری طور پر reaction ظاہر کیا جائے تو یہ بھی مناسب نہیں ہے۔ انصاف کا بھی یہ تقاضا نہیں ہے کہ انہوں نے کیا کہا اور کیا چھپا ہے لیکن اگر اس کو درست بھی مان لیا جائے کہ وہی چھپا ہے جو کہا ہے تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ طریقہ شریعت یا اسلام یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس معاملے کی قطعاً نہ تو support کرتے ہیں، نہ اس کی حمایت کرتے ہیں اور اس کو غلط سمجھتے ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: مذمت کریں۔

راجہ محمد ظفر الحق: بس اتنا کافی ہے۔ میں اس حد تک جا سکتا ہوں۔ اگر آپ

کو یہ قبول نہیں ہے ، آپ اپنی کوئی language استعمال کرنا چاہتے ہیں تو میں وہ language استعمال نہیں کرنا چاہتا۔ میرا اپنا ایک انداز ہے اور میں اس کو قائم رکھنا چاہتا ہوں۔ لیکن کل جب انہوں نے واک آؤٹ کیا' یہ سب کچھ کہنے کے بعد جو میں سمجھتا ہوں کہ ان کو نہیں کہنا چاہیئے تھا' جب آپ نے حافظ فضل کو فرمایا کہ وہ تقریر کریں تو سر انجام خان یہاں میرے پاس تشریف لائے ' ایک اور حضرت بیٹھے تھے' وہ اسی معاملے پر بات کرنا چاہتے تھے لیکن حافظ صاحب نے اس کا برا منایا جو جائز تھا کیونکہ وہ تقریر کر رہے تھے۔ اس لیے نہ میں نے اس کے بعد کسی سے بات کی' نہ میں نے یہاں سے اٹھنا مناسب سمجھا کہ شاید وہ اس بات کو برا محسوس کریں۔

تھوڑی دیر کے بعد میں وہاں گیا اور میں نے ان سے باتیں کیں۔ میری خواہش یہ تھی کہ وہ اندر آئیں لیکن اتنی دیر میں کورم point out ہوا اور پھر اجلاس آج کے لیے ملتوی ہو گیا۔ لہذا ' باوجود اس بات کے کہ جو کچھ کہا گیا' جو کچھ سنا گیا' میں نے مناسب سمجھا کہ وہاں جا کر ان سے بات کروں میں نے بات بھی کی لیکن اگر انہوں نے مناسب نہیں سمجھا کہ وہ اس وقت واپس آئیں تو ان کی اپنی مرضی تھی' میں نے اس بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کی ۔ جو کچھ انہوں نے کہا وہ ان کا اپنا مزاج ہوگا' ان کا اپنا فیصلہ ہوگا۔ اس کے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن یہ کہنا کہ حکومت نے کوئی فیصلہ کیا ہوا ہے ' یہ غلط ہے۔ حکومت نے کوئی ایسا فیصلہ نہیں کیا' کوئی راستہ تبدیل نہیں کیا' کوئی اخلاقیات تبدیل نہیں کیں کہ اس سے پہلے کچھ اور سلسلہ ہوا کرتا تھا اور اس کے بعد کوئی اور سلسلہ ہوگا۔ ایسا نہیں ہے۔

ہم ان کے ساتھ cooperate بھی کرنا چاہتے ہیں' ان کی cooperation بھی لینا چاہتے ہیں۔ ایوان کے ماحول کو بہتر طریقے سے قائم بھی رکھنا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں جس حد تک ہمیں جانا پڑا' انشاء اللہ تعالیٰ اس میں کوئی کوتاہی نہیں ہو گی۔ جناب! میں اجازت چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: اچھا۔

چوہدری اعتزاز احسن: راجہ صاحب! دو منٹ تشریف رکھیں۔

راجہ محمد ظفر الحق: مجھے وہاں پہنچنا ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن: کہاں، ہوائی جہاز تو نہیں جا رہا۔

راجہ محمد ظفر الحق: نہیں، ہوائی جہاز سے بھی زیادہ اہم ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن: نہیں، آپ دو منٹ ذرا تشریف رکھیں۔

جناب چیئرمین: دو منٹ بیٹھ جائیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب! گزارش یہ ہے، ابھی منہ صاحب بھی بات کریں گے، راجہ صاحب نے کہہ دیا کہ جی leadership کا کام ہے temper کو ٹھنڈا رکھنا۔ اس طرف جتنے بیٹھے ہیں ہم سب کوشش کرتے رہتے ہیں۔ پچھلے دو سیشن میں government rovocation کی جانب سے ہو رہی ہے۔ سینیٹر اٹھ کر ہر قسم کی باتیں کر رہے ہیں اور چوری کا لفظ محترمہ کے بارے میں---

جناب چیئرمین: دونوں طرف سے ہوتے ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب! ہوتے ہیں۔ ہم نے پھر بھی کوشش کی ہے لیکن جس بات پر مجھے دکھ ہے وہ بات وہیں کی وہیں ہے، میں یہ برملا عرض کروں گا کہ اول تو قانون ہے۔ ان کو کہنا چاہیئے تھا کہ یہ قانون کی خلاف ورزی ہے، قانون will take its course, ہم وہاں تک بھی نہیں گئے۔ ہم جانتے ہیں کہ ان کی مجبوریاں کیا ہیں، ہم جانتے ہیں کہ کس نے کیا بات کی ہے، پیر پگاڑا صاحب کے پاس کیا پیغام لے کر گئے تھے۔ آج اخباروں میں بھی آیا ہے کہ ان کے ایلچی بن کر کہاں کہاں گئے ہیں، ان کی مجبوریاں ہیں۔ یہ مذمت کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے لیکن ان کو کہنا چاہیئے تھا کہ قانون will take its course. لیکن حکومت کے Minister for

جس کی بیان ایسے سے Religious Affairs, Leader of the House in the Senate
میں صرف عزت ، جس میں صرف آخرت نہیں بلکہ جان کی دھمکی دی گئی ہو، مذمت کرنے کو تیار نہیں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ یہی دستور چلانا چاہتی ہے، زبان سے کچھ بھی کہیں، "زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل" ، یہ زبان سے کچھ بھی کہیں۔ آج انہوں نے مزید تصدیق کی ہے، مزید مہر لگائی ہے۔ ہم بار بار گزارش کر رہے ہیں کہ لفظ مذمت استعمال کریں۔ قتل کی دھمکی دی جا رہی ہے اور آپ اس کی مذمت بھی نہیں کرتے ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ اس معاملے میں شامل ہیں، شریک ہیں۔ آپ کے کہنے پر یہ بیانات آ رہے ہیں اور راجہ صاحب کا بیان بھی اس وقت اسی بات کی شہادت دیتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ O.K. بشیر مٹہ صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ راجہ صاحب نے جانا ہے، I know, he has a commitment.

Mr. Bashir Ahmad Matta: Thank you sir.

جناب چیئرمین۔ اس کے بعد۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب! میں مذمت کا معاملہ آپ کے سامنے پھر پیش کرتا ہوں اور really جب ہم نے یہ بیان اخبار میں پڑھا تو ہمارا خیال تھا کہ جب ہم House میں آئیں گے تو آپ خود بحیثیت سینٹ کے چیئرمین کیونکہ یہ ادارہ سب کا ہے----

جناب چیئرمین۔ دیکھیں، مٹہ صاحب! please میرے پاس کوئی چیز آئے تب ہی میں کچھ کر سکتا ہوں۔ جب آپ میرے پاس لاتے نہیں ہیں، کوئی آتا نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

Mr. Bashir Ahmad Matta: O.K. Sir, I withdraw these words, I don't want to indulge..

Mr. Chairman: You raised the issue before me, let me decide

کہ کیا بنتا ہے۔

Mr. Bashir Ahmad Matta: So, that was a minor lapse on our part. Alright sir. The thing is that when this issue was raised which is a very serious issue because we stand here as representatives of the federating units and in the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, in the very first line, it is written that "Pakistan shall be a Federal Republic". So, the "Federal" is the first word, the political word, which describes entity of the State and then we, the Senate, it represents the entities, the Federal entities of the State of the Islamic Republic of Pakistan and when we are sent here sir, we are all Muslims and with due respect, many of my friends who sit on the other side, may be we are older Muslims than them because we lie in the West and our forefathers were converted to Islam long ago and it was also due to their efforts that people in the sub-continent of India were converted. They fought, those 'Jehads' in the way of God which are rewarded by paradise in the hereinafter.

So, we are the custodians of Islam, We believe in Islam and we uphold Islam but the differences, in this sir, are between Shariat and the Shariat Bill. I don't want to go into details because you have been kind enough to give me time, but I tell you sir, when there was one so called Khalifa by the name of Yazeed, he although said that he has promulgated

Shariat when he cut off the head of Hazrat Imam Hussain and in his Darbar, in his court, sir you would racall that there were 'Mullas', Darbari Mullas, 'Ulema su' who congratulated Yazeed, They said, you have now completed the Shariat of Prophet Muhammad (PBUH). Now, if you give into the hands of a despot, a man who politically is the ruler of a country, the right to interpret finally what Shariat is, you are instituted in despotism. Now, sir, for Shariat what you have, Shariat says, what God has ordained through his Angel and what has come as *'Pegham'* to our Holy Prophet. Then there are his precepts, his sayings, his way of conduct, these have been collected by *'Fuqaha'*. I have been smattering of religious matters too. Then that Shariat is interpreted by whom, by a Qazi who is independent, like the Qazi before whom Hazrat Umer appeared. Now, if Shariat were something to be interpreted by the ruler himself then why would Umer go to a Qazi, he would say, I interpreted this way and this is Sahriat.

Now we say, if you want to have shariat in this country, the shariat is there as you have codified. The law minister is a viceroy, he is an English man, he doesn't come in this House. But the parliamentary man is here. He should codify the law ordained by God and present it before this Senate and before the Assembly. I think, no Muslim would oppose it. But to say what shariat on a definite particular point is and to give that interpretation into the hands of a misguided man like our Prime

Minister that will be the traversity of shariat, that will be the traversity of republicanism, that will be the traversity of democracy. Then, the other thing is sir that Mullah, who has given this Fatwa, he is-- I don't find a good word in English, therefore, I will say that he is a 'Bhagora Mullah'. He has deserted his own party JUI and he himself is a 'Ghaddar'. He says that those are 'Ghaddars' who will oppose this bill. I say not to shariat but this bill. This bill is a bill of despotism. This bill is a bill of 'Yazediat'. So . we will oppose this. But the Mullah himself is a run away, is a deserter. So, if he has deserted, where does he stand under the

فتوٰی کہ اپنے امیر کا حکم مانو۔

He is a 'Bhagora Mullah' and he is paid by Mr. Shahbaz Sharif, who right now is in 'Darulharb' in America. He is begging there. He is there with begging bowl, the great Muslim, the champion Muslim, the younger brother of our Prime Minister. He is in America. What is he doing there ? He should have gone to the 'Khana Kaaba' and pay penitence for what crimes they have committed by plundering this poor nation. But he is in America now. Now, this Mullah is in the pay of that man. And our Raja Sahib, whom we respect so much, he is shy even to condemn such a Mullah. Then another thing came to my notice right now. I would refer you to a columnist, may be sitting here. He is a very knowledgeable man because he has written in the 'parliamentary gallery' in the 'NEWS' that this is the only 'Mullah" from this country who has gone to Israel. This

was a revelation to me. Mr. Chairman, I and you, we cannot go Israel. We don't recognize Israel. But this Mullah has gone to Israel. He is the 'Baghal bachha' of Shahbaz Sharif. He is a 'Darbari mullah' of Nawaz Sharif. Now of such a paltry man, run away man, even he gives 'fatwa' against the members of the Senate who are old Muslims and the Leader of the House doesn't have the courage to condemn him. You know sir, you are a jurist of high eminence, you know that a threat to murder is a crime against the law of Pakistan. It is a crime against the law of Islam. A man says-- and to whom does he address, he addresses the members of parliament whose precise function is to weigh laws to use discernment and then give their verdict. For instance, if a blind man, a misguided man who is carrying a mandate which he cannot handle, I tell you sir, although this is not a matter of much confidence, I went to this gentleman when we were in alliance with the Prime Minister and some of the ministers who are not here they were sitting and my leader and we were also sitting there. He brought a draft of a bill before us which he wanted to introduce in this House. Believe me sir, he brought it in his pocket and he put it out before us and he said,

پہلے مفتی صاحب کو دیں۔

When I read that bill, the operative clause was missing from that bill. I said sir, don't mind sir, with due respect

میں نے کہا آپ نے پاکستان کے کارخانے سے یہی چیز نکالی ہے۔

You the Prime Minister of the country has brought a bill before the members of parliament to be considered and it was without the operative clause. So, then that was taken away. If such a headless bill is brought before us tomorrow and some 'mullah' from Lahore or from Raiwind or from Rabwah and who knows that this man is a 'qadiani', I can't say anything about him. He may be infiltrated into the ranks of Islam and he says you sign it. You vote for that. Will that not be an insult of this House sir? Is it not binding upon the Leader of the House at least to say that I condemn this assertion, I condemn this threat, I condemn this move against the Senate of Pakistan. So, I would only say sir, without going much because you know all these things. There is a difference between law and licence. If I am walking on the street and somebody walks up to me, he says, I will kill you if you don't do this, then that will be a crime. That will be a licence but an expression of opinion like this thing. If a man says that if anybody is killed for a crime, heinous crime or something that is his opinion. But if he particularises a man and without any reference to law and without any reference to authority he threatens him then that is a crime but if he threatens the State, that is a higher crime. If he threats an organ of the state which represents the entity of the provinces in this country then that is a crime against all the federating units of this country.

I tell you one thing before I sit down sir that we are not the people who will be cowed down by threats and particularly of such joking

crownish *"mullas"*. No, not at all. We will stand for the principle of federation and the public interest. We are against all *"Yazeediat"*, all type of despotism, all type of absolutism. We have tasted it sir. You know it both the *"moulanas"* sit here. They have read Islamic history. Tell me sir, did they not, all those hereditary rulers, the *"Umiats"*. It is a very sad thing to count but I want to count them down here. When Muhammad Bin Qasim came into Sindh, the warrior in the way of God, he conquered Sindh. What did Suleman Bin Abdul Maalik, the so called Caliph asked him for. He said, "Send me the daughters of Raja Dahir". Now was that in the spirit of Islam? This authority has been abused in the past and we neither wanted another "Yazeed" nor another Suleman Bin Abdul Maalik in this country. We are free poeple. We will have free society in this country. We will have free laws. God will also discern, he will give judgement on the day of the judgement. We will all rise before him and then you will know who is a better muslim and who is a false muslim. We are all muslims, we submit to the will of God but not to the will of a man, not at all, none. Thank you very much sir.

جناب چیئرمین : اب اس طرف سے حاجی جاوید اقبال صاحب---

(مداخلت)

جناب چیئرمین : مولانا صاحب! میں آپ کو بتاتا ہوں۔ فیصلہ میں نے یہ کیا ہے کہ چونکہ یہاں سے ۲ تقریریں ہو گئی ہیں۔ اب ایک اس طرف سے اجازت دوں گا' پھر آپ کی باری ہوگی۔ اس کا جواب آ جائے تو پھر آپ تقریر کریں گے۔ میں نے

جاوید اقبال عباسی صاحب کو فلور دیا ہے۔ وہ پہلے تقریر کرلیں۔ جی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب چیئرمین! کل سے جو حالات آپ کے سامنے آ رہے ہیں اور جس طرح یہاں پر الزامات لگائے گئے ہیں، سب سے پہلے، میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ ہمارے لئے جتنے قائدین ہیں وہ قابل احترام ہیں۔ اعتزاز احسن صاحب بڑی اچھی تقریر کرتے ہیں، ادھر ادھر کی باتیں بھی کرتے ہیں اور گالی تک دیتے ہیں لیکن ہم feel نہیں کرتے۔ مقصد اس ماحول کو درست کرنا ہے۔ آپ کو بھی انہوں نے hit کیا ہے۔ آج سوال و جواب کا ایک گھنٹہ بھی انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر ضائع کر دیا۔ میرا کہنے کا مقصد ہے کہ ایک point raise کیا گیا، اس کا جواب راجہ صاحب نے دیا۔ اس میں کوئی ثبوت نہیں ہے کہ سینٹ کے کسی سرکاری ممبر یا ہمارے کسی وزیر نے یہ statement دی ہو۔ ایک عالم دین نے اگر کوئی بیان دیا ہے تو اس میں بھی یہ ثبوت نہیں ہے کہ آیا کس حد تک وہ درست ہے۔ آیا ہماری صحافی برادری نے بھی اس کو ٹھیک شائع کیا ہے یا نہیں لیکن راجہ صاحب نے جب جواب دیا تو اس کے بارے میں ہمارے بھائی چوہدری اعتزاز احسن، Leader of the Opposition ، رضا ربانی صاحب یا جس طرح میرے بھائیوں نے emarks دیئے وہ آپ کے سامنے ہیں۔ جناب کہنے کا مقصد یہ ہے کہ شریعت بل وزیر اعظم پاکستان ، مجاہد اسلام نے نیشنل اسمبلی سے پاس کرایا۔ آپ جو مرضی کہتے رہیں انشاء اللہ یہ ہر مسلمان جو کلمہ پڑھتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یہ پڑھیں۔ ان پر یہ واجب ہے، ان کا حق بنتا ہے کہ وہ ملک کو جس کے لئے یہ حاصل کی گیا تھا اس وقت ایک ہی نعرہ تھا

پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ

میاں رضا ربانی۔ جناب یہی دھمکی تھی۔ آپ نے جو دوسری بات کہی-----

(interruption)

جناب چیئرمین۔ اب پھر وہی دو پارٹیاں کھڑی ہو گئیں، زاہد خان اور صفدر عباسی اور ان کا کام ہی یہ ہے۔

(interruption)

جناب چیئرمین۔ کرتے رہیں، کرتے رہیں۔

Right. It is free for all.

کریں جی، جو مرضی کریں۔

میاں رضا ربانی۔ جناب free for all کی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ بھی بولیں ، آپ بھی بولیں، یہ بھی بولیں۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب آپ ان کو کیوں انگیخت کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ سارے ہی بول رہے ہیں ناں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ اچھا میری بات سنی ہے تو everybody sit down. Habib Jalib has to raise an issue چلیں جی raise کریں۔ please sit down now.

(مداخلت)

Mr. Chairman: Chairman's ruling is for everybody to sit down.

حبیب جالب صاحب issue raise کریں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Floor has been given to Habib Jalib.

آپ نے کہا ہے کہ میں ruling دوں تو میں نے کہا کہ

I will ask him to raise his issue.

(interruption)

جناب چیئرمین- کیا چیئرمین کا کام ہوتا ہے-

You are now a very eminent lawyer, you tell me

کہ جب میرے پاس کوئی motion نہیں ہے ' میرے پاس کوئی چیز لائی نہیں گئی تو میں کیا کر سکتا ہوں-

چوہدری اعتزاز احسن- میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کے نوٹس میں یہ جو چیز لائی گئی آپ نے بھی اس کی مذمت نہیں کی- ٹھیک ہے- ہم تو صرف سمجھنا چاہ رہے ہیں----

Mr. Chairman : Again you start attacking the Chair.

میرے پاس کوئی چیز ہے-

Is there anything before me?

چوہدری اعتزاز احسن- ایک منٹ' آپ کا صرف منشا سمجھنے کی کوشش کرنا بھی آپ پر attack ہو گیا ہے- میں نے صرف پوچھا ہے کہ آپ نے مذمت کی ہے-

جناب چیئرمین- اعتزاز صاحب دیکھیں! میرا کام مذمت کرنا یا حمایت کرنا نہیں ہے- اب میری بات سنیں- میرا کام بطور چیئر مین نہ مذمت کرنا ہے نہ حمایت کرنا ہے- میرے پاس جو کوئی motion آئے گا---

(مداخلت)

جناب چیئرمین- میری بات سن لیں-

Let me finish Raza Sahib...

میری جو حیثیت ہے اس میں میرا کام کسی کی حمایت کرنا یا مذمت کرنا نہیں ہے-

میرے پاس جو motion آئے گا' rules کے مطابق dispose of ہو گا۔ میرے پاس اس قسم کا کوئی motion نہیں ہے جو آپ نے کہا ہے۔ ٹھیک ہے جی۔

OK. Now my suggestion would be .

میاں رضا ربانی۔ جناب میں آپ سے عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ آپ اس کو attack on the Chair نہ لیں چونکہ آپ نے ایک query raise کی یا آپ نے ایک بات فرمائی کہ آپ کوئی motion اس پر لے کر آئے ہیں کہ میں اس پر کوئی ruling دوں۔ میں صرف اس انداز سے بات کر رہا ہوں۔

Don't take it as...

Mr.Chairman: You want to go to history now.

Mian Raza Rabbani: Sir, I am not going into history.

اسی سے related یعنی جہاں سے----

Mr. Chairman: No, two events are related. You can take that in my ruling that there are no two events related.

میاں رضا ربانی۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ بات جہاں سے شروع ہوئی ہے --- یہ بات شروع ہوئے وزیر اعظم صاحب کی تقریر سے۔

Mr. Chairman: I don't agree with that. I will say, any issue, every issue is an independent issue.

میاں رضا ربانی۔ جناب 3-11-98 کو ایک privilege motion ہم لے کر آئے۔

Mr. Chairman: That privilege motion must have been disposed of. I disposed it of and I must dispose it of according to the rules. If you bring the motion today it will be disposed of according to the rules.

آیا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آدھا ملک توڑ دیا۔ انہوں نے ہمارے قائد ' ہمارے وزیر اعظم کو چور اور غدار تک کہا۔

جناب چیئرمین۔ اس میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو remarks علماء دین کے خلاف دے رہے ہیں یہ غلط دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ کافی ہو چکا ہے۔

Please sit down.

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ آپ نے ایک ملک کو توڑا ہے۔ آپ منافق ہیں۔ آپ بے ایمان ہیں۔ سب کچھ ہیں۔

Mr. Chairman: OK.

اچھا اب بتائیں کیا کرنا ہے۔ جی مولانا صاحب اب کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟

حافظ فضل محمد ۔ ایجنڈے پر بحث ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ بتائیں کیا کرنا ہے۔ کیوں جی اعتزاز صاحب اب کیا کرنا ہے؟

حافظ فضل محمد ۔ جب آپ کو یہ علم نہیں ہے کہ ایجنڈا کیا ہے۔

Mr. Chairman: What do we have to do now?

ایک منٹ، میرے خیال میں، اگر، میری تجویز سنیں تو ایک issue تھا جو جالب صاحب raise کرنا چاہتے تھے

let him raise the issue.

میری اگر بات سنیں تو۔ میرا مشورہ یہ ہوگا کہ ایک اہم مسئلہ یہ raise کرنا چاہ رہے تھے اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو

everybody sit down, I have given floor to Habib Jalib to raise the issue he talked to me this morning.

(مداخلت)

Mr. Chairman: You want to force me to do what you want me to do. I have given the floor to Habib Jalib Baloch. Everybody sit down, this side and that side, nobody else but Habib Jalib.

پہلے میں نے floor حبیب جالب کو دیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ آپ نے question hour کا تو سارا وقت ختم کر دیا ہے۔ میں کیا کروں، میں تو شروع سے کہہ رہا تھا۔ اب quetion hour کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب اس کا مقصد ہے کہ شاید حکومت مذمت نہیں کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ مجھے نہیں پتا کیا کر رہی ہے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے میں حکومت سے یہ سوال پوچھتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ میں اس میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔

I have given the floor to Habib Jalib.

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ حبیب جالب صاحب آپ بات نہیں کرنا چاہتے تو floor مولانا صاحب کو دے دیتا ہوں۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب میں کر رہا ہوں کوئی سنے تو سہی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ please خواجہ صاحب پرانی باتیں چھوڑ دیں' بیٹھ جائیں۔ جی حبیب صاحب raise کریں۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ میں Motion under Section 194 پیش کر رہا ہوں۔

This House may discuss the Law and Order situation in Balochistan with particular reference to the role and excesses of FC in Sorab, Taftan, Mahch, Sui Gas field and Coast Guard in Balochistan.

جناب چیئرمین۔ کیوں جی اس discussion پر اعتراض ہے؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! اصل میں یہ معاملہ رول کے مطابق نہیں ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ یہ رولز کے مطابق دیں تو پھر اس کو دیکھا جائے۔ اب اس صورت میں کہ یہ فوری طور پر بحث شروع کریں اور ہمیں اس کے بارے میں کوئی نوٹس بھی نہیں ہے اور پھر اس کا جواب اس طریقے سے تو نہیں دیا جا سکتا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ' please حبیب جالب صاحب وہ فرما رہے ہیں کہ نوٹس نہیں ہے اور جو موثر جواب آپ چاہتے ہیں وہ نہیں مل سکے گا۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ میں موثر جواب دینا چاہتا ہوں۔ موثر جواب یہ ہے کہ-----

جناب چیئرمین۔ جی رضا صاحب فرمائیے۔

میاں رضا ربانی۔ آپ کے آفس میں جو meeting ہوئی تھی اس میں Leader of the House اور پارلیمانی آفیئر کے منسٹر بھی موجود تھے۔ وہاں پر یہ بات طے ہوئی تھی کہ سندھ کا مسئلہ اٹھے گا اس کے بعد جالب صاحب بلوچستان کا یہ مسئلہ

اٹھائیں گے۔ اس meeting کے بعد floor پر اعتزاز احسن صاحب نے priorities of the agenda دیئے تھے - یہ کیسے کہہ رہے ہیں کہ ان کو نوٹس نہیں ہے۔ How is he saying this, he is misleading the House.

جناب چیئرمین۔ جی وٹو صاحب فرمائیے۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو: جناب والا! میں ایک عرض کروں گا کہ ہم ان کا بڑا احترام کرتے ہیں - ہر ایک ممبر کی ہم بڑی عزت کرتے ہیں لیکن انہیں بھی چاہیئے کہ وہ دوسروں کی عزت کا خیال رکھیں - ان کا طریقہ خطابت ہمیشہ نامناسب ہوتا ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ پہلے بحث ہوئی تھی سندھ کی صورت حال پر کیا وہ مکمل ہو گئی ہے؟

میاں رضا ربانی: آپ ہاؤس کو آج ختم کر رہے ہیں - آپ کیا بات کر رہے ہیں - آپ ہاؤس چلائیں ' آپ ہاؤس کو کیوں آج ختم کر رہے ہیں -

جناب چیئرمین: اب ہم دوسرے issue پر آ رہے ہیں -

میاں محمد یسٰین خان وٹو: اگر انہوں نے ختم کر لیا ہے تو پہلے مجھے اجازت دیں کہ میں اس کو wind-up کر لوں -

میاں رضا ربانی: وہ ایشو ابھی ختم نہیں ہوا ابھی جاری ہے - دو تین تقریریں ہوئی ہیں -

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اقبال حیدر صاحب آپ بیٹھیں۔ please مولانا صاحب اگر آپ اجازت دیں تو I will give him five minutes to wind-up اگر آپ اجازت دیں تو۔

میاں رضا ربانی: جناب کیسے wind-up کریں سندھ کا ایشو ابھی جاری ہے ختم ہی نہیں ہوا -

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ابھی wind-up نہیں ہو رہا ہے جی - یہ pending چلا آ رہا ہے۔ حبیب جالب صاحب آپ شروع کریں۔ جالب صاحب بولیں جی بات کریں۔

because this situation was discussed in my office and we agreed that these items will be taken up

آج ہاؤس prorogue ہو رہا ہے so let him raise it, it will have a short discussion and than we will prorogue آپ کو بھی موقع ملے گا۔ وقت ہوگا تو سب کو ملے گا۔ یہ پانچ منٹ اگر آپ اپنی تقریر پر لگائیں تو وقت مل جائے گا۔ اگر آپ اسی طرح وقت ضائع کریں گے تو نہیں ہو گا - جی حبیب جالب صاحب۔

ADJOURNMENT MOTION

Re: THE LAW AND ORDER SITUATION IN BALOCHISTAN WITH PARTICULAR REFERENCE TO ROLE OF F.C.

جناب حبیب جالب بلوچ: شکریہ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں پانچ منٹ لوں گا ان واقعات کی تفصیلات ذرا بتاؤں گا۔ اس کے بعد analysis پیش کروں گا کہ سندھ میں صورتحال اور FC اور کوسٹ گارڈ کی جانب سے جو بلوچستان میں ظلم و زیادتیاں ہو رہی ہیں اور بربریت اور دہشت گردی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے آیا یہ وفاقی حکومت کے ایماء پر ہو رہا ہے اور کیا وہ بلوچستان میں پھر ایک مرتبہ ملٹری آپریشن جو 1973 میں ہوا تھا اس کا اعادہ کرنا چاہتے ہیں - شاید یہ کوئی چوتھا ملٹری آپریشن ہوگا جو بلوچستان میں ہو رہا ہے اور آیا یہ واقعات جو بلوچستان میں ہوئے ہیں کیا یہ بھی اس کی کڑی تو نہیں۔

جناب چیئرمین۔ اعتزاز صاحب' قطب الدین صاحب Please no talking وہ بات کر رہے ہیں مہربانی کرکے ان کی بات سنیں۔ جی جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ: کیا یہ واقعات بھی ان واقعات کی کڑی ہیں - جو

سندھ میں ایک undeclared operation para-military forces اور وفاقی حکومت کی طرف سے شروع کیا گیا ہے ۔ جہاں ایک وائسرائے نظام کے تحت ایک colonial سسٹم کو نافذ کیا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین! آئین کی رو سے ہر شہری کو تحریر و تقریر، جلسے جلوس اور اظہار رائے کی مکمل آزادی حاصل ہے ۔ اس آزادی پر جس طرح سندھ میں قدغن لگائی گئی ، بلوچستان میں بھی اس آواز کو دبانے کے لئے انہوں نے FC اور کوسٹ گارڈ کا بے دریغ استعمال کیا ہے ۔ تین ستمبر 1999 کو بوقت گیارہ بجے ضلع قلات کے ڈویژن سہراب میں آل پارٹیز ایکشن کمیٹی، جس میں جمعیت العلماء اسلام ، بلوچستان نیشنل پارٹی اور بلوچستان نیشنل موومنٹ شامل ہیں، کی جانب سے احتجاج ہو رہا تھا۔ یہ احتجاج ایک سال سے جاری تھا جو ایک نائب تحصیلدار کے تبادلے کے خلاف تھا۔ وہ کرپٹ تھا اور سیاسی انتقام لے رہا تھا کسی وزیر کے ایماء پر، وہاں سیاسی آواز کو دبانا چاہتا تھا لیکن جب یہ تبادلہ نہیں ہوا تو انہوں نے مختلف کالیں دیں ہڑتال کی۔ مختلف اوقات میں انہیں یقین دہانی کروائی گئی کمشنر کی طرف سے کہ آپ ہڑتال نہ کریں اس کا ضرور تبادلہ کیا جائے گا لیکن آپ جانتے ہیں کہ اس نائب تحصیلدار نے معزز ترین انسانوں کو جن میں وہاں کے علماء بھی تھے ان کی داڑھیوں سے پکڑ کر انہیں تھپڑ رسید کئے اور عام کارکنوں کو سر بازار زد کوب کروایا۔ اس کے علاوہ جب ان تین پارٹیوں کے تقریباً پچاس لوگوں پر مشتمل جلوس روڈ کی طرف بڑھا تو انہوں نے بھرے بازار میں غیر اخلاقی انداز سے ، غیر انسانی انداز سے ان پر اتنا تشدد کیا جس کے نتیجے میں پورے سہراب میں احتجاج کی لہر دوڑ گئی اور ستر ، اسی کے قریب آدمی احتجاجاً روڈ کی طرف بڑھنے لگے لیکن پہلے ہی ambulances کا انتظام تھا اور ایف سی مورچہ زن تھی۔ جب یہ لوگ وہاں سے سات سو گز کے فاصلے پر پہنچے تو انہوں نے ان پر بغیر وارننگ دیئے ، نہ tear gas استعمال کی گئی ، نہ لاٹھی چارج کیا گیا ، نہ پانی کا استعمال ہوا، نہ ربڑ بلٹس استعمال کی گئیں،

ان نہتے لوگوں پر ، سہراب کے نہتے شہریوں پر اتنی گولیاں برسائیں کہ ان میں سے سترہ آدمی زخمی ہوئے اور تین بے قصور نوجوان اسی وقت شہید ہو گئے اور جو باقی بچے انہوں نے قریب واقع باغ میں چھپ کر جان بچائی۔

جناب چیئرمین ! پہلی بات یہ ہے کہ یہ بات یہاں ختم نہیں ہوئی بلکہ جب لاشوں کو لینے کے لئے ہماری بلوچستان نیشنل پارٹی کے اراکین وہاں گئے تو ایف سی والوں نے ان پر اتنا تشدد کیا کہ وہ شدید زخمی ہوئے اور اس کے بعد ہمارے ایم این اے اور MPAs جب کوئٹہ سے سہراب پہنچے تو ایف سی نے ان پر بندوقیں تان لیں اور ان سے کہا کہ تم لوگوں کو آگے جانے کی اجازت نہیں ۔ انہوں نے کہا کہ کم از کم ہمیں لاشیں تو اٹھانے کی اجازت دی جائے تاکہ ہم ان کے کفن دفن کا بندوبست کریں اور ان زخمیوں کو اجازت دی جائے جن کے سینے چھلنی ہیں اور ان کے ہاتھوں میں گولی لگی ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ بدن کے نچلے حصے میں کسی کو بھی زخمی نہیں پائیں گے، سینے سے اوپر گولیاں لگی ہیں۔ یہ اس بات کا عندیہ ہے کہ وہ ان تمام لوگوں کو بھون ڈالنا چاہتے تھے۔ انہوں نے زخمیوں کو کوئٹہ جانے کی اجازت نہیں دی ۔ خضدار ہسپتال میں کوئی خاص انتظام بھی نہیں ہے ، مجبوراً لوگوں نے اپنے زخمیوں کو کسی نہ کسی شکل میں وہاں پہنچایا ہے۔

جناب چیئرمین ! یہ واقعہ یہاں پر بھی ختم نہیں ہوا۔ ڈی سی قلات محسن حقانی، فرنٹیئر کور کے میجر سکندر کی موجودگی میں فرنٹیئر کور کے اہلکاروں نے بربریت کا مظاہرہ کیا۔ ان لوگوں کو ایف آئی آر تک کاٹنے کی اجازت نہیں دی گئی اور گورنمنٹ کا سب سے بڑا مطالبہ یہ رہا کہ آپ محسن حقانی، ڈی سی قلات، فرنٹیئر کور کے میجر سکندر اور نائب تحصیلدار کے نام ایف آئی آر سے نکلوا لیں تو ہم ایف آئی آر کاٹیں گے اور ابھی تک ان لوگوں کی ایف آئی آر نہیں کاٹی گئی ۔

یہ واقعہ یہاں ختم نہیں ہوا ۔ تیسرے دن ہم نے اس پر شدید احتجاج کیا ،

کوئٹہ میں پونم کی جانب سے اور بلوچستان نیشنل پارٹی کی قیادت میں بہت بڑا جلوس اور ریلی نکالی گئی ' اس کے بعد جناب چیئرمین! فوری طور پر تفتان میں ایف سی نے crack down شروع کر دیا - تفتان میں حاجی نعمت اللہ نامی شخص کو شہید کیا گیا اور وہاں تین بندوں پر گولی چلائی اور اس میں انتظامیہ کا بندہ بھی موجود نہیں تھا حالانکہ فرنٹیئر کور کے رولز اور ریگولیشن کے مطابق اور Frontier Corp Ordinance, 1959 میں یہ ہے کہ

Every Frontier Corps and the Commandant of every unit of Frontier Corp shall, in time of peace, be subjected to serve in respect of administration, internal economy and training through direction of the political agent or Deputy Commissioner of the area within which the headquarters of the Frontier Corps are located.

تفتان میں اے سی یا ڈپٹی کمشنر کی اجازت کے بغیر انہوں نے فائرنگ کھول دی جس کے نتیجے میں ایک آدمی شہید اور کئی زخمی ہوئے اور تین چار دن وہاں متواتر ہڑتال جاری رہی لیکن آخر کار کرنل کشتانی نے ہنگامہ آرائی کے پیش نظر اس کی ایف آر کٹوائی - یہ واقعہ یہاں بھی ختم نہیں ہوا اور جناب چیئرمین! اس کے تسلسل کو دیکھیں، واقعات یکے بعد دیگرے ہو رہے ہیں - وٹو نامی جگہ جو نوشکی سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر ہے' وہاں چار آدمیوں کو ایف سی والے بس سے اتارتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے ان سے کان پکڑوائے جاتے ہیں' ان پر تشدد کیا جاتا ہے اور F.C. کے اہل کاروں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ پانی گرم کرنا شروع کر دیں۔ کھولتے ہوئے اور ابلتے ہوئے پانی کو ان کے اوپر ڈال دیا جاتا ہے جس وجہ سے وہ چار بندے آج تک hospitalized ہیں۔ یہ سب کس کے کہنے پر ہوا۔ کس کے ایما پر ہوا تھا۔ اس کے کیا مقاصد ہیں۔

پھر معاملہ اس پر بھی ختم نہیں ہوا۔ انہی پندرہ دنوں کے اندر اندر سوئی گیس فیلڈ میں ملازمین جو وہاں کام کرتے ہیں، ان کی آمد و رفت کے لئے وہاں پک اپ کھڑی تھی۔ F.C. والوں نے گالی گلوچ کی کہ آپ اپنی پک اپ یہاں سے ہٹائیں۔ جونہی گالی گلوچ شروع ہوئی تو فوری طور پر F.C. والوں نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ ان پر گولیاں چلا دیں، جس کے نتیجے میں سات بندے زخمی ہوئے ہیں جناب چیئرمین۔ جس میں سے چار بندے وہاں کے مقامی بگٹی ہیں۔

جناب چیئرمین! اس پر بھی انہوں نے معاملہ ختم نہیں کیا۔ تین دن قبل مچھ میں رجب علی نامی ہماری پارٹی کے کارکن آٹو پر جا رہے تھے، ان سے لفٹ مانگنے کی کوشش کی، لیکن انہوں نے لفٹ نہیں دی۔ وہ خیر مچھ شہر چلے گئے ۔ مچھ شہر مین سڑک سے کافی دور ہے چند کلو میٹر کے فاصلے پر۔ F.C. والے ساری فورس لے کر اس کے پیچھے گئے۔ بھرے بازار میں اس کی قمیض کو اتار دیا، ان کو بے عزت کیا گیا اور اس پر تشدد کیا گیا۔ جب اس کے نتیجے میں اسی وقت لوگوں نے احتجاج شروع کیا تو ان لوگوں پر انہوں فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجے میں تین بندے وہاں پر زخمی ہو گئے۔

ابھی یہ واقعات ختم نہیں ہوئے ہیں۔ پھر حاجی نامی شخص جو قلات کے ہیں، بڑے معزز شخص ہیں، ان کو قلات سے اٹھا کر کسی نا معلوم جگہ پر لے جایا گیا ہے۔ نہ اس کی نشاندہی کی جاتی ہے، نہ کچھ اور بتایا جاتا ہے ،بس صرف یہ کہا جاتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے۔ ہم نے جناب چیئرمین! اس سلسلے میں کافی احتجاج کئے ہیں اور بلوچستان اسمبلی کے سامنے ہم نے پر امن مظاہرہ کیا۔ اس مظاہرے میں ہم سینیٹر حضرات تھے، قومی اسمبلی کے ممبران تھے، صوبائی اسمبلی کے ممبران تھے، ہمیں تو پہلے کہا گیا کہ آپ لوگوں کو اجازت ہی نہیں ہے احتجاج کرنے کی کیونکہ ملک میں Section 144 نافذ ہے اور آپ لوگوں کو اجازت نہیں ہے کہ آپ اسمبلی کے سامنے مظاہرہ

کریں۔ پہلے کافی مذاکرات کے نتیجے میں ہمارے 50 بندوں کو اجازت دی گئی اور پھر جب ہم نے احتجاج کیا تو اسمبلی کے نمائندے باہر آئے۔ اس میں حکومت کے نمائندے، اپوزیشن کے بھی نمائندے تھے، وہ سب آئے اور سب نے کہا کہ ہم .F.C اور کوسٹ گارڈ سے اتنے تنگ آ گئے ہیں کہ ہم کوئی راستہ ڈھونڈ رہے ہیں کہ کسی طرح اپنا ملک بدل لیں۔ یہ ان کے الفاظ تھے۔ مولوی امیر زمان نے کہا، بسم اللہ کاکڑ نے کہا اور اس کے علاوہ جو حکومت کے دوسرے نمائندے تھے سردار نثار علی ہزارہ جو وزیر بھی ہیں ان سب نے کہا کہ ہم خود اتنے بیزار ہیں کہ ہم نے تین چار مرتبہ کوسٹ گارڈ اور .F.C کے خلاف قراردادیں صوبائی اسمبلی میں پاس کی ہیں لیکن اس کو کوئی سننے والا نہیں ہے۔

اب میں analysis کی طرف جناب چیئرمین! آنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ بلوچستان میں اپنی پیرا ملٹری، پولیس، ریزرو پولیس اور چاغی ملیشیاء اور دوسری فورسز already موجود ہیں۔ مجھے حیرت اس بات کی ہے کہ یہ .F.C کو یا کوسٹ گارڈ کو اتنے وسیع اختیارات دینے کے مطالب کیا ہیں کہ وہ ژوب کے علاقے گل کچھ سے لے کر، گل کچھ ژوب میں وہ بارڈر ایریا ہے جو افغانستان کے ساتھ لگتا ہے اور وہ بارڈر کوئی تقریباً گیارہ سو، بارہ سو کلومیٹر کے بعد حب پر ختم ہوتا ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ گل کچھ سے لے کر بارہ سو کلومیٹر تک کے درمیانی علاقے میں سینکڑوں پوسٹیں .F.C کی ہیں، ان کی ضرورت کیا پیش آ رہی ہے جبکہ کل بھی اپنے question hour میں حکومت نے یہ واضح الفاظ میں کہا کہ .F.C کے فرائض میں افغانستان اور ایران کی بین الاقوامی سرحد کی نگرانی کرنا ہے تو یہ درمیان میں سرحد کہاں سے آگئی۔ کیا یہ بارہ سو کلومیٹر کا علاقہ سرحد کی definition میں آتا ہے اور اگر وہ اس کی definition میں آتا ہے تو پھر یہ جو آپ نے Ordinance جاری کیا ہے جس کو آپ نے refine بھی مختلف اوقات میں کیا ہے اور اب آپ نے اس کو fresh ذمہ داری بتائی ہے تو پھر کیا یہ

Ordinance کو خود پاؤں تلے روندنے کے مترادف نہیں ہے۔ آپ نے اس کو بارڈر کی ذمہ داری دی ہے۔ میں آپ کو یہ بتاؤں کہ بارڈرز پر سوائے تافتان اور چمن میں، جناب چیئرمین، نوٹ کر لیں چمن میں کہیں آپ مجھے ایف سی کی پوسٹ دکھائیں۔ اس کے علاوہ جمنی، پشوکان، یہ جو بندر گاہیں ہیں، گوادر، شور بندر ہے، پسنی ہے، اورمڑ ہے، کلمت ہے۔ ان تمام ایریا میں آپ ہمیں ان کی پوسٹیں دکھائیں۔ اگر ان کی پوسٹیں ہیں تو پچاس ساٹھ، اسی کلومیٹر کے اندر تربت کے قریب ان علاقوں میں ان کی پوسٹیں قائم ہیں۔ ہم اس کو کیا سمجھیں، صرف ایک مند کی سائیڈ پر ان کی ایک پوسٹ ہے لیکن باقی یہ انٹیرئیر ایریا میں وہ کیا کر رہے ہیں؟ کوئٹہ شہر میں ایف سی کی پوسٹ کا کیا مطلب ہے؟ غازہ بل سکاؤٹس کا کیا مطلب ہے؟ پورے سکاؤٹس کوئٹہ شہر میں جمع ہیں۔ روزانہ شریف لوگوں کو اتار کر ان کو تنگ کیا جاتا ہے۔

جہاں تک ان کا ایک اور فریضہ جو سمگلنگ کی روک تھام کا کہا گیا ہے،

جناب چیئرمین، یہ شکایت یورپین ممالک کو ہے، انسانی حقوق کے اداروں کو ہے، یو این او کو ہے اور بڑے اداروں کو ہے کہ جناب ہیروئین کی کاشت افغانستان میں ہوتی ہے اور یہیں سے آتی ہے۔ یہ ہوتا ہے، وہ ہوتا ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ آپ نے جو ایف سی کو ذمہ داری دی ہے تو یہ ہیروئین، حشیش اور دیگر نارکوٹکس کی بڑی تعداد یہاں سے باہر کیسے جا رہی ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے بارڈر کو چھوڑ دیا ہے۔ ان کے بڑے فرائض یہ ہیں کہ شہروں میں لوگوں کو تنگ کریں، لوگوں کو بغاوت پر اکسائے۔ پہلے بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ 1973 میں بغاوت شروع ہوئی اور ان کو اکسانے کے لئے بلوچوں کو کہا کہ لائین میں کھڑے ہو جائیں اور پھر ان کو کہا کہ تم پاکستانی ہو، یا بلوچ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم بلوچ ہیں۔ پھر بعد میں سب کو انہوں نے لائن میں کھڑا کر کے شوٹ کر دیا۔ یہ 1973 کا واقعہ ہے۔ کیا یہ سوال کرنے کی ضرورت ہے کہ کسی کو آپ کہیں کہ بلوچ ہیں یا مسلمان ہیں۔ وہ دونوں ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ سمگلنگ کے نام پر بازار تو بھرے رہتے ہیں۔ وہاں باڈر پر کنٹرول نہیں ہوتا ہے اور جب لوگ بسوں میں سفر کرتے ہیں تو ان کو ناجائز طریقے سے تنگ کیا جاتا ہے۔ جو بڑے بڑے سمگلر ہیں، جو ڈرگ مافیا ہے، ان سے تو ان کے وارے نیارے ہوتے ہیں۔ ان کی پانچوں انگلیاں گھی میں رہتی ہیں۔

تیسری بات تجزیے کے طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں کارگل سے تو پسپائی میں نے دیکھی، جرات کے ساتھ پسپائی، بقول نواز شریف کے کہ ہم جرات کے ساتھ لڑنے گئے تھے، جرات کے ساتھ ہم نے پسپائی اختیار کر لی ۔ کل ہی یہاں بحث ہو رہی تھی اور اس بحث میں ان میں سے کسی نے فوجیوں کو موردالزام ٹھہرایا کہ نو مہینے کے اندر کشمیر کا مسئلہ حل ہو رہا تھا لیکن یہ ہوگیا لیکن بات یہ ہے کہ خود ٹی وی گواہ ہے، انہوں نے کہا کہ ہم جس جرات سے لڑنے گئے تھے اسی جرات سے واپس آگئے۔ یہ ٹی وی پر ریکارڈ ہے۔ نواز شریف کی اپنی تقریر ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہاں پسپائی ہوئی ہے، یہاں ہمارے لوگوں پر واپڈاکے حوالے سےظلم وستم انتہا پر ہے۔ اکرم نامی ایک شخص جس کا ایک بیٹا سات سال کا ہے۔ اس کا نام محمد ابراہیم ہے۔ واپڈا نے اس کے لئے اٹھارہ ہزار کا بل محمد ابراہیم کے نام سے بھیجا ہے۔ آئیں وہاں کا دورہ کرتے ہیں۔ وہاں پر بجلی موجود ہی نہیں ہے۔ محمد ابراہیم کے نام پر بل ہے۔ وہ سات سال کا بچہ ہے۔ کس طرح آپ یہ بل اس کے نام پر بھیج رہے ہیں؟ اس فوجی کا جواب مجھے یہ تھا کہ میں اس بندے کو گرفتار کرتا ہوں۔ جب وہ بندے کو گرفتار کرنے گیا تو اس بندے نے کہا کہ کارگل میں تو آپ نے بڑے تیر مارے، اب مجھے یہاں پر گرفتار کرنا چاہتے ہو، تو اس فوجی نے کہا کہ بندہ صحیح کہہ رہا ہے۔

جناب چیئرمین! سہراب کا واقعہ ہے جو بلوچستان میں ہے۔ آپ کو یاد ہے کہ وہاں تین مرتبہ ملٹری آپریشن ہو چکا ہے۔ جلسے جلوسوں پر فائرنگ عام رہی ہے، گرفتاریاں اور ٹارچر کیمپ بھی ہیں ، ہمارے ساتھی حضرات کو اچھی طرح علم ہوگا، مختلف رسالوں

نے اس زمانے میں لکھا تھا، جس میں ایک "زندگی" نامی رسالہ بھی تھا۔ انہوں نے وہ تفصیلات بیان کی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ کیا اس ملک میں کوئی قانون ہے یا نہیں؟ کیا ایف آئی آر کٹوانے کی کسی شہری کو اجازت ہے کہ نہیں۔ ان واقعات کے خلاف ایف آئی آر کیوں نہیں کاٹی جاتی۔ نمبر ۲ ڈی سی قلات محسن حقانی، Frontier Corp کے میجر سکندر اور نائب تحصیلدار کو فوری طور پر معطل کیوں نہیں کیا جاتا؟ شاید اس لئے کہ وہ اپنے عہدے پر رہیں اور تحقیقات پر اثر انداز ہوسکیں۔ نمبر ۳، وہ سب افراد جو اس دوران گرفتار ہوئے اور ان پر تشدد کیا گیا، فورس ہاسٹلوں میں گھسی اور لوگوں کی چادر اور چار دیواری کا کوئی خیال نہیں کیا گیا، جب لوگ احتجاج کرتے ہیں تو ان پر تشدد کیا جاتا ہے، کیا ان اہلکاروں سے کوئی باز پرس ہوئی ہے یا نہیں؟ اس کے علاوہ جتنی معصوم جانیں اس دوران ضائع ہو گئی ہیں اور جو لوگ زخمی ہوئے ہیں، ان لوگوں کی compensation کے لئے کیا کیا گیا ہے ؟ مجھے سب سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ Federal Government کی طرف سے کوئی پالیسی بیان ابھی تک اس زمرے میں نہیں آیا اور نہ ہی Federal Government کی طرف سے کوئی ایسا فیصلہ کیا گیا ہے کہ وہ F.C. کے خلاف تحقیقات کرے گی؟ اس کے علاوہ میں بلوچستان میں F.C. کے اختیارات کو سلب کرنے کا مطالبہ کرتا ہوں، بلوچستان کی اپنی forces کافی ہیں۔ جب صوبائی گورنمنٹ مطالبہ کرے گی تو Federal Government بعد میں اسے assist کرے۔ اتنی پوسٹیں بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ جتنی بھی Check Posts F.C. اور Coastal Guards کی interior Balochistan میں ہیں ان سب کو ختم کیا جائے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: طاہر بزنجو صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آج جو سوالات تھے they will be taken as read as placed

on the floor of the House. اگر کسی نے repeat کرنا ہے تو کرے۔ یہ مذاق نہیں ہو
سکتا ہاؤس کے ساتھ کہ کرنے بھی ہیں اور نہیں بھی۔ Sorry یہ نہیں ہو گا۔

QUESTIONS AND ANSWERS

5. ***Dr. Safdar Ali Abbasi**: Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state the names of the Additional/Adhoc Judges appointed in the Lahore High Court since February, 1997 indicating also the dates of confirmation?

Mr. Khalid Anwar: The requisite information in respect of Additional Judges is as under :-

S.No.	Name of the Judge	Date of initial appointment	Date of confirmation
1.	Justice Ahmad Nawaz Malice	28-5-97	Note confirmed
2.	Justice Sh.Lutuf-ur-Rehman	28-5-97	Not confirmed
3.	Justice Mumtaz Ali Mirza	28-5-97	27-05-98
4.	Justice Ghulam Mahmood Qureshi	28-5-97	27-05-98
5.	Justice Mansoor Alamgir Qazi	28-5-97	Not confirmed
6.	Justice Dr. Khalid Ranjha	28-5-97	Not confirmed.
7.	Justice Ch. Ijaz Ahmad	28-5-97	27-05-98
8.	Justice Syed Najam-ul-Hassan Kazmi	28-5-97	27-05-99

S.No.	Name of the Judge	Date of initial appointment	Date of confirmation
9.	Justice Iftikhar Ahmad Cheema	21-05-98	20-05-99
10.	Justice Riaz Kayani	21-05-98	20-05-99
11.	Juatice Muhammad Zafar Yasin	21-05-98	Tenure as Addl Judge extended upto 20-5-2000
12.	Justice Syed Jamshed Ali	21-05-98	20-05-99
13.	Justice Kh. Muhd. Sharif	21-05-98	20-05-99
14.	Justice Mian Tariq Mehmood	21-05-98	Expired on 15-7-98
15.	Justice Syed Zahid Hussain	21-05-98	20-05-99
16.	Justice Mian Muhammd Najum-uz-Zaman	21-05-98	20-05-99
17.	Justice Mian Saqib Nisar	21-05-98	Tenure as Addl. Judge extended utpo 20-05-2000.
18.	Justice Asif Saeed Khan Khosa	21-05-98	- do -
19.	Justice M. Naeemullah Khan Sherwani	21-04-99	Appointed as Addl.Judge for one year. The

S.No.	Name of the Judge	Date of initial appointment	Date of confirmation
			term will expire on 20-04-2000.
20.	Justice Bashir A. Mujahid	21-04-99	- do -
21.	Justice Muhammad Akhtar Shabbir	21-04-99	- do -
22.	Justice Ali Nawaz Chowhan	21-04-99	- do -
23.	Justice Nazir Ahmad Siddiqui	21-04-99	- do -
24.	Justice Maulvi Anwarul Haq	21-04-99	- do -
25.	Justice Nasim Sikandar	21-04-99	- do -
26.	Justice Jawad S. Khawaja	21-04-99	- do -

2. No ad hoc Judge has been appointed in the Lahore High Court.

6. *Mr. Muhammd Zahid Khan: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the details of the Rest Houses of the Post Office in the country;

(b) the number of Rest Houses/Rooms of the Rest Houses in occupation of DG, Post Office; and

(c) whether any rent etc. is being paid by the D.G. for the said use, if not, its reasons?

said use, if not, its reasons ?

Raja Nadir Pervez Khan: (a) Pakistan Post Office maintains Inspection Quarters, not Rest Houses majority having 1.2 room (s) at 32 places in the country.

(b) Nil.

(c) Nil.

7. ***Mr. Muhammd Zahid Khan:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number, registration Nos., model and makes of vehicles of N.H.A. met accident during the last three years ;

(b) the details of expenditures incurred on repair of the said vehicles;

(c) whether any FIR was registered in these cases, if so, the fate of these FIRs;

(d) the name and designation of persons who were driving these vehicles at the time of accident and whether any dirver has accidented more than once ;

(e) the details of those vehicles with which the said vehicles collided; and

(f) the names of the persons injured in these accidents and whether the drivers were also injured?

Raja Nadir Pervez Khan: (a) Detail is available at Flag "A".

(b) Detail is available at Flage "A".

(c) Some FIRs were registered on the basis of which compensation was claimed from Insurance companies.

(d) Details is available at Flage "A". None of the drivers have accidented more than once.

(e) Some vehicles collided with private vehicles but the cases were settled with them on the spot, to avoid the litigation.

(f) Some persons were injured with minor injuries in some accidents, which included drivers also.

4

Flag "A"

S.No	Vehicle No.	Make	Model	Year	Amount	Name of Driver/Designation
1	AA-3418	Honda Civic	1995	1997	33,750/-	Mr. Zamurad Khan, Driver
2	IDF-4249	Pajero 5 Door	1993	1997	92,000/-	Mr. Hamid Mahmood, Driver
3	IDG-8563	S. Khyber	1996	1997	3,850/-	Mr. Rahman Nawaz, Driver
4	IDG-8562	S. Khyber	1996	1997		Mr. Ghulam Muhammad, Driver
5	IDF-5369	T. Corolla	1993	1997	37,400/-	Mr. Ishrat Ali, Driver
6	IDF-5316	S. Khyber	1993	1997	11,940/-	Mr. Muhammad Sabir, Driver
7	IDF-5016	T. Corolla	1993	1997	33,175/-	Mr. Khalil, Driver
8	IDE-6918	T. Corolla	1992	1997	54,900/-	Mr. Muzaffar, Driver
9	IDF-4861	S. Khyber	1993	1997	9,875/-	Mr. Ghulam Mustafa, Driver
10	LOY-984	T. Corolla	1996	1997	69,800/-	Mr. Attah Ullah Niazi, Driver
11	LOJ-8813	T. Corolla	1992	1997	5,660/-	Mr. Abdul Mahtab, Driver
12	IDF-5715	T. D. Cabin	1993	1997	80,760/-	Mr. Shah Muhammad, Driver
13	IDF-5795	T. Corolla	1993	1997	44,350/-	Mr. Fazal Karim, Driver
14	IDG-5802	Pajero 5 door	1995	1997	9,715/-	Mr. Saleem Jaffar, Driver
15	IDF-4058	Nissan Sunny	1993	1997	10,100/-	Mr. Muhammad Asif, Driver
16	IDE-2721	Suzuki Jeep	1992	1997	29,485/-	Mr. Mehboob Ullah Jan, Driver
17	PRP-8501	Toyota Corolla	1993	1997	34,300/-	Mr. Furman Ali, Driver
18	LOP-7302	Suzuki Vitara	1993	1997	24,420/-	Mr. Mohib Ali, Driver
19	LOW-507	Pajero	1995	1997	46,208/-	Mr.Mr. Asim Ali, Driver
20	LXA-4806	Corolla	1996	1997	78,268/-	Mr. Mouammad Amin
21	LOY-8342	Kia Sportage	1996	1997	45,471/-	Mr. Anwar Fiyaz, Driver
22	LOV-9373	Corolla	1994	1998	53,740/-	Mr. Qasim Ali, Driver
23	LOZ-2739	Suzuki Margla	1996	1998	25,012/-	Mr. Abdul Qayyum, Driver
24	IDF-5670	Corolla	1994	1998	88,950/-	Mr. Manzoor Ahmed, Driver
25	LOZ-2739	Suzuki Margla	1996	1998	109,023/-	Mr. Habib Ullah, Driver
26	LXA-4807	Corolla	1996	1998	97,961/-	Mr. Muhammad Ashraf, Driver
27	PRF-8501	Toyota Corolla	1993	1998	24,800/-	Mr. Shaukat Ali, Driver
28	IDH-8314	Nissan UD	1996	1998	19,270/-	Mr. Muhammad Shabbir, Driver
29	LOY-8316	Toyota Corolla	1993	1998	37,390/-	Mr. Rab Nawaz, Driver
30	LOY-8317	Toyota Corolla	1992	1998	33,325/-	Mr. Nadeem Hussainh, Driver
31	IDH-7366	S. Margalla	1996	1998	18,420/-	Mr. Muhammad Riaz, Driver
32	IDH-8638	Suzuki Khyber	1997	1998	5,157/-	Mr. Afsar Butt, Driver
33	IDH-6740	Suzuki Khyber	1997	1998	6,463/-	Mr. Muhammad Saeed, Driver
34	IDH-9582	Suzuki Khyber	1997	1998	5,075/-	Mr. Mir Jan, Driver
35	IDH-6741	Suzuki Khyber	1997	1998	3,268/-	Mr. Muhammad Iqbal, Driver
36	LOY-7540	Honda Civic	1996	1998	27,070/-	Mr. Afsar Khan, Driver

37	IDF 5571	Toyota Corolla	1993	1998	33,307/-	Malik Muhammad [illegible], Driver
38	IDO 6113	Honda Civic	1993	1998	34,675/-	Mr. Juma Khan, Driver
39	IDO 6768	T. D/Cabin	1993	1998	11,690/-	Mr. Gul Habib, Driver
40	LOY-984	Toyota Corolla	1996	1998	17,000/-	Mr. Muhammad Ismail, Driver
41	IDF-5793	Toyota Corolla	1993	1998	11,041/-	Mr. Hafiz Hussain Gilani, Driver
42	QAO 5532	Toyota D/Cabin	1994	1998	89,000/-	Mr. Ijaz Ahmed Sumra, DD(M)
43	QAH-9477	Toyota Land Cruiser	1995	1998	Under repair	Mr. Mubeen Malik DD (Mech)
44	LSD 1528	Suzuki Swift	1994	1998	49,000/-	Mr. Atta ur Rehman DD (P)
45	ADB-3956	Suzuki Khyber	1992	1999	36,500/-	Mr. Muhammad Munir, Driver
46	LOZ 2136	Honda Civic	1996	1999	325,000/-	Mr. Jahangir Iqbal, Secretary [illegible]
47	LOM 6687	L/Cruiser	1992	1999	115,937/-	Mr. Zulfiqar Ali Khan, Driver
48	LOZ-3244	Honda Civic	1996	1999	15,500/-	Mr. Tariq Mahmood, Driver
49	IDF-3861	Toyota Corolla	1993	1999	22,230/-	Mr. Shabbir Ahmed, Driver
50	LOM 494	Toyota Corona	1992	1999	49,000/-	Mr. Aneez ur Rehman, Driver
51	LOJ 8316	Toyota Corolla	1996	1999	31,550/-	M. Arshad, Director (Coord)
52	IDJ-3110	Toyota Corolla	1998	1999	12,100/-	Mr. Mian Dad, Driver
53	LOM 1897	Pajero	1992	1999	500,000/-	Ch. [illegible], Coordinator to PM on [illegible]
54	IDO 8561	Suzuki Khyber	1995	1999	11,000/-	Mr. Muhammad Arif, Driver
55	IDO 3471	T. D/Cabin	1995	1999	16,000/-	Mr. [illegible] Khan, Driver

Note:- All the vehicles are comprehensively insured, the repairs were carried out by the Insurance company.

8. ***Mr. Muhammd Zahid Khan:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of official tours undertaken by the present D.G. Postal Services, in his present capacity ; and

(b) the names of the countries visited by the D.G. and the amount spent in each case separately ?

Raja Nadir Pervez Khan: (a) Five.

(b)

	Name of Visit & Country	Amount
1.	1998 Session of the Postal Operations Council (POC) Meeting of the POC Management Committee (20 April to 6 May 1998) at Berne (Switzerland).	Rs. 350,712/-
2.	(i) Meeting of the Management Committee of the Postal operations Council of Administration (POC) on 12th October, 1998.	
	(ii) Convocation of the Strategic Planning	

	Name of Visit & Country	Amount
	Working Party (SPWP) of Council of Administration (C.A) on 13th October, 1998.	
	(iii) Session of the technical committees of the POC from 12-30 October, 1998 at Berne (Switzerland).	Rs.458,823/-
3.	(i) 1999 Session of the Postal Operations Council (POC) at Berne (Switzerland) from 08-12 February, 1999.	
	(ii) Annual Session of the Council of Administration (CA) at Berne (Switzerland) from15-19 Feb.,1999.	Rs.300,978/-
4.	Plenary and Postal Forum meeting of Post Europe at Istanbul (Turkey) from 15-16 June, 1999. (Participated) as a member of South & West Asian Postal Union (SWAPU) Delegation.	All the expenditure on travel & accommodation born by Central Office of SWAPU at Tehran.
5.	22nd Universal Postal Union Congress	Rs. 674,942/-

at Beijing (PR China) from 23-8-99 to 15-9-99.

10. ***Syed Abid Hussain Al-Hussaini** : Will the Minister for Communications be pleased to refer to the Senate Starred question No. 104 replied on 6-8-99 and state the names of the people of villages Mirba Khel, Alamsher, Shublan Ahmadzai and Sultan, Kurram Agency, whom relephone connections have been provided from Parachinar digital telephone exchange ?

Raja Nadir Pervez Khan: Only M/s.

(i) Haji Kamal Hussain

(ii) Malik Zawar Hussain

(iii) Ejaz Hussain

have been provided telephone connections of village Shublan from Parachinar exchange utilizing the existing telegraph line.

11. ***Dr. Safdar Ali Abbasi:** Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state the names of the Additional/ Adhoc Judges appointed in the Sindh High Court since February, 1997 indicating also the dates of confirmation ?

Mr. Khalid Anwar: The requisite informtion in respect of Additional Judges is as under :-

S.No.	Name of the Judge	Date of Initial Appointment	Date of confirmation
1.	Mr. Justice Ikram Ahmad Ansari	28-10-97	Note confirmed
2.	Mr.Justice Abdul Ghani Shaikh	28-10-97	27-10-98
3.	Mr. Justice M.Roshan Essani	28-10-97	27-10-98
4.	Mr. Justice S.Ahmad Sarwana	28-10-97	27-10-98
5.	Mr. Justice Abdul Inam	28-10-97	Not confirmed
6.	Mr. Justice Raja Qureshi	28-10-97	Not confirmed.
7.	Mr. Justice Zaid Kurban Alvi	27-5-98	26-05-99
8.	Mr. Justice M. Shaiq Usmani	27-5-98	Not confirmed
9.	Mr. Justice Ghulam Nabi Soomro	27-05-98	26-05-99
10.	Mr. Justice Shabbir Ahmad	27-05-98	26-05-99
11.	Mr. Justice Ata-ur-Rehman	27-05-98	26-5-99.
12.	Mr. Justice Ghulam Rabbani	27-05-98	26-05-99
13.	Mr.Justice Sarmad Jalal Osmany	27-05-98	26-05-99
14.	Mr.Justice Anwar Zaheer Jamali	27-05-98	26-05-99
15.	Mr. Justice S.A.Rabbani	20-04-99	Appointed as Addl. Judge for one year. The term will expire on 19-04-2000

16.	Mr. Justice Muhammd Ashraf Leghari	20-04-99	-do-
17.	Mr.Justice Wahid Bux Bohri	20-04-99	- do -
18.	Mr. Justice Mushir Alam	20-04-99	- do -

2. No ad hoc judge has been appointed in the High Court of Sindh.

12 . ***Dr . Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the work on Gawadar-Turbat-Awaran-Bela Road was started some time back under the U.S. Aid programme, if so, the stage of the work; and

(b) the steps being taken by the Government to complete the said road ?

Raja Nadir Pervaiz Khan: (a) Work on Bela-Awaran-Turbat Road was started by the Balochistan Govt. under U.S. Aid Programme in 1991 . The work was abondoned due to suspension of U . S . Aid . Subsequently Balochistan Government has started the work on Bela-Awaran Section and work is in progress.

(b) Government has accorded priority to link Gawadar with Karachi via Coastal Highway. The Coastal Highway Project (653 kms) costing Rs. 11.4 billion is scheduled to be started shortly and will be completed by 2003 . Gawadar-turbat-Awaran-Khuzdar-Ratodero Road had

been designed by National Highway Authority as motoway link to Gawadar Port. Work on two contracts of total length 99 kms is in progress on Khuzdar-Ratodero (246 kms) Section.

13. ***Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Communications be pleased to state the funds, if any, allocated by the Prime Minister of Pakistan for the repair of Kaich bridge, District Kaich, Balochistan?

Raja Naidr Pervaiz Khan: National Highways do not pass through Kaich district of Balochistan, however Prime Minister has recently approved the construction of Turbat-Mand Road by the National Highway Authority. The Kaich bridge will also be repaired as and when the work on the Turbat-Mand Road is started. NHA has appointed M/s. NESPAK as the design consultant for Turbat-Mand Road. However, no funds have yet been allocated.

14. ***Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to start ferry service between Karachi and Gawadar, if so, its details?

Raja Nadir Pervaiz Khan: No. The Government has no proposal under consideration to start ferry service between Karachi to Gwadar by the public sector. However, Government has encouraged private sector to operate such service and accordingly permitted five

parties in the private sector to start ferry service between Karachi/Makran Coast/Arabian Gulf. It is expected that one of the parties will begin the Karachi Gawadar ferry service in October, 1999.

15. ***Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Communications be pleased to state the time by which telephone connections will be provided to the people of Qasimpura from Sheikhupur More D.P.?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Qasimpur is located at a distance of 1.5 k.m. from the last DP (Sheikhupur More). Registered pending demand from the area is only two (2) Parties can be provided with telephone facility only if they are ready to bear extra cost.

16. ***Syed Muhammad Jawad Hadi:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the time by which digital telephone exchange will be installed in villge Kirman and Bokri, Kurram Agency; and

(b) the reasons for not commissioning the Shalawzan digital telephone exchange so far?

Raja Nadir Pervez Khan: (a) During financial year 1999-2000.

(b) The supply and installation of the switching equipment for this exchange is not completed so far.

17. ***Syed Muhammad Jawad Hadi:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to provide telephone facility to the residents of village Tappokalay, Mali Kalay, Ahmadzai and Sadray, Kurram Agency, if so, its details;

(b) whether feasibility report for the provision of telephone facility to the said villages has been prepared; and

(c) the time by which this facility will be povided to the said villages?

Raja Nadir Pervaiz Khan: (a) The village Mali Kalay and Sadray have been provided telecom. facilities from Parachinar digital exchange. At present there is no proposal to connect village Tappokalay and Ahmadzai since the extension of facilities is not feasible.

(b) Yes.

(c) The feasible sites Mali Kalay and Sadray have been provided necessary telecom. facilities.

21. ***Mr. Aftab Ahmad Sheikh:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that corruption, embezzlement and mis-appropriation of millions of rupees has been surfaced in Pakistan Post Office department, GPO, Islamabad, Rawalpindi and Karachi through the last Audit report of the department, if so, the details of illegalities, the names of accused and their designations, allegedly involved at each station separately, and the action taken against these

persons so far ?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Information is being collected and will be placed on the table of the house as early as possible.

24 . *Haji Javed Iqbal Abbasi: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to install a telephone exchange at village Richhbehn, tehsil and district Abbottabad, if so, its details;

(b) the capacity and other details of telephone exchange presently operating at Kuthiala tehsil and district Abbottabad;

(c) whether their is any proposal to link Kuthiala with Richhbehn telephone exchange?

Raja Nadir Pervaiz Khan: (a) Yes.

A plan to install 400 lines digital exchange at Richhbehn Distt. Abbottabad is approved.

(b) At present, a 100 lines C.B. exchange is working at Kuthiala tehsil and district Abbottabad with 46 working connections.

(c) No.

25 . *Haji Javed Iqbal Abbasi: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of telephones installed in village Kuthiala, Tehsil and District Abbottabad;

(b) whether it is a fact that the telephone exchange in this town consists of a single line which can not cater to the need of the area; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to increase the lines of the said telephone exchange, if so, when and if not, its reasons?

Raja Nadir Pervaiz Khan: (a) 46.

(b) Yes. Single channel trunk circuit is working on L&W for Kuthiala CB Exchange with parent exchange as Sherwan.

(c) No. The present CB exchange is sufficient to meet the needs of the residents of the village.

27. ***Mr. Sadaqat Ali Jatoi:** Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the names of the universities conducting M.Phil and PH.D programmes in the country indicating also the subjects in which these programmes are conducted; and

(b) the criteria of each University for joining these programme?

Minister for Education: (a) There are 18 universities in the public sector offering M. Phil and PH. D (Doctor of Philosophy) is a research degree taking three years after a Master's degree. The degrees of Doctor of Literature (D.Litt) Doctor of Science (D.Sc.) and Doctor of Law

(LLD) are awarded after five to seven years of study.

Annexure

LIST OF UNIVERSITIES OFFERING M.PHIL AND PH.D COURSES

Anne[illegible]

LIST OF UNIVERSITIES OFFERING M.PHIL AND PH.D COURSES

Sr. No.	Name of University	Subjects (M.Phil/Ph.D)
1.	Allama Iqbal Open University Islamabad.	1. M.Phil:- Islamic Studies, Iqbaliyat, Urdu & Education 2. Ph.D:- Islamic Studies, Iqbaliyat, Urdu & Education
2.	B.Z. University, Multan	1. M.Phil:- Physics, Mathematics, Botany, Economics Statistics, Pharmaceutical Chemistry Pharmaceutics. 2. Ph.D:- History, Political Science, Pakistan Studies Economics and Education, Mathematics, Botany, Zoology Physics, Statistics, Chemistry, English, Urdu, Arabic.
3.	Gomal University, D.I. Khan	1. M.Phil:- Chemistry, Pharmaceutics, Pharmaceutica Chemistry, Pharmacognosy & Pharmacology. 2. Ph.D:- Food Science and Technology.
4.	International Islamic University, Islamabad.	1.M.Phil:- Economics, Arabic, Shariah and Law, Usuluddin. 2. Ph.D:- Usuluddin, Economics, Arabic, Sharia and Law.
5.	Islamia University, Bahawalpur	1. M.Phil:- Urdu, Political Science, Mass Communication Library and Information Science, Chemistry, Physics, Geography and Botany, Arabic, History, Islamic Studies, 2. Ph.D:- Urdu, Political Science, Mass Communication, Library and Information Science, Chemistry, Physics, Geography, Botany, Arabic, History, Islamic Studies.
6.	Quaid-e-Azam University, Islamabad	1. M.Phil:- Biology, Chemistry, Physics, Math. Electronics, Economics International Relations, Pakistan Studies US Studies Psychology, History, Pathology, Statistics, Anthropology. 2. Ph.D:- Biology, Chemistry, Physics, Math. Electronics, Economics international relations, Pakistan Studies U.S. Studies, Psychology, History, Pathology, Statistics, Anthropology.
7.	University of Baluchistan, Quetta.	1. M.Phil:- Urdu, Botany, Zoology, Chemistry Bio-Chemistry, Sociology, Math. Statistics. 2. Ph.D:- Botany, Chemistry, Urdu, International Relations Political Sciences Bio-Chemistry.
8.	University of Karachi, Karachi	1. M.Phil:- Biochemistry, Botany, Chemistry, Geology, Geography, Home Economics, Microbiology, Math. Physics, physiology, Statistics, Zoology, Psychology, Applied Physics, Applied Chemistry, Basic Medical Science Pharmacy, Urdu, Arabic Social Work English.

Sr. No.	Name of University	Subjects (M.Phil/Ph.D)
		2. Ph.D:- Biochemistry, Botany, Chemistry, Geology, Geography, Home Economics, Microbiology, Math. Physics, Physiology, Statistics, Zoology, Psychology, Applied Physics, Applied Chemistry, Basic Medical Science, Pharmacy, Urdu, Arabic Social Work English.
9.	University of Peshawar,	1. M.Phil:- Applied Economics Arabic, Archaeology, Central Asian Studies, Economics, English, Education, Islamiyat, History, Philosophy, Pol. Science, Psychology, Public Admn. Social Work Sociology, Botany, Chemistry, Geology, Geography Math. Physics, Physical Chemistry, Statistics, Zoology, Persian Urdu and Pushto.
		2. Ph.D:- Applied Economics Arabic, Archaeology, Central Asian Studies, Economics, English, Education, Islamiyat, History, Philosophy, Pol. Science, Psychology, Public Admn. Social Work Sociology, Botany, Chemistry, Geology, Geography, Math. Physics, Physical Chemistry, Statistics, Zoology, Persian Urdu Pushto.
10.	University of the Punjab, Lahore.	1. M. Phil:- Arabic, Urdu, English, Chemistry, Education, Physics, Mathematics, Geology, Sociology, Social Work, Botany, Zoology, Persian, Molecular Biology & Genetics, Pharmacy, Bio-chemistry, Philosophy, Punjabi, Economics.
		2. Ph.D:- Arabic, Urdu, English, Chemistry, Education, Physics, Mathematics, Geology, Sociology, Social Work, Botany, Zoology, Persian, Molecular Biology & Genetics, Pharmacy, Bio-chemistry, Philosophy, Punjabi, Economics.
11.	University of Agriculture, Faisalabad.	1. M.Phil:- Agronomy, Entomology, Horticulture, PBG, Plant Sciences, Animal Breeding & Genetics, Live Stock Management, Animal Reproduction, Clinical Medicine & Surgery, Veterinary, Microbiology, Paracsitology, Pathology, physiology, Agri. Technology.
		2. Ph.D:- Agronomy, Entomology, Horticulture, PBG, Plant Sciences, Animal Breeding & Genetics, Live Stock, Management, Animal Reproduction, Clinical Medicine & Surgery, Veterinary, Microbiology, Paracsitology, Pathology, Physiology, Agri, Technology.
12.	University of Sindh, Jamshoro.	1. M. Phil :- Education & Research, Chemistry, Analytical Chemistry, Botany, Zoology, Islamic Learning, Urdu, Sindhi, Philosophy, Economics.
		2. Ph. D :- Education & Research, Cheristry, Analytical Chemistry, Botany, Zoology, Islamic Learning, Urdu, Sindi Philosophy, Economics.

Sr. No.	Name of UniversitySubjects (M.Phil/Ph.D)
13. NED Univ. of Engg. & Tech. Karachi.	1. M. Phil :- Structural Engg. (MSc Engg.) 2. Ph. D :- Structural Engg.
14. University of Engg. & Tech. Lahore.	1. M. Phil :- Mathematics, Architecture Chemistry. 2. Ph. D :- Mathematics, Chemical Engg. Civil Engg. Electronical Engg. Mechanical Engg. Metallurgical Engg. Mining Engg. Public Health Engg. City & Regional Planning Architecture, Chemistry, Water Resources Management & Hydrology.
15. NWFP Agri. University, Peshawar.	1. M. Phil :- Agronomy, Horticulture, Soil Sciences Agri-culture mechanization, Water Management, Entomology, Plant Protection, Chemistry, Human Nutrition. Livestock Mang. Rural Sociology, Math, Education. 1. Ph. D :- Agronomy, Horticulture, Soil Sciences Agriculture mechanization, Water Management, Entomology, Plant Protection, Chemistry, Human Nutrition, Livestock Mang. Rural Sociology, Math. Education.
16. Sindh Agri. University, Tandojam.	1. M. Phil :- Animal Breeding and Genetics Livestock, Management, Animal Hus. Anatomy, Psychology, and Pharmacology, Microbiology, Clinical Medicine and surgery and Animal Reproduction. 2. Ph. D :- Animal Breeding and Genetics Livestock, Management, Animal Hus. Anatomy, Physiology, and Pharmacology, Microbiology, Clinical Medicine and surgery and Animal Reproduction.
17. Arid Agri. University, Rawalpindi.	1. M. Phil :- Education. 2. Ph. D :- All subject of Agri. & Education.
18. Mehran Univ. of Engg. & Tech. Jamshoro.	1. M. Phil :- M.Sc (Engg.) Civil Mechanical, Computer System Engg.
Criteria/Entrance Requirements :-	For M. Phil : M.A./M.Sc. For M.Sc Engg : B.Sc (Engg.) For M.Sc Agri : B.Sc (Agri.) For Ph. D : M.A/M.Sc/M. Phil.

28 . **Mr . Sifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the details of the steps being taken to stop illegal crossing overs on the Islamabad-Lahore Motoway and over speeding;

(b) the details of the steps being taken to remove garbage, old tyres and debris from the Motorway;

(c) the details of the steps taken to provide appropriate numbers of MILE-STONES and sign boards to the nearest telephone and for providing more facilites to the travellers?

Raja Nadir Pervaiz Khan: (a) The steps taken by the NHA are asunder:-

(i) the NHA has repaired the fencing and plugged all the gaps in fencing.

(ii) Access Tracks along Motoway have been provided.

(iii) All out efforts have been made to clear the subways under the Motorway provided for crossing.

(iv) Pakistan Motoway Police (PMP) has increased the patrols to stop the illegal crossing and over speeding.

(b) Operator of the Motoway i.e. M/s FWO has deployed about 120 sweepers to ensure removal of garbage, old tyres and debris from the Motoway.

(c) On each Emergency Telephone, which is at each 2 km

interval, the kms are displayed Km posts are located at every 10th Km.

29 . *Sheikh Zarif Khan Mandokhel: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the time by which the work on Zhob-Danasar road will be started and completed; and

(b) the amount of funds allocated for the said road in the current budget?

Raja Nadier Pervaiz Khan: (a) Zhob Dhansar section of N-50 has already been constructed as a 12 feet wide road, except for bridges.

(b) No funds have been allocated for this section in the current financial year.

54 . *Dr . Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number of students studying in Islamic University Islamabad;

(b) the budget of the University for last two years and the details of expenditures during those years ?

Minister for Education: (a) The number of students studying at International Islamic University, Islamabad during the session 1998-99 is 3338.

(b) The Budget of the University for the last two years is as under:-

Year	Budget
1997-98	Rs.200.323 million
1998-99	Rs.200.777 million

The details of expenditure during these years is given at Annex-A.

Annex-A

Annexure-'A'

INTERNATIONAL ISLAMIC UNIVERSITY, ISLAMABAD
Expenditure During 1997 - 98 and 1998 - 99

		ACTUALS 1997-98	R.E 1998-99
000 Establishment Charges			
01000 Pay of Officer		18,056,030	17,936,180
01101 Basic Pay Of Officers		17,993,411	17,739,099
01102 Personal Pay Of Officers		870	15,000
01103 Special Pay Of Officers		60,749	182,081
01200 Pay of Other Staff		16,047,083	16,504,037
01201 Basic Pay Of Other Staff		16,010,427	16,467,834
01203 Special Pay Of Other Staff		28,988	27,479
01204 Good Conduct Pay of Other Staff		7,668	8,724
	Total Pay:(A)	34,102,113	34,440,217
02000 Regular Allowances			
02100 Senior Post Allowance		74,528	74,723
02200 [illegible] Rent Allowance		595,967	469,741
02300 [illegible] Allowance		1,241,203	1,251,778
02600 Compensatory Allowance		2,521,851	2,386,163
02700 Washing Allowance		122,178	121,885
02800 Dress Allowance		136,396	136,591
02900 Other Regular Allowance			
02906 Qualification Allowance		572,972	571,200
02907 Medical Allowance		4,346,289	5,634,301
02914 Entertainment Allowance		69,939	78,748
02916 Computer Allowance		61,765	74,400
02918 Orderly Allowance		119,210	135,595
02920 [illegible] Allowance		62,690	62,947

	ACTUALS 1997-98	19[illegible]
02926 Deputation Allowance	35,662	47,047
02927 Dean/Chairman/Head Allowance	3,950	15,000
02928 Special Relief Allowance(from Trust Endowment)	3,511,720	3,221,045
02930 Adhoc Relief	2,000,315	2,238,865
02931 Non Practice Allowance	14,902	16,400
02932 Provost Allowance		
02933 House Tutor Allowance	35,591	27,000
02934 Student Advisor Allowance	1,950	
02935 Telecommunication Allowance	17,699	15,600
02936 Special Additional Allowance		
02937 Other		
Total Regular Allowances:(B)	16,646,978	16,678,869
Total (A)+(B)	49,648,091	61,019,106
03000 Other Allowance		
03100 Over Time Allowance	626,876	664,672
03300 Honoraria	286,656	532,606
03400 Medical Charges	1,216,278	1,269,032
03700 Contingent Paid Staff	1,220,175	1,991,090
03800 Pension Contribution	3,793,954	3,876,979
03903 C.P.Fund	219,435	226,050
03904 Group Insurance	229,048	238,923
03905 Part Time Teachers.	1,428,822	1,430,000
03906 C.Allowance For PTT	74,817	81,000
03907 Retainership Fee	130,000	120,000
03908 Leave Salary		
03909 Benevolent Fund - Payments	7,898	4,000
Total Other Allowances:(C)	9,435,561	10,654,352
Grand Total: Establishment Charges (A)+(B)+(C)	69,084,852	61,673,468
[illegible] of Other Charges		
[illegible]000 Purchase Of Durable Goods	1,978,001	917,340
11000 Transport		254,800
12000 Machinery & Equipment	489,860	40,105
12001 Machinery & Equipment(from Trust Endowment)		2,500
13000 Furniture & Fixture(from Trust Endowment)		500,000
13001 Furniture & Fixture	1,453,109	
15000 Sports Materials	52,216	100,000
16000 Others (Crockery/Kitchen Utencils)	2,816	20,135
[illegible]000 Pre-Investment Project Analysis		435,000
21000 Feasibility Studies		
22000 Research		435,000
23000 Exploratory Operations		
24000 Surveys		
[illegible]000 Construction of Works		
34000 Building & Structures		
34100 Office Buildings		
34200 Residential Buildings		
34300 Hostel & Guest House		
34400 Structures		
34900 Others		
[illegible]000 Repair & Maintenance of Durable Goods & Works	4,303,844	3,727,220
41000 Transport	2,004,442	904,450
41001 Transport(from Trust Endowment)		900,000
42000 Machinery & Equipment	632,850	884,656
43000 Furniture & fixtures	71,750	125,000
44000 Buildings & Structures	1,595,002	913,105
44100 Office Buildings	1,262,254	309,450
44200 Hostel & Guest House	332,748	603,655
44300 Gardens		
44900 Others (Residential Buildings)		
[illegible] Structures		
[illegible] Commodities and Services	67,799,113	64,186,196
31000 Transportation	3,584,224	3,406,157
31101 Travelling Allowance Govt. Servants (TA/DA)	333,623	338,820
31102 Travelling Allowance other than Govt. Servants		
31200 Transportation Of Goods (Freight & Cooly Charges)	59,433	4,346
[illegible] P.O.L Charges (Buses,Staff Cars & etc.)	3,004,908	2,903,339
[illegible] Conveyance Charges	1,572	9,000
[illegible] Study Tours	184,888	150,852
32000 Communication	3,172,531	2,694,771
32100 Postage & telegraph	482,827	282,277

	ACTUALS 1997-98	R.E
52200 Telephone & Trunk Calls	2,650,277	2,342,494
52300 Telex & Teleprinter	10,753	10,000
52400 Courier & Pilot Services	28,874	60,000
52900 Others (Fax Charges)		
63000 Utilities	14,381,695	13,366,748
53100 Gas	4,294,895	3,163,955
53200 Water	40,290	312,805
53300 Electricity	10,046,710	9,869,980
53400 Hot & Cold Weather Charges		
54000 Office Stationery		1,165,877
55000 Printing and Publication	1,894,422	1,815,428
56000 Newspapers, Periodicals & Books	1,401,591	883,159
56001 Newspapers & Periodicals (Library)	419,698	208,905
56001 Newspapers & Periodicals (Hostels & Others)	41,870	68,254
56002 Books	429,857	160,000
56003 Books (Book Bank)	741	
56004 Books (Dr.Hamidullah Endoment Fund)	509,425	231,000
56005 Books (Seerah Chair)		
57000 Uniforms and Liveries	16,917	10,000
58000 Rent, Royalties, Rates & Taxes	29,440,265	27,758,710
58100 Rent for Office Buildings		250,000
58200 Rent for Residential Buildings (Hiring-Employees)	22,016,465	3,871,622
58300 Rent for Hostels	7,375,861	3,427,000
58400 Rent other than on Buildings (Plot of Land)		
58500 Royalties		
58600 Rates and Taxes	34,309	50,840
58902 Bank Charges deducted by Banks on Grants & Cheques et	13,630	157,246
59000 Other Expenditure on Commodities and Services	3,097,702	3,286,349
59100 Payment Govt.Deptt.for Services Rendered (Specify)		
59200 Essay Writing & Copy Rights	83,133	90,000
59300 Law Charges	84,500	52,000
59400 Fair,Exhibitions & Other National Celebrations		
59500 Publicity & Advertisement Charges	385,600	422,440
59600 Payment to Others for Services Rendered(Audit fee)	280,000	140,000
59601 Conduct of Examination	65,233	75,000
59700 Cost of State Trading	2,199,236	2,506,900
59701 Seed		
59704 Fertilizer		
59705 Medical Stores	198,779	300,538
59800 Contingencies/General Supplies-Cost of other Stores	211,548	256,371
59901 Chemical and Glassware		
59902 Laboratory.Expenses		
59903 Computer Software		
59904 Other (Press Material for IRI Press)	1,788,909	1,950,000
60000 Transfer Payments	4,238,944	2,121,768
63000 Write off of Loans/Advances/Others		
65000 Scholarships, Bonuses and other Awards.	4.037.815	1,875,000
65100 Merit Scholarships.		
65200 Scholarships/Stipend other than merit)	4,037,815	1,875,000
65300 Bonus		
65400 Cash Awards for meritorious services		
65900 Others-Gold Medals/Prizez		
66000 Superannuation Allowances and Pension	17,185	32,070
66100 Superannuation, Retiring and Comapensatory Pension		
66200 Commuted Value of Pension		
66300 Gratuity Value of Pension		
66400 Other Pension		
66500 Gratuities (*i.e.* When Pension is not mature)	17,185	32,070
66900 Others (Pension of Deputationists)		
67000 Entertainments and Gifts.	183,944	214,698

..0000 Loans and Repayments	17,495,910	21,319,000
85000 Loans to employees	361,910	2,300,000
85100 House Building Advance		1,500,000
85200 Motor Car Advance	70,000	500,000
85300 Motor Cycle Advance	149,910	200,000
85400 Cycle Advance	142,000	100,000
85900 Officers		
87000 Repayment of Loans	17,134,000	19,019,000
90000 Miscellaneous Expenditure	1,105,309	2,084,571
91000 Contributions	63,954	110,000
92000 Delegating Abroad		
95000 Conferences/Workshops/Seminars	1,100	10,000
95001 Expenditure on BOGs		379,608
96000 Senior Officers Training Programme	403,879	820,192
96001 Correspondence in Islamic Law (Elementary	378,299	162,809
and Advance level)	10,060	500
97000 Fee for Professional Training		
98000 Scholarship for Training Abroad		
92001 Academic Staff		
92002 Administration Staff		
99000 Other	248,017	601,462
99001 A curricular Activities		530,000
99002 Misc Expenditures	65,088	71,462
99004 Employee's Welfare Fund (Grants)		
*Sub Total of other charges :	88,921,121	84,790,094
**Total :	148,010,698	148,463,552
Financial impact of Overseas Teachers :	54,313,000	54,313,000
Grand Total :	200,323,698	200,776,552

INTERNATIONAL ISLAMIC UNIVERSITY, ISLAMABAD

SUMMARY OF INCOME & EXPENDITURE (RECURRING) DURING 1997 - 98 & 1998-99

Head of Account 1	ACTUALS 1997-98 2	R.E 1998-99 3
INCOME		
OPENING BALANCE		
ANNUL GRANT (GOP)	114.814	103.893
Grant-in-Aid	89.814	78.270
Supplementry Grant	25.000	25.623
SPECIAL GRANTS (GOP)	0.012	1.157
Research Grant		1.000
Other Special Grants	0.012	0.157
INCOME (OWN SOURCES)	20.195	22.953
Income from University Dues	8.391	8.866
Income from Hostel Dues	2.054	3.018
Income from Self Financing Scheme	0.954	0.488
Income from IRI Press	4.443	4.707
Income from Sale of Publications	0.932	1.250
Income from University Vehicles	0.532	0.607
Rent from Canteen/Shops/Guest Houses	0.296	0.477
Training Fee from Participants		
Income from Correspondence Courses	0.459	0.442
Profit through all Investments	0.312	0.314
Misc. Income	1.822	2.784
FUNDS PROVIDED BY THE UNIVERSITY		
FUNDS FROM OTHER SOURCES	2.317	7.049
DONATION INSIDE PAKISTAN		
DONATIONS FROM ABROAD	8.772	11.216
SUB TOTAL:	146.110	146.270
Donations(Kind)-Fin.Impact of Overseas Teachers	54.313	54.313
TOTAL:	200.423	200.583

EXPENDITURE		
Establishment Charges	59.084	61.673
Purchase of Durable Goods	1.977	0.918
Pre-Investment Project Analysis		0.435
Repairs & Maintenance of Durable Goods & Works	4.305	3.728
Commodities & Services	57.799	54.184
Transfer Payments	4.238	2.122
Loans and Repayments	17.501	21.319
Misc. Expenditures	1.106	2.085
SUB TOTAL:	146.010	146.464
Financial Impact of Overseas Teachers (Kind)	54.313	54.313
TOTAL:	200.323	200.777
(Deficit)/Surplus:	0.100	(0.194)

55 *Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the names of G.Ms and Directors working in the National Highway Authority with province-wise break-up; and

(b) the amount spent on the construction of Lahore-Islamabad Motorway and the name of its contractor?

Raja Nadir Pervaiz Khan: (a) There are 18 General Manager and 5 Directors working in NHA. Province-wise break-up is given in Annexure-A and Annexure-B respectively.

(b) Rs.36,662.474 million has been spent on the Construction of Lahore-Islamabad Motorway (M-2) Project. M/s Daewoo Corporation of Korean are the Contractor for Construction of (M-2) Project.

Annexure-A

NAME OF GENERAL MANAGERS AND DIRECTORS WORKING IN THE NATIONAL HIGHWAY AUTHORITY

1	Shaikh Mazharul Haq	General Manager(Engr)	Regular	Punjab
2	Altaf Ahmed Chaudhry	General Manager(Engr)	Regular	Punjab
3	S. M. Pasha	General Manager(Engr)	Regular	Punjab
4	Raja Nowsherwan Sultan	General Manager(Engr)	Regular	Punjab
5	Mr.Shafqat Hussain Naghmi	General Manager(Finance)	Deputationist	Punjab
6	Brig(R)Javid Abbas Ch	General Manager(NA)	Contract	Punjab
7	Brig(R)C.A.Rahim	G M(Punjab-North)Lahore	Contract	Punjab
8	Mr.Rashid Mahmmod Rindhawa	General Manager(Afforestati	Contract	Punjab
9	Mr. Mohammad Sajid Pirzada	General Manager(P&E)	Deputationist	Punjab
10	Malik M. Aslam Khan	General Manager(Engr)	Regular	NWFP
11	Aurangzeb Khan	General Manager(Engr)	Regular	NWFP
12	Mr.Farid Ullah Khan	General Manager(IS&LM)	Deputationist	NWFP
13	Syed Najmul Hassan	General Manager(Engr)	Regular	Sindh(U)
14	S.A.Latif	General Manager(Engr)	Regular	Sindh(U)
15	Mr.Abdul Haq	General Manager(M-9)	Deputationist	Sindh(U)
16	Abdullah Mahesar	General Manager(Engr)	Regular	Sindh(R)
17	Ghulam Nabi Morai	General Manager(Engr)	Regular	Sindh(R)
18	Mr.Qurban Jan	General Manager(Audit)	Deputationist	NA

Annexure-B

NAME OF DIRECTORS WORKING IN THE NATIONAL HIGHWAY AUTHORITY

1	Ghulam Hussain/Lt.Col.	Director (Engr)	Regular	Punjab	
2	Mohammad Saeed	Director (Engr)	Regular	Punjab	
3	Sabir Hassan	Director (Engr)	Regular	Punjab	
4	Majeeb Qadir	Director (Engr)	Regular	Punjab	
5	Mohammad Bashir	Director (Engr)	Regular	Punjab	
6	Arshad Mehmood	Director (Engr)	Regular	Punjab	
7	Atiq Ahmed	Director (Engr)	Regular	Punjab	
8	Mohammad Ramzan	Director (Engr)	Regular	Punjab	
9	Main Mohammad Asghar	Director (Engr)	Regular	Punjab	
10	Ijaz Ahmed Chaudhry	Director (Engr)	Regular	Punjab	
11	Abdur Rauf Chaudhary	Director (Engr)	Regular	Punjab	
12	M Azfar Ahsan Khan	Director (Engr)	Regular	Punjab	
13	M Shahbaz Ahmed	Director (Engr)	Regular	Punjab	
14	Tariq Mehmood Qureshi	Director (Engr)	Regular	Punjab	
15	Ghulam Nabi Rana	Director (Accounts)	Regular	Punjab	
16	Shoaib Ahmed Khan	Dy Financial Advisor	Regular	Punjab	
17	Mr. Arshad Khan	Director	Deputationist	Punjab	
18	Mr. M. A. Tariq	Director(Engr.)	Deputationist	Punjab	
19	Mr. Osman Ghani	Director(Accounts)	Deputationist	Punjab	
20	Mr. Tahir Sharif	Director(R&RT)	Deputationist	Punjab	
21	Mr. Tariq Yasin	Director(Railway) FHP	Deputationist	Punjab	
22	Yousaf Ali	Director (Engr)	Regular	NWFP	
23	Tajul Islam Yousafzai /Dr.	Director (Engr)	Regular	NWFP	
24	Abdul Wahab	Director (Engr)	Regular	NWFP	
25	Hamid Maghfoor Shah	Director (Engr)	Regular	NWFP	
26	M. Ilyas Afzal Khan	Director (Engr)	Regular	NWFP	

27	Tahir Ahmed Khan	Director (Engr)	Regular	NWFP	
28	Pervez Gul	Director (Engr)	Regular	NWFP	
29	Shaukat Hayat Khan	Director (Engr)	Regular	NWFP	
30	Mukhtar Ahmed	Director (Engr)	Regular	NWFP	
31	Imran Khan Yousafzai	Director (Engr)	Regular	NWFP	
32	Fazli Rahim Lt.Col.(Retd)	Director (Admn)	Regular	NWFP	
33	Jamal Khan	Director(Highway Saftey)	Regular	NWFP	
34	Mr. Ahmad Rasool Bangash	Director(B&A)	Deputationist	NWFP	
35	Mr. Farhad	Director(E&A)	Deputationist	NWFP	
36	Sajjad Mehdi	Director (Material/Geo Tech	Regular	Sindh(U)	
37	Mobin Ahmad Siddiqui	Director (Engr)	Regular	Sindh(U)	
38	Sirajul Huda	Director (Engr)	Regular	Sindh(U)	
39	Afzal-ur- Rehman	Director (Engr)	Regular	Sindh(U)	
40	Maqsood Hussain	Director (Engr)	Regular	Sindh(U)	
41	Rashid Ahmed Memon	Director (Engr)	Regular	Sindh(R)	
42	Khair Muhammad Solangi	Director.(Engr)	Regular	Sindh(R)	
43	Muhammad Yousaf Barakzai	Director (Engr)	Regular	Sindh(R)	
44	Ali Akbar Memon	Director (Admn)	Regular	Sindh(R)	
45	Mr. Naseemul Haq	Director(Engr.)	Deputationist	Sindh(R)	
46	Mr. Khalil Ahmad Mangal	Director (Engineer)	Deputationist	Baluchistan	
47	Altamash Khan	Director (Engr)	Regular	Baluchistan	
48	Saadullah Khan Tareen	Director (Engr)	Regular	Baluchistan	
49	Syed Raza Hamid Zaidi	Director (Engr)	Regular	Baluchistan	
50	Major (Rtd) Shahid Allauddin	Director (Engr)	Regular	Baluchistan	
51	Syed Mohammad Tahir Shah	Director (Engr)	Regular	FATA	
52	Mr.Mehboob Ali	Director (Engr)	Regular	FATA	
53	Abdus Samad	Director (Engr)	Regular	NA	
54	Abdullah Jan	Director (Engr)	Regular	NA	

56. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the amount allocated for the national highways between Zhob and Quilla Saifullah during the last two years; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to improve the condition of the said highway ?

Raja Nadir Pervaiz Khan: (a) No funds have been allocated in Development Budget of NHA for Zhob-Qilla Saifullah Section of National Highway (N-50) during last two years.

(b) Yes. The design of National Highway Kuchlac-Qilla Saifullah-Zhob (316) kms) is in progress. Tenders are expected to be floated shortly subject to availability fo funds.

57. ***Haji Javed Iqbal Abbasi:** Will the Minister for Environment, Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) whether it is a fact that on 9-4-99 funds were released for development schemes in NA-12, under Tameer-e-Watan Programme, if so, the names of such schemes and the progress of work in each case separately; and

(b) whether it is also a fact that the contractors did not complete the work on many schemes despite the fact that payments were made to them, if so, the details of the steps taken, so far, in this regard?

Makhdoom Syed Ahmed Mehmood: (a) Yes. Funds amounting to Rs. 4,500 million for development schemes in NA-12 under Tameer-e-Watan Programme 1998-99 were released on 9th April, 1999. Detail at Annexure-"A".

(b) It is not a fact; As per Progress report attached at Annex: "B" out of (10) Nos. of schemes approved vide Administrative Approval No. F. 3(6)/98-S (NWFP)/DD (TWP) dated 9-4-1999, seven (7) Nos. of schemes are 100% completed whereas remaining three (3) Nos. of schemes are near to completion.

Annex-A.

GOVERNMENT OF PAKISTAN

MINISTRY OF ENVIRONMENT LOCAL GOVERNMENT AND RURAL DEVELOPMENT

No. F.3(6)/98-S(NWFP)DD(TWP).

The Project Director (TWP) Islamabad,the 19th April,1999.

Deputy Commissioner,

ABBOTTABAD.

Subject:-ADMINISTRATIVE APPROVAL OF THE SCHEMES UNDER TAMEER-E-WATAN PROGRAMME 1998-99.

Sir,

I am directed to convey the administrative approval of the President of the Islamic republic of Pakistan to the execution of the following development scheme sponsored by Haji Javed Iqbal Abbasi, Senator at a total cost of Rs. 4,500 million, under Tameer-e-Watan Programme 1998-99.

S.No.	Name of Scheme(s)	Estimated Cost	Executing Agency
1.	Single Road Disal near Harno, Union Council Sarbhana.	1.000	LG&RD Deptt.
2.	Single Road Kairi Sarfali, UC, Nathiagali.	0.500	- do -
3.	Single Road Kairi Sarfali,UC,Nathiagali	0.500	- do -
4.	Single road Ziarat Masoom to Nowshera	0.500	- do -
5.	Const. of road Lower Barian to Maira Romal	0.400	- do -

6.	Const. of road Maira romal to Seer Sharqi, Aba Dad, Ex-Councillor.	0.100	- do -
7.	BTR/PCC road Gujrat near Havelian Village Basti Fazal Din, U.C. Havelian.	0.500	- do -
8.	Const. of Link road Qazi Maira.	0.300	- do -
9.	Const. of road Lora to Tangairi Bagla, UC, Lora.	0.200	- do -
10.	Const. of road Bhirly to Gokina, U.C. Bharray.	0.500	- do - LG&RD Deptt.
	Total:	4.500	

2. The above schemes have been provided by the F.De. in its meeting held on 20-3-1999, the execution of the above schemes is subject to technical feasibility, verified cost estimates of the scheme(s), completion of all other departmental/Codal formalities as per Government rules and actual release of funds.

3. The Ministry will not provide further funds for any shortfall or cost overrun in the execution of the above schemes.

4. No substitution of approved schemes/change of site/change of executing agency shall be allowed.

5. A cross Cheque No.932524 dated 23-4-99 amounting to Rs .4.500 ______is enclosed.

Abdul Aziz

Joint Secretary.

Copy to:

1. Haji Javed Iqbal Abbasi, Senator.
2. Director, Data Centor, M/o E, LG&RD, Islamabad.
3. Accounts Officer, M/oE, LG&RD.
4. Concerned Section.
5. GFA,ELG&RD.

TARIQ SAEED HIJAZI

Director(TWP).

Annex-B

PROFORMA FOR FINANCIAL AND PHYSICAL PROGRESS
T.W.P. 1998-99

Province NWFP
Division Hazara

District Abbottabad
NA. No. 12

Name of MNA/Senator — Haji Javed Iqbal Abbasi, Senator.
Executing Agency — LG & RD Department
Month — August, 1999

Financial Progress

Sr. No	Sector	Name of Scheme	Estimated Cost. Rs. in Million	Expenditure during the month	upto-dated expenditure	Physical Progress%	Date of completion	Remarks if any
1	2	3	4	5	6	7	8	9
1.	Communi-cation	Single road Disal Near Hanro Union Council Sarbhana.	1.000	2,48,692	69,015	50%	29-11-1999	
2.	"	Shingle road Toheedabad to Pasala, UC, Nathigali.	0.500	98,568	4,65,413	90%	—do—	
3.	"	Shingle road Kairi Sarfali, UC, Nathigali.	0.500	2,76,703	4,62,363	90%	—do—	
4.	"	Shingle road Ziarat Masoom to Nowshera.	0.500	54,674	5,00,000	100%	13-7-1999	
5.	"	Const. of road Lower Barian to Maira Romal.	0.400	58,974	4,00,000	100%	29-7-1999	
6.	"	Const. of road Maira romal to Seer Sharqi, Aba Dad, Ex-Councillor.	0.100	—	1,00,000	100%	12-6-1999	
7.	Communi-cation	BTR/PCC road Gujrat near Havelian Village Basti Fazal Din, U.C. Havelian.	0.500	54,354	4,94,732	100%	28-7-1999	
8.	"	Const. of road of Lora to Tangairi Bagla.	0.200	50,734	2,00,000	100%	5-8-1999	
9.	"	Const. of link road Qazi Maira.	0.300	54,381	3,00,000	100%	30-7-1999	
10.	"	Const. of road Bhirly to Gokina, U.C. Bharray.	0.500	1,03,457	4,89,632	100%	2-8-1999	
		Total :	45,00,000	10,00,534	34,8115			
		Rs. in Mill.	4,500 (M)	1,000 (M)	3,481 (M)			

The works is in progress/completed. If is being executed in accordance with required specification and is found satisfactory.

Signature————
Name————
Designation Assistant Director

Signature————
Name————
Designation Assistant Director

Signature————
Name————
Designation Sub-Engineer

58. *Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister for education be pleased to state whether regional/provincial representation was kept in view while making recruitments in Allama Iqbal Open University since 24-07-1997 if not, its reasons?

Minister for Education: In view of the continuous ban, no recuritments on regular/contract basis was made. However, after uplifting the ban, few academic posts were filled on merit.

In case of the regional Offices in the Province, the posts are filled from the persons of that province.

59. *Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister for education be pleased to state:

(a) the names and father names of students studying in the centres running under Crash Literacy Programme at Dhoke Dhana, Jhandi, Kullian, Uthal and Mallot, district Islamabad;

(b) whether it is a fact that the regular classes are not being held in these centres if so, its reasons and the action taken against the persons concerned; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to close down these centres, if so, when?

Minister for Education: (a) List of the students is at Flag 'A'.

(b) No. regular classes are being held in these centres. Teachers of poor performance have been replaced.

(c) continuation of the centers depends on the performance of teachers and availability of students and funds.

لٹریسی پروگرام سنٹر سکول ڈھوک دانہ پنڈ بیگوال

	نام	ولدیت
۱۔	فہمیدہ بی بی	محمد یعقوب
۲۔	راحیلہ بی بی	محمد یعقوب
۳۔	عبریٰ بی بی	نظیر
۴۔	نازیہ بی بی	محمد یونس
۵۔	شہناز بی بی	محمد مطلوب
۶۔	سعدیہ بی بی	گلفراز
۷۔	ثوبیہ بی بی	محمد مطلوب
۸۔	روبینہ بی بی	محمد مقصود
۹۔	آسیہ بی بی	محمد مقصود
۱۰۔	کبیر خان	محمد مطلوب
۱۱۔	عمر بیگ	چمن بیگ
۱۲۔	نوشین بی بی	عبدالرحمٰن
۱۳۔	سونیہ بی بی	عابد حسین
۱۴۔	نعمان نیاز	نیاز احمد
۱۵۔	فرزانہ بی بی	محمد مقصود
۱۶۔	صباء بی بی	محمد رمضان

دستخط ٹیچر

گلستان بی بی تعلیم میٹرک

لیٹریسی سنٹر بنان ڈانہ سیکٹر بہارہ کہو

	نام	ولدیت
۱۔	صفیہ بی بی	محمد فضل
۲۔	ام النساء	رحمت اللہ
۳۔	ناہید بی بی	محمد فضل
۴۔	ہریرہ بی بی	رحمت اللہ
۵۔	جمال احمد	محمد فضل
۶۔	عمران خان	محمد فضل
۷۔	اقصیٰ	عبدالمتین
۸۔	سائرہ بی بی	اورنگزیب
۹۔	محمد عثمان	محمد شکیل
۱۰۔	نائلہ بی بی	محمد فضل
۱۱۔	فاطمہ بی بی	محمد فضل
۱۲۔	نزاکت بی بی	احمد خان
۱۳۔	شازین اختر	منکت خان

دستخط

نیلوفر عباسی

لٹریسی سنٹر جنڈی

	نام	ولدیت
۱۔	صائمہ بشارت	راجہ بشارت
۲۔	عالیہ بتول	اصغر شاہ
۳۔	زوبیہ بتول	میر افسر شاہ
۴۔	محمد طفیل	صوفی ریاض
۵۔	محمد ذوالفقار	محمد اشرف
۶۔	سائرہ بی بی	چراغ شاہ
۷۔	سہاب شاہ	چراغ شاہ
۸۔	حسین شاہ	میر اصغر شاہ
۹۔	غلام آسیہ	محبوب خان
۱۰۔	ارم شیزادی	صغیر شاہ
۱۱۔	سمیرا جاوید	جاوید اختر
۱۲۔	مسرت اشرف	محمد اشرف
۱۳۔	ابرین بی بی	بشیر شاہ
۱۴۔	بلقیس بی بی	صوفی ریاض
۱۵۔	فوزیہ نذر	نذر محمد
۱۶۔	طاہر شاہ	چراغ شاہ

دستخط

مس انور اورنگ زیب

سنٹر کوچھیراں داخلی کولیاں

	نام	ولدیت
۱۔	نبیل احمد	محمد ملتان
۲۔	عاقب الیاس	محمد الیاس
۳۔	فرخ بی بی	محمد نواز
۴۔	لبنیٰ بی بی	محمد ملتان
۵۔	عدیل بی بی	محمد خالق
۶۔	شبنم بی بی	محمد ملتان
۷۔	راشد محمود	محمد ملتان
۸۔	صائمہ بی بی	محمد ریاض
۹۔	نومیہ بی بی	محمد ریاض
۱۰۔	وہاب احمد	محمد عباد
۱۱۔	ارم بی بی	محمد عباد
۱۲۔	عامر بی بی	محمد ارباب
۱۳۔	رابعہ بی بی	محمد صابر
۱۴۔	صائمہ بی بی	حق نواز
۱۵۔	عالیہ مہناز	محمد مولا

دستخط

بشریٰ شاہین

لٹریسی سنٹر گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول اٹھال۔

	نام	ولدیت
۱۔	فرزانہ سلمان	محمد سلیمان
۲۔	نویدہ	محمد اخلاق
۳۔	راحیلہ	پیراں دتہ
۴۔	ناظمہ	محمد حسین
۵۔	مریم	محمد پرویز
۶۔	صائمہ	عبدالرزاق
۷۔	النساء	شمیم اختر
۸۔	نبی	شمیم اختر
۹۔	ماریہ	ٹکا خان
۱۰۔	سونیا	محمد ذہین
۱۱۔	بابر	محمد طارق
۱۲۔	سعدیہ	محمد نثار
۱۳۔	عاصمہ	گل زرین
۱۴۔	صبیحہ	محمد طارق

دستخط

رابعہ سلطان، تعلیم میٹرک/پی ٹی سی۔

لسٹ برائے طالبات کریش لٹریسی سنٹر ملوٹ ڈھوک راجہ

	نام	ولدیت
۱۔	ناظمہ بی بی	محمد اشرف
۲۔	سلمٰی بی بی	محمد اشرف
۳۔	نازیہ شاہین	غلام مرتضٰی
۴۔	سعدیہ بی بی	غلام مرتضٰی
۵۔	موتیا بی بی	لیاقت
۶۔	سونیلہ بی بی	نزاکت
۷۔	انیلہ بی بی	گل بہار
۸۔	گلفام بی بی	اسلم
۹۔	جابین بی بی	ملک اشرف
۱۰۔	نسیبہ بی بی	ملک اشرف
۱۱۔	سونیہ بی بی	رفاقت
۱۲۔	سونیہ بی بی	رفاقت
۱۳۔	شاہین بی بی	نزیر
۱۴۔	کلثوم بی بی	اسلم

دستخط انچارج معلمہ

زاہدہ پروین

لیٹریسی سنٹر ڈھوک ملوٹ

	نام	ولدیت
۱۔	عاصمہ بی بی	محمد ریاض
۲۔	ناظمہ بی بی	محمد ریاض
۳۔	نعیم بی بی	محمد ریاض
۴۔	نورین بی بی	محمد ریاض
۵۔	نعیم بی بی	محمد ریاض
۶۔	محمد عثمان کیانی	محمد ریاض
۷۔	زرمین بی بی	محمد رزاق
۸۔	صاعقہ بی بی	محمد رزاق
۹۔	نومان کیانی	محمد صادق
۱۰۔	کامران کیانی	محمد اختر
۱۱۔	سارہ بی بی	محمد مختار
۱۲۔	سمیرا بی بی	محمد مختار
۱۳۔	عبداللہ	محمد مختار
۱۴۔	عامرہ بی بی	اشتیاق
۱۵۔	آسیہ	گل ریز
۱۶۔	مسونیہ	محمد اختر

دستخط

رخسانہ پروین

کریش لیٹریسی سنٹر ملوٹ ڈھوک سیدان ملوٹ

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت
۱۔	رابعہ بی بی	خلیل
۲۔	نازش بی بی	خلیل
۳۔	نیر سلطانہ	محمد شتاب
۴۔	عقیل کیانی	محمد کوثر
۵۔	فلک نار	نثار احمد
۶۔	شہباز کیانی	نثار احمد
۷۔	سدرہ بی بی	منگتا خان
۸۔	سعدیہ بی بی	کرامت شاہ
۹۔	عطیہ بی بی	کرامت شاہ
۱۰۔	یاسر محمود	محمد شتاب
۱۱۔	امبرین بی بی	محمد شتاب
۱۲۔	مریم بی بی	افتخار شاہ
۱۳۔	قمر شاہ	افتخار شاہ
۱۴۔	ابرار شاہ	افتخار شاہ
۱۵۔	عاطف رضا	طاہر شاہ
۱۶۔	نوشابہ مریم	محمد کوثر
۱۷۔	خلیل الرحمن	محمد کوثر

۱۸۔	رمیش بی بی	سلیم کیانی
۱۹۔	شعیب کیانی	سلیم کیانی
۲۰۔	اسد محمود	محمد شناب

دستخط

زید شاہین

کریش لٹریسی سنٹر سیکٹر بھارہ کہو اسلام آباد

	نام طالب علم	ولدیت
۱۔	نادیہ بی بی	صابر احمد
۲۔	وادیہ بی بی	صابر احمد
۳۔	عالیہ بی بی	ریاضم عباسی
۴۔	آسیہ بی بی	اخلاق احمد
۵۔	شبانہ کوثر	اخلاق احمد
۶۔	صائمہ بی بی	ممتاز کیانی
۷۔	مہوش بی بی	ممتاز کیانی
۸۔	صاعقہ بی بی	فیاض احمد
۹۔	شائستہ بی بی	ظفر احمد
۱۰۔	نزہت بی بی	محمد ریاست
۱۱۔	ماریہ بی بی	گشتاسب محمد
۱۲۔	عائشہ بی بی	شوکت احمد

۱۳- وقاص علی ممتاز کیانی

۱۴- توقیر کیانی منیر کیانی

۱۵- کبیر کیانی منیر کیانی

دستخط

مس نصرت

60. *Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number and locations of Cadet Colleges in the country, indicating also, the number of students studying therein;

(b) whether it is a fact that the approval for the Establishment of a cadet college in Sialkot was accorded about three years back, if so, the reasons for not establishing it so far and the time by which it will be established ?

Minister for Education: (a) Eight (Copy enclsoed). Cadet Colleges are not under the administrative control fo the Ministry of Education. Therefore, Ministry of Education is not able to give any reply regarding number of students.

(b) Establishing Cadet Colleges in the province is the responsibility of the provincial government , therefore Ministry of Education is unable to give its reply.

NUMBER AND LOCATIONS OF CADET COLLEGES IN THE COUNTRY

S.No.	Name of Institution	Location

1.	Cadet College, Larkana	Sindh
2.	Cadet College Sanghar.	- do -
3.	Cadet College, Petaro.	- do-
4.	Pakistan Steel Cadet College, Karachi	- do -
5.	Cadet College, Hasanabdal	Punjab
6.	Cadet College, Mastung	Balochistan
7.	Cadet College, Razmak	- do -
8.	Pak Scout Cadet College, Batrasi	NWFP.

61 . ***Syed Muhammad Jawad Hadi:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether a decision has been taken to provide telephone facility to the villages of Upper Kurram Agency; if so its detials ?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Yes, the following villages of Upper Kurram Agency will be provided Telephone facility:-

(i)	Borki	200 lines
(ii)	Trimangal	400 lines
(iii)	Upper Kirman	400 lines.
(iv)	Shalozan	200 lines.

62. ***Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the National Highway Authority has recently started a new project titled, "Improvement of N-70 Qilla Saifullah-D.G. Khan-Multan road", if so, the total estimated cost of the

project, funds allocated during the current financial years for the project and the time by which it will be completed?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Yes, NHA has taken up a project for improvement and widening of N-70 Qilasaifullah D.G. Khan-Multan. The estimated cost of the project is Rs.8.9 billion. A lumpsum allocation of Rs. 650 million has been made in PSDP 1999-2000 for four projects under P.M. directive. Out of Rs.650 million, Rs.170 million will be provided for N-70 in Baluchistan. Work is going to start by the end of 1999 and is expected to be completed within three years subejct to the allocation of adequate funds.

63. ***Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the National Highway Authority has recently started a new project titled "Improvement of N-65 Dera Allah Yar to Nautal", if so, the total estimated cost of the project, funds allocated during the current financial year for the project and the time by which it will be completed?

Raja Nadir Pervez Khan: Yes, NHA has taken up a project for the improvement of N-65 from Dera Allah Yar to Natal (65 kms) with an estimated cost of Rs. 689 million design of the project has been completed and tenders are expected to be issued in the 3rd week of September. The work is expected to start by the end of November 1999 and will be completed within three years. Out of lumpsum allocation of Rs.650 million

for four new project, Rs.200 million has been allocated for Dera Allah Yar to Natal section of N-65.

64. ***Mr. Sadaqat Ali Jatoi:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that PTCL has recently increased the rates of its service i.e. line rent, local call charges, telephone installation charges etc., if so, its details ?

Raja Nadir Pervaiz Khan: (a) As per approval from PTA, PTCL introduced some increases and decreases in telephone charges effective 01st July 1999.

	Old Rates (ex.CED)	New Rates (ex. CED)
Installation	4,150	4,390
Line Rent	144	204
Local Call	1.40	1.83
NWD (e.g LH-KR)	22.85	18.26

(b) The Government reduced Central Excise Duty on telephone charges from 25% to 15% on submission and requests made by PTCL.

65. ***Haji Javed Iqbal Abbasi:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that foundation stones were laid for telephone exchanges in different parts of NA-12 on August 2 and 3, 1999, if so, the names of such places indicating also the

capacity of the exchanges to be installed there?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Yes, the foundation stones were laid in following exchanges of NA-12 on August 2, 1999.

(i)	Ghandian/Ghamawan	=	200 lines.
(ii)	Massa Gojri	=	300 lines.

66. *Haji Javed Iqbal Abbasi: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number of sanctioned posts of Principals in BPS-20 and BPS-19 Headmasters in BPS-18 and Deputy Headmasters in BPS-17 in Colleges/Schools under the control of Federal Directorate of Education, Islamabad, indicating also, the number posts laying vacant at present, separately, and the reasons for not filling these posts so far; and

(b) the time by which these posts will be filled in and the number of posts to be filled in by promotion and recruitment, separately/

Minister for Education: (a) (i) The requisite information is as under :-

S. No.	Name of Post	Sanctioned	Filled	Vacant		Reasons
				Promotion	Direct	
1	2	3	4	5	6	7
	F.G. Schools (Female)					
1.	Principal (B-20)	1	1	—	—	—
2.	Principal (B-19)	11	11	—	—	—
3.	Headmistress (B-18)	27	11	10	6	(i) NOC received for 10 posts and cases are under process. (ii) NOC is awaited for 6 posts.

4.	Dy. Headmistress (B-17)	29	21	3	5	(i) N.O.C. received against 3 posts and cases are under process. (ii) N.O.C. is awaited for 5 posts.

F.G. Schools (Male)

1.	Principal (B-20)	1	--	1	—	The promotion to the post is held up for finalization of disciplinary proceedings against the senior most person in the panel.
2.	Principal (B-19)	13	12	1	—	Lien post. Vacant due to posting of Mr. Sarfraz Ahmed Raja as Director (Schools) FDE.
3.	Headmaster (B-18)	29	19	3	7	The cases are under process.
4.	Dy. Headmaster (B-17)	22	20	—	2	—do—

F. G. COLLEGES

(II) As per Rules, the post of Principal in F.G. Colleges Islamabad is appointed by posting/transfer of the Senior most incumbent of the posts of professor (B-20) and Associate Professor (B-19). All 7 (4 Male and 3 Female) posts of Principals/Prof. have been filled accordingly.

ISLAMABAD COLLEGES

(iii) As per Rules, the charge of Principal in Islamabad Model College is given to the senior most incumbents of the posts of Professors (BPS-20) and Associate Professor (BPS-19). The 14 posts (7 Male and 7 Female) of Principals have been filled accordingly.

(b) The vacancies meant for promotion and direct recuriment will be filled after completion of necessary formalities as per rules/procedure and necessary approval of appropriate competent forum as explained in a (i) above.

67. ***Syed Qasim Shah:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the total length of the road being constructed from Mansehra to Naran, Bata Kundi;

(b) the estimated cost of this road and whether the entire amount of funds has been released to the FWO; and

(c) the authority which will compensate the people whose landed property has come under this road indicating also the time by which this payment will be made and the criterion to be adopted in this regard?

Raja Nadir Pervaiz Khan: (a) The total length of road being constructed to Naran is 132 Km and Naran to Bala Kundi is 10 Km. However, the project length is from Mansehra to Jalkhad, i.e., 170 Km.

(b) the estimated cost of this project is Rs. 3294 million. An amount of Rs. 376 million has been paid to M/s FWO for the actual work done. The allocation for the year 1999-2000 is Rs. 1400 million.

(c) National Highway Authority will compensate the people whose landed property comes under this road. The assessment is done by the National Highway Authority in association with the local District Administrtion is accordance with Land Acquisition Act, 1994.

68. ***Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the total estimated cost of

Ratodero/Shahdadkot-Khuzdar Road Project, expenditure incurred on its and the percentage of work completed upto 30-6-99;

(b) the funds allocated for the project during 1998-99 and the amount spent on it during that year;

(c) the funds required as on 1st July, 1999 to complete the project and funds allocated for the project for the year 1999-2000; and

(d) the time by which the project is scheduled to be completed?

Raja Nadir Pervaiz Khan: (a) The total estimated cost of Ratodero-Shahdadkot-Khuzdar (243 km) road project is Rs. 5480 million, expenditure incurred, on the two ongoing projects (99 km) is Rs.679 million and 54% is the progress upto 30-6-1999 of the ongoing projects.

(b) The funds allocated for the ongoing projects during 1998-99 were Rs. 280 million and the amount spent on it during that year is Rs.280 million.

(c) The funds required as on 1st July, 1999 to complete the ongoing project is Rs. 634 million and funds allocated for the ongoing projects for the year 1999-2000 is Rs.480 million.

(d) The following ongoing projects are scheduled to be completed by June,2000:-

(i) Ratodero-Shahdadkot-Quobo Saeed Khan (64 km).

(i) Khuzdar-Khori (35 km).

Work on the remaining lenght can be started on availability of funds.

خواجہ قطب الدین: جناب! کراچی میں strike پر speeches ابھی ختم نہیں ہوئی تھیں، کل ہماری طرف سے رجوانہ صاحب نے تقریر کی تھی اور اس کے بعد تاثر یہ تھا کہ وہ debate آج بھی چلے گی۔

جناب چیئرمین: آج وہ نہیں چلی۔ بعد میں دیکھا جائے گا۔ فی الحال ہم بلوچستان پر بات کر رہے ہیں۔

خواجہ قطب الدین: ابھی وقت ہے، start کر دیں آپ۔

FURTHER DISCUSSION ON ADJOURNMENT MOTION. Re: THE LAW AND ORDER SITUATION IN BALOCHISTAN WITH PARTICULAR REFERENCE TO THE ROLE OF F.C.

جناب چیئرمین: بہرحال! اس وقت بلوچستان کی بات ہو رہی ہے۔ Let us take up this issue because they were keen to take it up, so why not?

جناب محمد طاہر بزنجو: جناب چیئرمین! ہمارے ملک کی نصف صدی کی تاریخ میں میری رائے میں جمہوریت کی مٹی اتنی پلید کی گئی ہے کہ اس کی نظیر اور مثال کم از کم South Asia کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ احتجاج کرنا، اختلاف رائے کا اظہار کرنا، جلسے اور جلوس organize کرنا ہر ایک کا جمہوری حق ہے اور بلوچستان کے حوالے سے اگر ہم اپنی اس ۵۲ سال کی سیاسی تاریخ کو دیکھیں تو جب بھی بلوچستان کے عوام نے اپنے اس حق کو استعمال کرنے کی کوشش کی تو ان پر ظلم اور زیادتی کی انتہا کی گئی۔ fifties میں جب بلوچستان کے عوام نے اپنے اس جمہوری حق کو استعمال کیا تو ان کا قتل عام کیا گیا۔ sixties میں جناب

چیئرمین! یہ عمل پھر دہرایا گیا۔ سکھر اور حیدرآباد کی جیلوں میں سات بلوچوں کو پھانسی پر چڑھایا گیا۔ جو کسر رہ گئی تھی، seventies میں جمہوریت کے روح رواں مرحوم ذوالفقارعلی بھٹو نے وہ کسر پوری کر دی نہ صرف پوری کر دی گئی جناب چیئرمین بلکہ ایک بدقسمتی کی بات ہے کہ ہم نہ دوسروں کے تجربات سے استفادہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور نہ ہی اپنی غلطیوں سے۔ جو شخص مشرقی پاکستان اور بلوچستان میں متواتر قتل عام میں شامل رہا، یعنی افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ ہماری اس وقت کی سب سے جو بڑی پارٹی تھی، اس نے اس کو مشرقی پاکستان اور بلوچستان میں اس کی تاریخی خدمات کے عوض اپنا مرکزی جنرل سیکرٹری تک بنایا۔

جناب چیئرمین! اب میں جو کچھ کہنے جا رہا ہوں، وہ میں جذبات میں آ کر نہیں کہہ رہا ہوں۔ تاریخ تلخ ہوتی ہے۔ میں جناب آپ کو یقین اور وثوق سے کہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں چند ایک سیاسی لیڈروں کو چھوڑ کر، صرف چند ایک گنتی کے سیاسی لیڈروں کو چھوڑ کر باقی جتنے بھی سیاستدان ہیں، ہم ان لوگوں کو چھوڑتے ہیں، ان سب کے ہاتھ ہم بلوچیوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں -یہ عمل مسلسل دہرایا گیا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر تو حیرانی ہوتی ہے کہ آج وہی لوگ جمہوریت کی بات کرتے ہیں، انسانی اقدار کی بات کرتے ہیں، human rights کی بات کرتے ہیں، اس کے احترام کی بات کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سب کچھ سن کر انسان تو کیا، شیطان اور ابلیس کو بھی ہنسی آتی ہو گی۔

جناب چیئرمین! FC کا رویہ کوسٹ گارڈ کا رویہ، جس کے بارے میں جالب صاحب نے اظہار خیال کیا، آپ بھی گواہ ہوں گے، اس ایوان کا ہر ممبر اس بات کا گواہ ہو گا کہ ہم مسلسل اور متواتر ان کا جو مخاصمانہ رویہ ہے یا جو ان کی ذمہ داریاں ہیں، ان سے ہٹ کر یہ جو زیادتیاں کرتے رہتے ہیں، ہم اس کی طرف اس ایوان کی توجہ مبذول کرواتے رہے ہیں۔ ہم نے ذاتی طور پر کئی دفعہ وزیر داخلہ صاحب سے بھی اس

بارے میں بات کی ہے کہ آپ ان کو ان کی حدود میں رکھیں۔ جس طرح میرے محترم دوست نے کہا کہ تھانہ سراب کا واقعہ' یہ جناب والا! پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ کوئی ڈھائی سال قبل اواران کے مقام پر' جو کہ ایک ہزار یا پندرہ سو کی آبادی کا شہر ہے' وہاں پر کسی سرکاری ملازم کے ٹرانسفر کے سلسلہ میں ایک پرامن احتجاج کرنے والوں پر بھی حملہ کیا گیا اور کوئی پانچ چھ آدمی وہاں پر شہید ہوئے اور درجنوں زخمی ہوئے۔ ابھی کل ہی کی بات ہے کہ اس ایوان میں بھی اس کا ذکر ہوا تھا کہ ہمارا اس وقت کا جو چیف جسٹس تھا' امیر الملک مینگل' وہ کوئٹہ سے اپنے گھر نوشکے جا رہا تھا جو کوئٹہ سے ایک گھنٹہ کے فاصلے پر ہے' تو نوشکے کے قریب چیف جسٹس کی جتنی بھی بے عزتی کی گئی وہ کی گئی اور اسی طرح آج یہ واقعہ بھی ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! ہمارا مطالبہ ہے کہ جو بھی اس واقعے میں ملوث ہے' چاہے وہ انتظامیہ سے تعلق رکھتے ہیں' چاہے وہ آپ کے FC سے تعلق رکھتے ہیں' چاہے وہ کوئی بھی ہو' ان کو سخت سے سخت سزا دی جائے اور اس بات کی انکوائری ہائی کورٹ کے کسی جج سے کرائی جائے۔

جناب چیئرمین: اب وقت تھوڑا ہے' آپ wind up کر لیں کیونکہ بہت سارے لوگ بولنا چاہ رہے ہیں۔

جناب محمد طاہر بزنجو: جناب والا! دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں' وہ یہ ہے کہ اس پلیٹ فارم سے ہم اپنے لوگوں کو' بلوچستان کے عوام کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہماری بلوچستان نیشنل پارٹی' چاہے حکومت میں ہو یا نہ ہو' ہم پارلیمنٹ میں موجود ہوں یا پارلیمنٹ سے باہر' ہم ان کو کسی صورت میں تنہا نہیں چھوڑیں گے اور بلوچستان کے سیاسی' اقتصادی' آئینی' تہذیبی' قانونی اور جمہوری حقوق کے لئے روز اول کی طرح آئندہ بھی جدوجہد کرتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین: جی جناب خدائے نور صاحب۔

جناب چیئرمین۔ اب پانچ پانچ منٹ سب کو ملیں گے۔

جناب خدائے نور۔ جہاں تک بلوچستان میں ایف ۔ سی کا تعلق ہے ---

جناب چیئرمین۔ چلیں ۵ کا ۷ منٹ کر لیں لیکن اتنا تو نہ کریں کہ باقیوں کو موقع نہ ملے۔ آپ سب بات کرنا چاہتے ہیں ۔ آپ سب بھائی ہیں۔ why not give everybody a chance. کیا فرق پڑتا ہے سوا بارہ بجے ہیں۔ ایک گھنٹہ ہمارے پاس اور ہے ۔سب کچھ ہو سکتا ہے ۔لیکن اگر یہ ہو سارے کہیں کہ ہم نے ۱۰ منٹ بولنا ہے تو پھر کچھ نہیں ہوگا ۔پانچ منٹ میں allow کرتا ہوں ۔ آپ کو چلیں ۷ منٹ ' جی جناب۔

جناب خدائے نور۔ جہاں تک بلوچستان میں ایف سی کوسٹ گارڈ کا تعلق ہے۔ آئے دن ان کے ظلم ان کی بربریت کے خلاف اسمبلی میں بھی تقاریر کی ہیں۔قرار دادیں بھی پاس ہوتی رہیں۔ سیاسی پارٹیوں کی طرف سے بھی مذمتی بیان آتے رہے لیکن نہ تو وہاں کی صوبائی حکومت پر اور نہ وفاقی حکومت پر کوئی اثر ہوا۔ ہر جگہ پر through out بلوچستان میں لاشیں پڑی رہتی ہیں۔جیسے حبیب جالب صاحب نے کہا ژوب میں ہو، مکران ڈوثرن میں ہو، سوئی میں ہو اور ابھی جو حال ہی کا واقعہ سوراب کا ہوا یعنی یہ تو بہت قابل مذمت ہے۔ جناب چیئرمین! پھر وہاں کے ڈپٹی کمشنر کا پریس نوٹ جاری ہوا۔ اس پر سخت افسوس ہوا اور اگر اس کی مذمت نہ کی جائے تو میں کہتا ہوں کہ یہ بلوچستانیوں کے ساتھ بہت زیادتی ہوگی کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ژوب میں ایف سی نے اپنے defence میں گولیاں چلائیں کہ انہوں نے road block کیے تھے ۔جناب چیئرمین! ہڑتالیں ہوتی ہیں، جلوس نکلتے ہیں، روڈ بلاک ہوتی رہی ہیں لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انہوں نے روڈ بلاک کیے اور آپ ان کے سینوں پر گولیاں برسائیں۔یہ کبھی نہیں ہوا اور جیسے ابھی حبیب جالب صاحب نے کہا کہ کسی سے نہیں پوچھا جاتا ۔ حالانکہ ایسے معاملے میں وہاں کا مجسٹریٹ ان کے ساتھ ہوتا ہے ۔ مجسٹریٹ آرڈر دیتا

ہے کہ ان کے اوپر فائر کرو تاکہ یہ منتشر ہو جائیں۔ بغیر کسی مجسٹریٹ کے وہاں پانچ آدمی مرے۔

جناب چیئرمین! سوئی میں ایک نئی فورس بھی حال ہی میں بنائی گئی ہے۔ ڈیفنس سکیورٹی فورس، یہاں پہلے ایف سی تھی اب ایف سی کی جگہ انہوں نے لے لی ہے۔ جناب چیئرمین! بغیر کسی جواز کے انہوں نے گولی چلائی اور مزے کی بات تو یہ ہے کہ ۴ بگٹی بھی زخمی ہوئے اور ایک ان کا ایم آئی ملٹری انٹیلیجنس کا حوالدار انہی کی گولیوں سے زخمی ہوا۔ اس کی گردن میں گولی لگی ہے۔ جب اس کا پوسٹ مارٹم ہوا اور اس کی گردن سے گولی نکالی گئی تو وہ وہی گولی تھی جو سکیورٹی فورس کے پاس تھی۔ ان سے جب کہا گیا کہ آپ نے کیوں گولی چلائی تو کہتے ہیں کہ یہ اختیار ہمیں حاصل ہے۔ جناب چیئرمین! بلوچستان میں ایسی ایجنسیوں کو، ایسے اداروں کو شتر بے مہار کی طرح اجازت دے رکھی ہے اور وہاں انہوں نے بلوچستانیوں کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔

وفاقی حکومت سے ہم پھر گزارش کریں گے کہ یہ ادارہ آپ کا ہے۔ یہ وفاق کا ہے۔ ان کو آپ کنٹرول کریں۔ بیگناہ لوگوں کو نہ ماریں۔ بیگناہ لوگوں کو مارا جا رہا ہے اور کوئی نہیں پوچھتا۔ میں اگر یہاں پر کہوں کہ میں وہاں کی صوبائی حکومت کی بھی مذمت کرتا ہوں۔ اگر اس میں تھوڑا سا بھی ضمیر ہوتا تو میں کہتا ہوں کہ وہاں پر ہمارے جو نمائندے بیٹھے ہیں، جو elect ہو کر آئے ہیں وہ اسی دن مستعفی ہو کر باہر آ جاتے تو ہم دیکھتے کہ یہ معاملہ کہاں تک پہنچتا۔ صرف بیانات دینے سے، قرار داد پیش کرنے سے یہ کام نہیں بنے گا۔ میں وفاقی حکومت سے کہوں گا اور خاص طور پر یہ interior کے تابع ہے کہ خدارا ان کو قابو کریں۔ ان کو ہر جگہ استعمال نہ کریں۔ ان کو جلوسوں اور جلسوں کو منتشر کرنے کے لئے استعمال نہ کریں۔ میری یہی مختصراً آپ کے توسط سے گزارشات تھیں۔ میں وٹو صاحب سے یہ کہوں گا کہ یہ بات وہاں تک پہنچائی جائے کہ ان کو قابو میں رکھا جائے اور بے گناہ لوگوں کا خون نہ بہایا جائے۔

شکریہ -

جناب چیئرمین-خواجہ قطب الدین صاحب- پانچ منٹ جی -

خواجہ قطب الدین - جناب چیئرمین ! بلوچستان کے مسائل پر بحث ہو رہی ہے اور مجھے اس بات کا بھی خیال ہے کہ یہاں جو بلوچستان کا کیس صرف بلوچستان کے سینیٹرز پیش کر رہے ہیں اور باقی ہال میں سے فی الحال کوئی بھی بلوچستان کا کیس پیش نہیں کر رہا - چونکہ بلوچستان پاکستان ہے اور میں بھی ایک پاکستانی ہوں اور یہ محسوس کرتا ہوں کہ بلوچستان کا جو کیس ہے اسے ہر پاکستانی کو ، ہر سینیٹر اور ایم این اے کو لڑنا چاہیئے' represent کرنا چاہیئے۔

اگر آپ دیکھیں اور چاروں صوبوں میں analysis کریں تو it is the least developed Province. آپ اکثر سنتے ہیں کہ اس طرف سے اور ادھر سے جتنے بھی ہمارے بلوچی بھائی ہیں - وہ بار بار یہ کہتے ہیں کہ ان کا حق نہیں مل رہا - آخر یہ کیا وجہ ہے؟ جب ہم سب بیٹھ کر یہ فیصلہ کرتے ہیں ، پلاننگ کرتے ہیں - کیوں نہ ایسے علاقوں کے لئے زیادہ allocation کریں تاکہ وہ بھی دوسرے صوبوں کے development level کے برابر آئے - ہمارا یہ وہ صوبہ ہے میں تمام صوبوں سے زیادہ' سب سے زیادہ potential اس میں development کا ہے - اس کے agricultural resources, mineral resources, کو develop کریں - اس کی جغرافیائی صورتحال کو دیکھتے ہوئے ports اور highways کو اگر ہم develop کریں تو ہمارے پاکستان کی ٹریڈ میں ترقی اتنی تیزی سے بڑھے گی کہ جو شاید تمام پلانر جو estimate کر رہے ہیں وہ سب حیران رہ جائیں گے -

بات جب law and order پر آتی ہے ' We have been discussing this yesterday also اور پہلے بھی کئی بار اخباروں میں بھی آ چکا ہے اور اس پوائنٹ کو raise کیا جا چکا ہے - یہ جو ایجنسیز F.C, coast guards وغیرہ ہیں ' ان کو کنٹرول

کرنے کی ضرورت ہے - یہ تمام ایجنسیز ملک اور لوگوں کی خدمت کے لئے ہیں نہ کہ ان کی repression اور exploitation کے لئے ہیں۔ جب اتنے معزز سینیٹرز بار بار اس چیز کی نشاندہی کر رہے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کا یہ فرض ہے کہ فوری طور پر اس کے اوپر ایکشن لیا جائے کیونکہ یہ بنیادی انسانی حقوق کا سوال بن جاتا ہے ، liberties کا سوال بن جاتا ہے - ہم جب کہتے ہیں کہ ہم ایک آزاد قوم ہیں - ہم نے آزادی حاصل کی ہے - then the question arises are we truly the independent?Are we truly free? صحیح freedom ہے یا نہیں - چند ایجنسیز کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کو subjugate کرکے رکھنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح چیز نہیں ہے -

اس وقت بلوچستان کے بہت بڑے مسائل میں پانی کا مسئلہ ہے جو شاید دوسرے لوگ جانتے ضرور ہوں گے لیکن شاید raise اس کو نہیں کیا - پاکستان میں سب سے severe اگر کوئی مسئلہ پیش آئے گا تو وہ بلوچستان میں پانی کا آئے گا - کوئٹہ اس وقت short of resources ہے - بلوچستان میں کئی کئی dams کی تجاویز بنا کر وفاقی حکومت کو پیش کی جا چکی ہیں لیکن ان کے لئے بہت ہی کم allocation ہے - ابھی پتہ چلا کہ about half of billion rupees have been allocated but that would only be the submission for once again conducting the feasibility studies وغیرہ ، جتنا بھی پیسہ allocate کیا گیا to find ground water resources وہ صرف feasibility کی نظر ہوگیا - گراؤنڈ کے اوپر کوئی پروجیکٹ وہاں خاطر خواہ نہیں چلا - وہاں اتنا potential ہے کہ coal کو exploit کر کے coal based power plant وہاں لگائے جائیں - power and water کی shortage ہے - infrastructure facilities کی shortage ہے -

میں ابھی کوئٹہ گیا تھا اور مجھے دیکھ کر let me tell you Mr. Chairman, I

was really surprised by the condition that I saw وہاں شہر خود بخود develop ہو رہا ہے - کوئی planning نہیں ہے - کوئی ایڈمنسٹریشن نہیں ہے - ایسا لگتا ہے کہ وہاں کی ایڈمنسٹریشن helpless ہے - اب انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کی بات یہ سن لیں کہ billions of rupees کی investment کرنے کے لئے industrialist وہاں پہنچے ہوئے ہیں لیکن وہاں ان کو سہولیات نہیں دی جاتیں - ایک tin plant لگنے کے لئے اتنی مصیبت ہوئی ہے- ساڑھے تین بلین کا تقریباً وہ پلانٹ لگا لیکن بڑی مشکل سے، آج بھی وہ octroi کے مسئلوں میں پھنسا ہوا ہے-

جناب ایک اور ساڑھے پانچ بلین کا acrylic plant ہے جو بلوچستان میں لگنا ہے - اس کی بلڈنگ تیار ہے - مشینری ساڑھے تین کروڑ کی پورٹ پر سڑ رہی ہے - وہ اس وجہ سے سڑ رہی ہے کہ جس وقت ہم نے نیوکلیئر ٹیسٹ کیا تھا this was being financed by ISP under the World Bank تو economic sanctions کی وجہ سے وہ funding رک گئی - اب وہ sanctions ease ہو گئی ہیں - اب وہ یہ چاہ رہے ہیں کہ وہ پلانٹ وہاں لگے تو ہزاروں کی تعداد میں وہاں job opportunities ہوں گی - سندھ پلانٹ کی وجہ سے food processing industry بڑھے گی اور within 2, 3 years ایک بلین ڈالر کی fruit export from Balochistan ہو سکتی ہے - اس تمام potential کو دیکھتے ہوئے بھی اگر ہم اس کو نظرانداز کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ناانصافی ہوگی- جب ہم یہاں کہتے ہیں کہ سینیٹ سب کا نمائندہ ہے تو ہم سب کا فرض ہے کہ ہم بلوچستان کا کیس لڑیں، لڑتے جائیں اور اس وقت تک لڑیں جب تک کہ ان کے تمام جائز مطالبات accept نہیں ہوتے یا ان کی تلافی نہیں ہوتی- بہت شکریہ-

جناب چیئرمین- اکرم شاہ صاحب-

جناب اکرم شاہ خان- جناب چیئرمین! ہماری بھی عجب مجبوری ہے کہ اتنا

لمبا ایجنڈا ہے اور آپ نے آخر میں پانچ پانچ منٹ مقرر کر دیئے۔ چونکہ سندھ پر بھی debate ختم نہیں ہوئی اور انہوں نے wind up کرنا ہے اور یہ سارے ایک دوسرے سے ملتے جلتے مسائل ہیں تو میں کوشش کروں گا کہ اپنے مسئلے کے ساتھ ساتھ سندھ اور ان تمام مسائل پر بات ہو جائے۔

جناب چیئرمین! اکیسویں صدی شروع ہونے والی ہے، بیسویں صدی کا اختتام ہے۔ دنیا سے نوآبادیاتی نظام ختم ہو چکا ہے، تمام قومیں آزاد ہیں لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے ملک میں آج بھی پشتون، بلوچ، سندھی، سرائیکی، مہاجر بدترین غلامی سے دوچار ہیں۔ جناب والا! نہ تو ہم نے پچھلے پچاس سالوں میں قومی حقوق حاصل کئے ہیں اور نہ ہی یہاں عوام کو جمہوری رائے رکھنے کا حق دیا گیا ہے۔ جناب والا! ایک طرف کراچی میں دفعہ 144 کی خلاف ورزی پر حکومت نے اتنا شدید ردعمل ظاہر کیا اور دوسری طرف بار بار اس ملک کے آئین کو اٹھا کر پھینک دیا گیا لیکن ان لوگوں کو آج بھی ہیرو سمجھا جاتا ہے۔ ہم نواز شریف صاحب سے کس بات کی شکایت کریں، وہ قانون کے اتنے پاسدار ہیں کہ کراچی میں دفعہ 144 لگی ہوئی ہے، لہذا، کسی کو جلسہ جلوس نہیں کرنے دیں گے۔ اگر کوئی جلسہ جلوس کرے گا تو ممبر پارلیمنٹ بھی گرفتار ہوں گے، خواتین بھی گرفتار ہوں گی، ان کو مارا پیٹا جائے گا، تشدد کیا جائے گا لیکن دوسری طرف میاں نواز شریف صاحب اس شخص کو اپنا ہیرو سمجھتے ہیں جس نے گیارہ سال تک اس ملک کے آئین کو ردی کی ٹوکری میں پھینکے رکھا۔ گیارہ سال تک اس نے اس ملک کے آئین کو معطل رکھا اور میاں نواز شریف اس کو اپنا ہیرو سمجھتے ہیں لیکن آج کل قانون کے اتنے پاسدار ہیں کہ چونکہ کراچی میں دفعہ 144 لگی ہوئی ہے تو بلوچستان سے محمود خان اچکزئی، سردار عطا اللہ خان مینگل، اکبر بگتی کے سندھ میں داخلے پر پابندی ہے۔ پختونخواہ صوبے سے فلاں فلاں لیڈروں پر پابندی ہے کہ وہ کراچی اور سندھ میں داخل نہ ہوں کیونکہ کراچی میں دفعہ 144 لگی ہوئی ہے۔ یہ ہمارا معیار ہے۔

یہاں پر ہم ایف سی یعنی فرنٹیئر کانسٹیبلری کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ ایک ریاستی ادارہ ہے۔ پولیس اور فوج کی طرح ایک نیم فوجی ادارہ ہے۔ بات ایف سی کی نہیں ہے۔ بات یہ ہے جناب چیئرمین! کہ ان علاقوں پر، ان قوموں پر اپنی حکمرانی، اپنا تسلط اور وہاں کے عوام کو اور قوموں کو یہ احساس دلانا کہ آپ آزاد نہیں ہیں۔ جیساکہ حبیب جالب صاحب نے بیان کیا۔ سُراب انتہائی چھوٹا سا شہر ہے۔ وہاں پر ایک نائب تحصیلدار کے خلاف لوگوں کا ایک احتجاج تھا۔ ان کی کل تعداد ۱۰۰، ۱۵۰ تھی۔ اس پر فائرنگ کر دی جاتی ہے۔ اس میں ۵، ۶ آدمی شہید ہوتے ہیں۔ ۱۵، ۲۰ زخمی ہوتے ہیں لیکن ہمارے ملک میں کوئی اس پر نہ ردعمل ہوتا ہے نہ reaction ہوتا ہے۔ جیسے وہاں پر بھیڑ بکریوں پر گولی چلائی گئی ہے اور کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ہمارے پریس میں کچھ نہیں چھپا۔

جناب چیئرمین! مہمند ایجنسی میں پچھلے کئی مہینوں سے لشکرکشی ہو رہی ہے۔ وہاں پر انہوں نے تمام فورسز بھیجی ہوئی ہیں۔ تو یہ ایسی بات نہیں ہے کہ وہ سادہ ایف سی ہے۔ ایف سی تو ہماری ریاست کا ایک ادارہ ہے۔ جس کو آج ہم پر جبر کا ایک ادارہ بنا دیا گیا ہے لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ سندھ میں یہی ہو رہا ہے۔ سندھ میں اسمبلی کی موجودگی کے باوجود اسمبلی حکومت نہیں بنا سکتی۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ وہاں پرمسلم لیگ کی حکومت نہیں بن رہی۔ یعنی کہ سندھ اسمبلی سے اس وقت جتنے ممبران ہیں وہ حکومت نہیں بنا سکتے ہیں کیوں نہیں بنا سکتے ہیں، اس لئے کہ وہاں پر مسلم لیگ کی حکومت نہیں بن رہی ہے۔ لہٰذا وہاں کی اسمبلی معطل کر دی گئی اور یہاں سے وائسرائے کے ذریعے سندھ کو کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ ہمارے صوبے میں مسلم لیگ کی حکومت ہے۔ وہاں کی اسمبلی نے، وہاں کی کابینہ نے، وہاں کے چیف منسٹر نے باقاعدہ condemn کیا ہے کہ ہمارے صوبے کے ان رہنماؤں کے سندھ میں داخلے پر پابندی لگائی گئی ہے روکا گیا ہے۔ ہم اس بات کو غوث علی شاہ کے پاس اٹھائیں گے کہ اگر

آپ ہمارے صوبے کے لیڈران کو سندھ میں نہیں جانے دیں گے تو کل ہم سندھ کے کسی سرکاری عہدیدار کو بھی اپنے صوبے میں نہیں آنے دیں گے۔

جناب چیئرمین! کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آج ہم پختون، بلوچ، فرنٹیئر، بدترین غلامی کا احساس کر رہے ہیں۔ اس ملک کے عوام بدترین گھٹن کا شکار ہیں۔ پہلے تھوڑا بہت پردہ ہوتا تھا اسلام کے نام پر، پاکستان کے نام پر، بھائی چارے کے نام پر، لیکن اب ان تمام پردوں کو بیچ سے ہٹا دیا گیا ہے۔ آج واحد یہاں پر پنجابی سلطنت بنا دی گئی ہے۔ جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسے حالات میں موجودہ حکومت کا رہنا اس ملک کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ موجودہ حکومت مکمل ناکام ہو چکی ہے۔ موجودہ حکومت اپنے عوام کے مسائل حل کرنے میں، یہاں پر قوموں کے مسائل حل کرنے میں، یہاں پر پارلیمنٹ کی بالادستی قائم کرنے میں، یہاں پر عدالتوں کا احترام کرنے میں، ان تمام چیزوں میں ناکام ہو چکی ہے۔ بلکہ الٹا انہوں نے ان تمام اداروں کو تباہ کر دیا ہے۔ جناب چیئرمین! شہنشاہوں کے زمانے میں بھی پسماندہ سہی لیکن کچھ ادارے وجود رکھتے تھے۔ مغلیہ دور کے پسماندہ حالت میں بھی ادارے موجود تھے لیکن موجودہ حکومت نے تمام ادارے ختم کر دیئے ہیں۔ تمام اداروں کو رسوا کر دیا ہے۔ تمام اداروں کو ذلیل کر دیا ہے۔ تمام اداروں کو بے حیثیت بنا دیا ہے۔ یہاں شخصی حکمرانی اور پنجابی سلطنت کو قائم کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ملک کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ موجودہ حکومت کو فوراً ہٹا دینا چاہیئے۔ خود مستعفی ہونا چاہیئے۔ نئے انتخابات ہونے چاہیئں۔ اس ملک میں قوموں کے اور عوام کے حقوق تسلیم کرنے چاہیئں اور اداروں کی بالادستی قائم ہونی چاہیئے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین : جی جناب صوبیدار خان مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل : جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ بلوچستان کے موضوع پر آپ نے مجھے موقع دیا۔ بلوچستان کا میں رہنے والا ہوں۔ مسلمان

ہوں۔ پہلے پاکستانی ہوں اور پھر بلوچستانی ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ ۵۲ سال سے ہمارے بلوچستان کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ صرف آج کا دور نہیں ہے۔ آج اگر بلوچستان میں کچھ ہو رہا ہے تو وہ بھی نواز شریف کی بدولت ہو رہا ہے۔ جناب! اگر وہاں کچھ کام ہو رہا ہے اور لوکل لوگ نہیں چھوڑتے، ہمارے معتبر نواب، ملک، سردار تو اس میں میرے خیال میں نواز شریف کا کوئی قصور نہیں ہے۔ کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان میں اتنا potential ہے کہ میں نے کئی دفعہ کہا کہ اگر وہاں پر معدنیات کو ترقی دی جائے تو میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ پاکستان کا تمام قرضہ وہ ادا کر سکتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ یہ کہا کہ باقی تینوں صوبے آرام سے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جائیں تب بھی بلوچستان feed کر سکتا ہے، اللہ کا فضل ہے ہمارے پاس سب کچھ ہے۔ پنجاب کا الگ potential ہے، سندھ کا الگ ہے، فرنٹیئر کا الگ ہے۔ صرف قیادت ایماندارانہ ہونی چاہئیے۔ آج ہمیں خدا نے ایک اچھی قیادت دی ہوئی ہے اگر اس سے فائدہ نہ اٹھائیں تو بدقسمتی ہو گی۔ پچاس، باون سال جو گزرے ہیں، ابھی تو ہم بونس پر چل رہے ہیں۔ ہمارے بعد ہماری اگلی نسل آئے گی، اس کے بعد ان کی اگلی نسل آئے گی تو یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟ آخر کب تک رہے گا؟ کب تک ہم ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچیں گے۔ اگر ہمارے ملک کے اقتصادی حالات ٹھیک ہو جائیں تو سارے جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

میں یہ گزارش کروں گا Opposition کے محترم بھائیوں سے کہ وہ ہمارے ساتھ، مسلم لیگ کے ساتھ مل کر اس ملک کی قیادت کو سہارا دیں اور اچھے مشورے دیں۔ میں اگر کتاب کھولوں تو جناب! میرا خیال ہے کہ تین دن میں بھی ہماری تقریر ختم نہیں ہو گی۔ جو پچھلے ۵۲ سال گزرے، میں اس پر نہیں جاتا لیکن اب بھی اگر وہ میاں صاحب یا ہماری مسلم لیگ کی حکومت کے ساتھ مل کر چلیں جس نے پاکستان کو تخلیق دیا ہے، جس نے پاکستان بنایا ہے، تو میں کہتا ہوں کہ

ملک انشاء اللہ ترقی کی طرف جائے گا۔

جناب! میں آپ سے ایک گزارش کروں گا کہ بلوچستان میں پانی کا مسئلہ ہے جیسے کہ ہمارے خواجہ صاحب نے کہا - یہ ایک global problem ہے، یہ صرف بلوچستان کا نہیں ہے، یہ پوری دنیا کا مسئلہ ہے۔ آپ CNN دیکھ لیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ پانی کی جتنی بھی تکلیف ہے، آپ کو بتایا جا رہا ہے کہ پانی کی بہت کمی ہو گی۔ بلوچستان کی طرف سے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اگر کوئٹہ میں دس پندرہ سال پہلے ڈیڑھ سو فٹ پر ٹیوب ویل لگتا تھا تو اب وہ ۵ - ۶ سو فٹ پر چلا گیا ہے - اگر ہم اس کا بندوبست نہیں کریں گے تو جناب! بلوچستان کا پانی پینے کے قابل نہیں ہوگا۔ اس وقت بھی ہمارے کئی گاؤں، کئی شہر ایسے ہیں کہ وہاں بارش کا پانی استعمال ہوتا ہے۔ بارش بھی آج کل کم ہو گئی ہے، تو اس میں سے جانور بھی پانی پیتے ہیں اور انسان بھی پیتے ہیں۔

دوسرا یہ کہ میں بھی مسلم لیگی ہوں، پکا مسلم لیگی ہوں اور اپنے آپ کو پیدائشی مسلم لیگی کہتا ہوں، میں مسلم لیگ کا پیدائشی نمائندہ ہوں، تو میں آپ کے توسط سے اپنی حکومت سے گزارش کروں گا کہ بلوچستان کی ترقی کے لئے وہاں پر دھیان دیا جائے - بلوچستان میں کچھ احساس محرومی بھی زیادہ محسوس کیا جاتا ہے۔ ہمارے وزراء صاحبان، کم از کم ایک وزیر ایک ماہ میں ضرور وہاں جائے، وہاں کے لوگوں سے ملیں اور ان کے مسائل حل کریں۔ یہاں جو بلوچستان کے لوگ آتے ہیں وہ در بدر پھرتے ہیں، ان کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ میں کدھر جاؤں اور bureaucrats کا یہ حال ہے کہ وہ ہمارے بلوچستان سے آئے ہوئے لوگوں کو کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اب آپ wind up کر لیں ۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل ۔جناب! بلوچستان کی طرف سے ہماری گزارش

یہ ہے کہ overall پاکستان میں جس رفتار سے ترقی ہو رہی ہے' ابھی میاں صاحب نے speedy courts بنائی ہیں اس میں رخنہ ہے ' شریعت بل میں بھی رخنہ ہے۔ یہ طریقے نہیں ہونے چاہئیں تا کہ ہمارا ملک ترقی کرے۔ ہمارا main مقصد یہ ہے کہ ملک کی اقتصادی حالت ٹھیک ہو جائے پھر انشاء اللہ کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ جی زاہد خان صاحب کہتے ہیں کہ مختصر تقریر کرنی ہے۔ جی فرمائیے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ یہ تقریر کر رہے ہیں یا point of order پر ہیں۔

جناب چیئرمین۔ یہ تقریریں کر رہے ہیں جی۔

جناب محمد زاہد خان۔ جب میں کھڑا ہوتا ہوں تو جاوید عباسی صاحب کو تکلیف شروع ہو جاتی ہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ تقریر نہ کرے۔ میں آپ کے قائد کو کچھ نہیں کہوں گا کہ آپ کو سیٹ وغیرہ نہ دے۔ یہاں پر ہم فیڈریشن کی بات کرتے ہیں' بلوچستان کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے یا سندھ کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے' دو سال سے ہم یہی بات اس floor پر کر رہے ہیں۔ ہمارے ایک دوست نے یہاں کہا کہ یہ وائسرائے ہے۔ جناب یہ وائسرائے نہیں ہے ' وائسرائے والے پھر بھی تھوڑا بہت بات کو قانون کی طرف لے کر جاتے تھے' یہ صوبیدار ہے' مغل خاندانوں کا صوبیدار' جو مغل اس برصغیر میں رول ادا کر رہے تھے اور جس اسٹیٹ میں وہ اپنا صوبیدار بھیجتے تھے ' وہ صوبیدار ایسا ہوتا تھا کہ وہاں کوئی قانون ' کوئی انصاف نہیں ہوتا تھا' جو بھی اٹھتا تھا اس کا سر کاٹتے تھے۔ بدبختی سے ہمارے میاں محمد نواز شریف صاحب لاہور کے رہنے والے ہیں ۔ وہاں پر شاہی قلعہ بھی ہے' وہ جب شاہی قلعہ میں جاتا ہے تو اس کو وہی مغلیہ دور یاد آتا ہے اور وہ یہی سوچتا ہے کہ میں بھی اسی طرح ہوں جو کہ مغل خاندان تھے ' جو باوقار تھے۔

جناب چیئرمین۔ اس کا بلوچستان سے کیا تعلق ہے؟

جناب محمد زاہد خان۔ جناب میں بلوچستان پر آ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ پھر وہی بات ہو رہی ہے discussion کچھ اور ہو رہی ہے اور بات کچھ اور کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب محمد زاہد خان۔ اگر آپ مجھے دو منٹ دے دیں تو میں اس پر آتا ہوں۔

Mr. Chairman: So, please confine yourself to the Balochistan issues.

جناب محمد زاہد خان۔ جناب میں نے ایک چیز کو touch کیا اور سارے ممبر بول پڑے۔

جناب چیئرمین۔ وہ صحیح react کر رہے ہیں ۔ ان چیزوں سے آپ گریز کریں and you go to the point.

جناب محمد زاہد خان۔ جناب میں نے یہ غلط کہا کہ وہ لاہور میں رہتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا اس وقت مسئلہ بلوچستان کا ہے۔ جی فرمائیے on point of order.

جناب محمد زاہد خان۔ جناب آپ ان کو point of order کس لئے دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ میں اس لئے دے رہا ہوں کہ you are talking about an issue which is not under discussion. Please I would request you Zahid Khan Sahib to confine yourself to the issue under discussion.

پھر کوئی گڑبڑ نہیں ہو گی۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب! میں نے صرف تشریح بدلی ، بات تو سب نے کی ، میں نے صرف وائسرائے کو صوبیدار میں change کیا' میں نے اور کوئی بات تو نہیں کی ہے۔ بلوچستان کے ساتھ جتنا ظلم ہوا ہے اور ہم دوسال سے کہہ رہے ہیں کہ جو پنجاب کا وزیروں کا لشکر بیٹھا ہے کیا اس میں بلوچستان کا کوئی حصہ ہے' ہم تو ان کی بات کرتے ہیں' یہ خوامخواہ شور مچاتے ہیں۔ ہمارا تو وزیر نہیں آئے گا ان کا آئے گا۔ یہاں جتنے وزیر بیٹھے ہیں' ان میں ہمارے صوبے سے ایک وزیر ہے۔ اس کے پیچھے پڑے ہیں جوکہ کل میں نے سوال کیا کہ اس بیچارے کا حکم بھی نہیں مانا جاتا ہے۔ سندھ سے تو کوئی وزیرنہیں ہے' بلوچستان سے کوئی وزیر نہیں ہے۔ پھر فیڈریشن کس بات کی ہے' وہاں پرظلم ہو رہا ہے ' یہاں سے forces گئی ہیں اور وہاں پرظلم کر رہی ہیں۔جناب مسئلہ یہ ہے کہ سندھ میں جو کچھ ہوا ' یہ کشمیر کی بات کرتے ہیں' عورتوں کو بالوں سے پکڑ کر روڈ پر گھسیٹا اور پٹخ کر مارا۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: As long as he is not making personal attack , we will tolerate it.

جناب محمد زاہد خان۔ جناب میں تو personal attack نہیں کرتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب محمد زاہد خان۔ جناب میں آپ کا حکم مانتا ہوں۔ ان لوگوں نے فیصلہ کیا ہے کہ جب زاہد خان بولے گا یا میاں رضا ربانی صاحب بولیں گے یا ڈاکٹر صفدر عباسی صاحب بولیں گے تو ان کو بولنے نہ دیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر کوئی نہیں بول سکے گا۔ہم آپ کا حکم مانتے ہیں لیکن---

جناب چیئرمین۔ نہیں آجکل کوئی نہیں مان رہا۔آجکل فضا ہی یہ چل پڑی ہے نہ یہ مانتے ہیں اور نہ آپ مانتے ہیں۔

جناب محمد زاہد خان: میں اس میں نہیں جانا چاہتا ۔ میں اپنی بات کرتا ہوں ۔ میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ کشمیر کے لئے ہم یہاں آواز اٹھاتے ہیں کہ بھارت کی فوج ان کے ساتھ ظلم کر رہی ہے اور ٹی وی پر دکھاتے ہیں ۔ آپ یہ بتائیں کہ جو وہ زی ٹی وی پر دکھاتے ہیں کہ ہم اپنی بہنوں کو بالوں سے پکڑ کر روڈ پر گھسیٹتے ہیں تو کیا وہ بین الاقوامی میڈیا نہیں بتائے گا کہ یہ اپنے لوگوں کے ساتھ کیا کرتے ہیں ۔ وہ اپنا حق مانگتے ہیں ۔ جمہوریت میں کسی کی آواز کو دبانا یا زبان بندی کرنا جمہوریت نہیں ہے ۔ زبان بندی اگر آپ کرنا چاہتے ہیں تو دوسروں کے لئے آپ آواز نہیں اٹھا سکیں گے ۔ آپ جو بات اپنے لئے پسند کریں گے وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ وہاں بلوچستان میں کیا ہوا تھا' لوگ protest کرنے آئے ہوئے تھے ۔ ان پر گولی چلائی لوگوں کو مارا ۔ نہ ادھر قانون ہے نہ ادھر آئین ہے ' نہ انصاف ہے۔ سنیٹر کو بھی دھمکی ملتی ہے پھر بھی کہتے ہیں کہ کوئی بات نہیں ہے ۔ کراچی میں اخبار والوں کو مارا ۔ وہ ہڑتال پر ہیں ۔ آج اخبار والوں کو دھمکیاں دے رہے ہیں ۔ خوشنود علی خان جو اخبار صحافت کا مالک ہے' جب وہ ان کے متعلق اداریے لکھتا تھا تو یہ بڑے خوش تھے۔ جب سے اس نے ان کے خلاف لکھنا شروع کیا تو اس کے پریس کو بند کرنے کی دھمکی دی جا رہی ہے ۔ اس کے اشتہار بند کرنے کی دھمکی دی جا رہی ہے۔

جناب والا! 'جنگ' اخبار کے ساتھ کیا کیا ۔ نذیر ناجی جیسے بندے کو جنگ اخبار کو دبانے کے بعد ساٹھ ہزار روپے وہاں سے مل رہے ہیں ۔ اس نے اپنے لوگوں کو بھرتی کروا دیا۔ یہ جو بشیر خان صاحب نے کہا' تو یہ بربریت نہیں ہے تو اور کیا ہے ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین - you are right مہربانی کریں ان کو wind-up کرنے دیں - قطب الدین صاحب پلیز- اس وقت موضوع جو ہے it is a very important issue مہربانی کریں - اس وقت موضوع بلوچستان ہے -

جناب محمد زاہد خان: جناب بلوچستان بھی پاکستان کا حصہ ہے کہ نہیں' یہ بتا دیں مجھے-

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب wind-up کریں جی -

جناب محمد زاہد خان: اگر اخبار والے ان کی آواز نہیں اٹھائیں گے' ان کے لئے نہیں لکھیں گے تو پھر کیسے تو پتہ کیسے چلے گا کہ کہاں پر کیا ظلم ہو رہا ہے - یہ خواہ مخواہ طیش میں آ کر اٹھ جاتے ہیں -میں نے تو کوئی غلط بات کی ہی نہیں - میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ آج خوشنود خان نے تمہارے خلاف کالم یہ لکھا ہے کہ شہباز شریف سے ادھر کچھ نہیں ہوسکا تو وہ امریکہ چلا گیا - ایک صوبے کے وزیراعلیٰ کو تو آپ پورے ملک پر مسلط کرکے امریکہ بھیجتے ہیں- وہ امریکہ سے negotiation بھی کرسکتا ہے' وہ وہاں سے امداد بھی لے سکتا ہے' وہ چائنا سے بھی امداد لے سکتا ہے لیکن دوسرے صوبوں کے عوام کو اپنے حق کے لئے آواز بھی نہیں اٹھانے دیتے - اور پھر اگر وہ سڑکوں پر آئیں تو آپ ان کو گھسیٹیں اور ماریں- شرم کریں کس منہ سے کشمیر کی بات کرتے ہیں - یہاں اپنی ماؤں بہنوں کو آپ سڑکوں پر گھسیٹتے ہیں -

جناب چیئرمین: شکریہ- جی ظفراللہ جمالی صاحب-

میر ظفراللہ خان جمالی: شکریہ جناب چیئرمین! میں مشکور ہوں تمام ممبر صاحبان کا کہ وہ پنجاب سے' کراچی سے اور فرنٹیئر سے ہوتے ہوئے بھی بلوچستان کے بارے میں بات کر رہے ہیں - دیر آید درست آید- شکر ہے کہ ان کو احساس اب ہوا ہے کہ بلوچستان بھی اس ملک کا ایک صوبہ ہے اور فیڈریشن کا چوتھا حصہ ہے - دکھ کی بات تو یہ ہے کہ جب ان کے اپنے مفادات ہوتے ہیں تو اس وقت بلوچستان کو کوئی نہیں

پوچھتا ۔ جب ان کو تقریریں کرنی ہوتی ہیں تو تب بلوچستان یاد آتا ہے ۔

(مداخلت)

میر ظفراللہ خان جمالی : مجھے interrupt نہ کریں ۔ میں کسی کو کچھ نہیں کہتا۔ آپ نے مجھے وزیراعلیٰ نہیں بنایا تھا' بنانے والے کوئی اور تھے ۔جناب گزارش یہ ہے جیسے کہ کہا گیا کہ بلوچستان میں مسلم لیگ کی حکومت ہے ۔ بلوچستان میں مسلم لیگ led گورنمنٹ ہے ۔ وہاں پر مخلوط حکومت ہے ۔ اس میں ایک گروپ بی این پی سے ٹوٹا' وہ حکومت میں ہے ۔ جمعیت العلماء اسلام حکومت میں ہے ، مسلم لیگ حکومت میں ہے کچھ آزاد تھے انہوں نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی وہ حکومت میں ہیں ۔ ہم چند برسوں سے یہ کہتے آ رہے ہیں کہ پاکستان کا مستقبل بلوچستان ہے اور یہاں پر ہمیں کوئی سننے کو تیار نہیں تھا ، لوگ سمجھتے تھے کہ یا تو ان کی طبیعت ناساز ہے یا ان کے دماغ خراب ہو گئے ہیں کہ بلوچستان والے کہتے ہیں کہ یہ پاکستان کا future ہے۔ اب جب حقائق سامنے آئے ہیں اور خود لوگ کہنے لگے ہیں کہ بلوچستان is Pakistan's future. پہلے تو بلوچستان کو administration wise روندا گیا in particular صوبے کا status 1970 میں ملا اس کے بعد through bureaucracy وہاں سب کو دبایا گیا اور اب جب بلوچستان کے پاس وسائل ہیں ، جب بلوچستان کے بارے میں دلائل ہیں ، جو بلوچستان کے مسائل ہیں' ان سب کو حل کرنے کے لئے سب تیار ہیں چونکہ لوگوں کو 740 کلومیٹر لمبی coast نظر آ رہی ہے ، لوگوں کو وہاں وافر زمین نظر آ رہی ہے ، لوگوں کو وہاں پر underground پانی نظر آ رہا ہے ، لوگوں کو وہاں پر mineral deposits نظر آ رہے ہیں ، لوگوں کو گوادر میں پلاٹس نظر آ رہے ہیں' اب بلوچستان کی اہمیت شروع ہو گئی ہے چلو شکر الحمد للہ ۔

جناب والا! انصاف کی بات یہ ہے کہ کہیں پر کوئی stray incident ہو جاتا ہے جیسے کہ سہراب میں ہوا ہے ، ہم سب نے اس کی مذمت کی ہے ، ہم نے حمایت

نہیں کی ہے ۔ صوبائی معاملہ ہے ، صوبائی حکومت وہاں پر ہے۔ ہمارے صوبے کو بد قسمتی سے مرکز میں پچھلے دو سال سے نمائندگی نہیں ہے ، کسی کو شوق نہیں ہے مگر اگر آئین سے کوئی بھی وزیر واقف ہے تو ان کو یہ پتا ہونا چاہیئے کہ دو سال میں مرکزی کابینہ نے جتنے بھی فیصلے کئے ہیں اگر بلوچستان ان کو own نہ کرے یہ تو اس کا حق بنتا ہے کیوں کہ میری نمائندگی کوئی نہیں ہے۔ میں فیڈریشن کا حصہ treat نہیں ہو رہا ۔ ہم نے متعدد بار یہ گزارش کی ہے ۔ It is a constitutional requirement , you must have a Minister from the Province. بہرحال یہ ان کی مرضی ہے ، یہ ان کی صوابدید ہے ، کسی کو رکھنا چاہیں ، امید ہے کہ بقایا جو بھی وقت ہو گا اور جتنا بھی ہو گا بلوچستا ن کو شاید اہمیت دی جائے ۔ یہ provincial government کا ہی مسئلہ ہے۔ اگر کہیں کوئی واقعہ ہوا ہے تو وہ ان کی ذمہ داری ہے ۔ بھلے اس میں مگسی وزیر اعلیٰ ہو ، جمالی وزیر اعلیٰ، بگٹی وزیر اعلیٰ ہو، مری وزیر اعلیٰ ہو کوئی بھی ہو ، چیف ایگزیکٹو صوبے کا وہی ہوتا ہے ، ان کے اختیارات ہیں ، ان کو اس پر توجہ دینی چاہیئے ، ان پر کاروائی کرنی چاہیئے ، بلکہ اسمبلی میں یہ سوال اٹھ چکا ہے ۔ وہاں پر ہائی کورٹ کے جج کو گزارش کی گئی ہے کہ آپ اس کی انکوائری کریں ، امید ہے کہ اس کا ازالہ ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین ! بات حقوق کی ہے اگرچہ اس ملک میں اور اس دنیا میں ہر انسان اپنی خواہش رکھتا ہے اور وہ اپنا حق سمجھتا ہے ۔ اگرچہ ہر شخص کی خواہش بشرطیکہ پوری ہو جائے تو اس ملک میں کوئی مسئلہ ہی پیدا نہ ہو، problems بھی create نہ ہوں ۔ جن کی خواہشات ہیں وہ پوری نہیں ہوتیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ میرے حق کو سلب کیا جا رہا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کوئی بھی گورنمنٹ جو in power ہو، چاہے موجودہ گورنمنٹ، چاہے اس سے پہلی گورنمنٹ ، چاہے اس سے پہلی گورنمنٹ، کوئی بھی گورنمنٹ تمام لوگوں کی خواہشات پوری نہیں کر سکتی اور ہر انسان کی ہر خواہش حقاس

کا حق نہیں بنتا ' وہ اس کی خواہش ہے - حق کا جہاں تک تعلق ہے in operating units, as the provinces آپ اپنا حق مانگ سکتے ہیں اور جب حق نہیں ملتا تو مجبوراً اس کے لئے راستے اختیار کرنے پڑتے ہیں - جناب والا! دو چیزیں یہاں پر کہی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: اب آپ wind up کر لیں جمالی صاحب۔

میر ظفر اللہ خان جمالی: جناب! مجھے ایک دو منٹ اور دے دیں۔ میں اس کو wind up کر لیتا ہوں۔ دو باتیں یہاں پر کہی گئیں جو میرے ایک معزز سینیٹر نے کہیں۔ ایک ہے صوبہ پختون خواہ کی۔ جناب! تاریخ کا طالب علم ہوتے ہوئے میں کہوں گا کہ میرے خیال میں ابھی تک پاکستان میں صوبہ پختون خواہ نہیں بنا۔ جب بنے گا یا بنا سکیں گے تو ہم اس کو accept کریں گے۔

(مداخلت)

میر ظفر اللہ خان جمالی: آپ میری بات سنیں۔ میں نے کہا جب بنے گا یا بنایا جائے گا تو ہم اس کو accept کریں گے اور جب تک نہیں بنتا تب تک وہ سرحد ہے' پختون خواہ نہیں ہے۔ یہ نمبر ایک ہے۔

(مداخلت)

میر ظفر اللہ خان جمالی: نمبر دو جناب' یہاں پر وائسرائے کا ذکر ہوا۔ جناب! وائسرائے کا زمانہ گزر گیا' وہ pre-partition تھا۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ وہاں پر کوئی وائسرائے نہیں ہے۔ جب میرے دوستوں نے across the line سندھ کی بات کی تو یہاں کہا گیا کہ آپ صرف بلوچستان کی بات کریں۔ جناب والا! بلوچستان اور سندھ الگ نہیں ہیں' یہ میں آپ سے عرض کرتا ہوں۔ صرف بیچ میں River Indus ہے جو divide کرتا ہے۔ اس وقت بھی سندھ کے کافی حصے ہیں جو کہ

Mr. Chairman: River Indus divides and unites all provinces of

Pakistan.

یہ دونوں باتیں ہیں -

میرظفر اللہ خان جمالی، تو اسی لئے جناب! اب بھی سندھ میں ایسے حصے ہیں جو کہ پہلے بلوچستان کے حصے تھے اور وہاں جتنی بھی اقوام بستی ہیں ان کے ساتھ ہمارا پانی مشترک ہے، ہمارا اناج مشترک ہے، ہماری سیاست ایک ہے، ہمارا کلچر ایک ہے، ہمارا اٹھنا بیٹھنا ایک ہے، کوئی کسی سے الگ نہیں ہے۔ اسی لحاظ سے اگر سرحد کو لیں تو ہمارے northern حصے Quetta and North کا کلچر وہی ہے، کوئی فرق نہیں اس میں۔ اگر آپ ہمارا Eastern حصہ لے لیں تو وہ پنجاب سے ملتا ہے، کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لئے آپ کسی بھی صوبے کی بات کرتے ہیں تو ضرور کریں، یہ ملک پاکستان ہے، یہ صوبہ نہیں ہے - This is a country, you speak for your country, you speak for your State, you speak for your nation. جب nations کی بات آئے گی تب دیکھا جائے گا۔

ہاں! ایک چیز ضرور کہوں گا کہ سندھ کے ساتھ زیادتی ضرور ہوئی ہے، یہ میں ضرور کہوں گا۔ اس کو کسی نے appreciate نہیں کیا ہے اور in their hearts of heart ممبرز میں سے یقیناً کسی نے appreciate نہیں کیا ہوگا۔ جب آپ کے پاس آئینی راستہ ہے تو آپ وہ اختیار کریں، ان کو موقع دیں، اگر حکومت بنتی ہے democratic set up میں تو بسم اللہ کرکے بنا دیں، کیا فرق پڑتا ہے۔ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کسی چیز کو مسلط نہ کریں۔ آپ ان کو through political dialogue قائل کریں، لیکن مسلط کوئی چیز نہ کریں۔ وہ زیادتی ہو جائے گی۔

اب میں واپس آتا ہوں بلوچستان پر۔ میں خاص طور پر اپنے دوستوں سے جو میرے صوبے سے ہیں، صرف اتنی گزارش کروں گا کہ کئی جگہوں پر یہ سامنے آتا ہے کہ قصور وار ہم بھی ہوتے ہیں۔ جناب چیئرمین! ہمارا بھی قصور ہوتا ہے۔ میں سمجھتا

ہوں کہ اگر ہم اپنی چال سدھاریں، ہم آپس میں اتفاق کریں اور آپس میں اکھٹے رہیں تو ہمیں کوئی تنگ نہیں کرسکے گا، اس کے بعد ہم اپنے حقوق کی بات کرسکیں گے۔ اگرچہ divide and rule والی پالیسی ہے اور ہر ایک اپنے گھر کو سیدھا کرے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے لئے اور کوئی راستہ نہیں with the exception of change of masters. کبھی فرنٹیئر سے ہمارا ماسٹر ہوتا ہے، کبھی سندھ سے ہوتا ہے، کبھی پنجاب سے ہوتا ہے اور ہم عوام کے ریوڑ میں چلتے رہتے ہیں۔

جناب والا! یہ میری گزارشات تھیں۔ اگر اس ملک نے as a federation survive کرنا ہے Sir, please mark my words,' اگر اس ملک نے as a federation survive کرنا ہے تو you have to talk to all the four provinces at par. کوئی کسی سے کم نہیں ہے۔ So, we would refuse to accept that. Thank you very much.

جناب چیئرمین : جی حئی صاحب پہلے آپ کریں گے یا مولانا صاحب پہلے بات کر لیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : مولانا صاحب پہلے کر لیں۔

جناب چیئرمین : مولانا صاحب آپ پہلے بات کر لیں۔

حافظ فضل محمد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب عالی! حقیقت یہ ہے کہ بلوچستان پر جو ایک تسلط ' ایک جبر' کافی عرصے سے مرکز کی طرف سے چلا آرہا ہے' اس پر بار بار رونے سے اب ہمیں شرم آنے لگی ہے۔ تعجب ہے ' کمال ہے ان مرکز میں بیٹھنے والوں پر کہ وہ ٹس سے مس بھی نہیں ہو رہے۔ جناب عالی! بلوچستان کی تاریخ آپ کے سامنے ہے۔ میں جمالی صاحب سے دست بستہ گزارش بھی کرتا ہوں اور انتہائی ادب و احترام سے ان کی مخالفت بھی کرتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ بلوچستان بھی پاکستان کا حصہ ہے۔ بھئی اس سے کس کو انکار ہے۔ کیا پاکستان کے تمام حصوں سے

مرکز کا ایک ہی طرز عمل ہے؟ کیا ایک ہی سلوک ہے؟ پنجاب کے لئے کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہے۔ پنجاب کے وزیراعلی کو جو اختیار حاصل ہے' پنجاب کے وزیراعلی کو ملک کی پالیسی چلانے کے لئے جو اتھارٹی حاصل ہے' کیا پنجاب کے لاہور کے ایک کونسلر کے اختیارات بلوچستان کے وزیراعلی کو حاصل ہیں؟

جناب عالی! ہم تو ان سے دست بستہ گزارش کرتے ہیں کہ بالکل سو فیصد تو یہ ہے کہ ہم پاکستان کا حصہ ہیں لیکن اگر پاکستان کے اندر وہ خود بھی اس انداز کو اپنا لیں گے کہ ایک جگہ ایک انداز ہے۔ ایک ہی چھت پر دوقسم کی ہوائیں چلا رہے ہیں۔ ایک ہی چھت پر جب دوقسم کی ہوائیں چلتی ہیں تو یقیناً اس کا نتیجہ نفرت کے سوا اور کچھ بھی نہیں نکلتا۔ اس لئے کہ ہمارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ آپ نے دیکھ لیا کہ جب وہاں ہمارے وزیراعلی بگٹی تھے لیکن یہاں کا جو گورنر وہاں بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے ایف سی کو جس انداز سے ' جس جس علاقے پر مسلط کیا' وہاں ایف سی کو جس انداز سے یہاں کے آرڈرز مل رہے تھے' کیا وہاں کے وزیراعلی کا کوئی بس چل رہا تھا ؟ وہاں کے وزیر اعلی کو تو مفلوج کر کے رکھ دیا گیا تھا۔ ایف سی اور دوسرے جتنے مرکزی ادارے ہیں وہ یہاں سے ڈیل ہو رہے تھے۔ براہ راست مرکز کے احکامات وہاں چل رہے تھے۔ اب یہ بھی چند دن کی باتیں ہیں' میں بار بار ذکر کر رہا ہوں کہ سرور کاکٹر ان کی اپنی پارٹی کا بندہ ہے۔ واقعتاً وہ' ظفر اللہ جمالی صاحب سے میں کہوں گا کہ آپ بتا سکیں گے خدا کو حاضر ناظر جان کر کہ وہاں جان محمد جمالی نے ان کو نکالا یا کہ وزیراعظم نے ان کو نکالا۔ وہاں پر وزیراعلی موجود ہیں لیکن ان کی کوئی بات نہیں چلتی ہے۔ ان کی کوئی نہیں سنتا ہے۔ شکوہ تو ہمیں یہی ہے۔ ہمیں یہ شکوہ نہیں ہے کہ ہمارے پاس وزیراعلی نہیں ہے۔ ہمارا شکوہ یہ ہے کہ ہمارے اختیارات کو مکمل طور پر یہاں مرکز نے سلب کر کے اپنے پاس رکھ لیا ہے۔

جناب عالی! یہی تو ہم رونا روتے ہیں۔ یہ ہم نہیں کر سکتے کہ اپنے حق کو بھی

چھوڑ دیں۔ چاہے لاکھ دفعہ آپ کہیں کہ ہم حکومت سے نکلیں۔ کیا ہم آپ سے بھیک مانگ کر آئے ہیں۔ ہمیں عوام نے ووٹ دیا ہے۔ ہم وہاں کے عوام کے نمائندے ہیں۔ وہاں بیٹھ کر ہم جتنا کر سکتے ہیں وہ کریں یہ میدان تمہارے لئے قطعاً خالی نہیں چھوڑیں گے۔ ہم اسی میدان پر لڑیں گے۔ اس فلور پر بھی لڑیں گے۔ قومی اسمبلی میں بھی لڑیں گے۔ صوبائی اسمبلی میں بھی لڑیں گے۔ جہاں بھی ہمیں کوئی موقع مل جائے ہم لڑیں گے۔ اگر آپ ہمیں اس لڑنے سے بھی روکنا چاہتے ہیں تو پھر ہماری لڑائی کا دوسرا انداز ہے۔ پھر نہ آپ بچ سکیں گے نہ مرکز بچ سکے گا۔

جناب عالی! ہم جمہوری لوگ ہیں۔ ان کو یہ تکلیف محسوس ہو رہی ہے کہ ہم صوبے کی حکومت میں کیوں بیٹھے ہیں، کیوں نہ بیٹھیں کیا یہ تمہارا موروثی حق ہے کہ ہمیشہ تم ہی بیٹھے رہو، پچاس سال سے تم نے اس ملک کے تمام وسائل کو لوٹ کر دوسری دنیا کے بنکوں میں جمع کر دیا ہے۔ پھر ہمیں کہتے ہیں کہ آپ حکومت میں کیوں آئے ، ہم حکومت میں بھی ہیں، خدمت بھی کر رہے ہیں اور ہمیشہ کرتے رہیں گے۔ ہم جمہوری لوگ ہیں۔ یہ کسی کے باپ کی جاگیر نہیں ہے، یہ پاکستان عوام نے بنایا ہے۔ یہ عوام کا ہے،عوام کے نمائندے اس کو چلائیں گے۔ جب ان کو ووٹ ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم عوام کے نمائندے ہیں لیکن اگر ہمیں ووٹ ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آپ حکومت میں کیوں بیٹھے ہیں۔ کیوں نہ بیٹھیں ہم تمہارے گھر سے بھیک نہیں مانگ رہے ہیں۔ ہم باقاعدہ عوام سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ ہم دھاندلی کی پیداوار نہیں ہیں، ہم مارشل لاء کی پیداوار نہیں ہیں، ہم ایجنسیوں کی پیداوار نہیں ہیں۔

جناب ظفر اللہ خان جمالی : پوائنٹ آف آرڈر جناب چیئرمین۔

حافظ فضل محمد : اگر آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں تو میں نہیں کروں گا۔ آپ بالکل کرلیں آپ میرے بزرگ ہیں ، بڑے ہیں بالکل تقریر کر لیں۔

جناب ظفر اللہ خان جمالی : میں آپ کو صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین :ظفر اللہ صاحب! اس کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بولیں۔ ان کی تقریر کے بعد آپ بات کر لیں۔

حافظ فضل محمد : جناب عالی! اگر میرا کوئی لفظ غیر مہذب ہے، غیر پارلیمانی ہے تو آپ اس کو ختم کر دیں۔

جناب ظفر اللہ خان جمالی : آپ میری صرف ایک گزارش سن لیں۔

جناب چیئرمین : ظفر صاحب! آپ ان کی تقریر کے بعد personal explanation پر بات لیں۔

حافظ فضل محمد : جناب! اگر میرا کوئی لفظ غیر مہذب ہے، غیر پارلیمانی ہے تو آپ حذف کر دیں۔ اگر میں نے ان کی ذات کے بارے میں کوئی گالی دی ہے تو میں معذرت کروں گا مگر میں دلائل سے بات کر رہا ہوں۔ میں نے ان کی ذات کے بارے میں کوئی غیر مہذب اور غیر جمہوری لفظ نہیں کہا ہے۔ میں یہ ضرور کہوں گا کہ بلوچستان کے ساتھ یہ ظلم آج سے نہیں بہت عرصے سے ہو رہا ہے۔ اب اس کا نزلہ سندھ پر بھی گر گیا۔ آپ سندھ کے حالات کو بھی دیکھ رہے ہیں۔ کب تک ہمیں مرکز deal کرتا رہے گا۔ ہمارے تمام مرکزی اداروں میں دیکھ لیں، اس reference سے آپ دیکھیں کہ ایک سیکریٹری بھی نہیں۔ پتا نہیں کہاں سے دوسرے دن کسی کو لے آئے کہ یہ تمہارا سیکریٹری ہے۔ وہ خود بھی اقرار کر رہے ہیں کہ پوری کابینہ میں ایک بھی منسٹر بلوچستان سے نہیں ہے۔ ہم ہمیشہ یہ مسئلہ اٹھاتے ہیں تو آج انہوں نے یہ تکلیف فرمائی اور انہوں نے اس کا تذکرہ کیا۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ تو حکومت کے ساتھ بیٹھے ہیں، آپ لڑیں ان کے ساتھ۔ ان سے مطالبہ کریں، ہم آپ کی وزارت کے لئے بھی لڑتے ہیں؛ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ آپ وزیر بن جائیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں، آپ وزیر بنیں اور ہم آپ کی حمایت کریں گے۔ کوئی تو ہمارا بھی وزیر ہو، ہمارا یہ مطالبہ نہیں کہ فلاں جماعت سے وزیر ہو، ہمیں کوئی اعتراض نہیں خواہ وہ پختونخواہ سے ہو،

جمعیت سے ہو، اے این پی سے ہو یا کسی دوسری سیاسی جماعت سے ہو۔ یہ کسی بھی بلوچی کو مرکز میں لے لیں۔ ہم ان کی حمایت کرتے ہیں اور خاص طور پر ظفر اللہ جمالی صاحب کی حمایت کرتے ہیں۔

جناب عالی! F.C. ہمارے لئے مصیبت بنی ہوئی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ بلوچستان کا مسئلہ ہے۔ یہ بلوچستان کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ مسئلہ ہمیشہ سے مرکز کے حوالے سے سامنے آتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہاں جو مرکزی ادارے ہیں، ایف سی ہے، کوسٹ گارڈ یا دوسرے ادارے ہیں، صوبے کو تو کوئی پوچھتا نہیں ہے، یہاں مرکز سے براہ راست انہیں احکامات جاری ہوتے ہیں، وہ مرکز کے احکامات کے پابند ہیں، صوبے والوں کی کوئی نہیں سنتا۔ یہاں تک کہ اب تو فنڈ بھی نہیں ملتا، فنڈ کی بھی بھیک مانگنی پڑتی ہے۔

جناب عالی! وہ فرماتے ہیں کہ خواہشات پوری نہیں ہو رہیں۔ یہ بالکل غلط ہے اگر کوئی خواہشات کی بنیاد پر جنگ یا لڑائی شروع کر دے۔ جناب! ان کے سامنے آئین ہے، ہم آئین اٹھا کر ان کے سامنے رکھ دیں گے ۔ کیا آئین کے تحت ہمارے حقوق دینے کے لئے مرکز ذمہ دار ہے یا نہیں۔ ہمارے ساتھ وہ آئینی حقوق پر بات کریں۔ ہمیں آئینی حقوق دلوا دیں۔ جناب! خواہش تو بہت دور کی بات ہے، جو آئین میں ہمیں حقوق دیئے گئے ہیں وہ ہمیں نہیں مل رہے، ہمارے اندر تو خواہشات پیدا ہوتی ہی نہیں ہیں، ہم تو وہ مظلوم لوگ ہیں کہ ہمیں سرے سے خواب میں بھی خواہش نہیں ہوتی۔ دن میں خواب دیکھنے والے کوئی اور ہوتے ہیں، ہم تو رات کو بھی خواب نہیں دیکھتے۔ ہمیں جو آئین نے حقوق دیئے ہیں وہ بھی نہیں مل رہے، اسی لئے یہ سب لوگ لڑ رہے ہیں۔ خواہشات تو بہت دور کی بات ہے۔ خواہشات کی بات نہیں ہے جناب بات آئینی حقوق کی ہے، آئین پر آپ نے دستخط کئے لیکن کیا کریں۔ جناب عالی! آپ کو علم ہے کہ میاں نواز شریف صاحب نے، یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے ، آئین

کی کاپی اٹھا کر ایک طرف پھینک دی کہ اس کی کیا ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

حافظ فضل محمد، جناب! یہ بات مسلمہ ہے۔ آئین کی دفعات ان کی خواہشات کی تکمیل نہیں کرتیں تو آئین کو ادھر پھینک دیتے ہیں۔ جب ہم کوئی بات اٹھاتے ہیں تو فوراً ہمارے سامنے آئین لے آتے ہیں کہ یہ آئین ہے اور یہ لوگ آئین کے غدار ہیں، فلاں ہیں۔ جناب! یہ مسائل کا حل نہیں ہے۔ ہم ان سے بھی گزارش کرتے ہیں اور ان کے اتحادیوں سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ خدا کے لئے ان صوبوں پر اس طرح مظالم نہ کریں ورنہ اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Do you want to speak on personal explanation.

جی فرمائیے۔

جناب اکرم شاہ خان، جناب! اگر آپ نے اس طرح کیا تو پھر ہر ایک کو وضاحت کی اجازت دینی ہو گی۔

جناب چیئرمین، چلیں، جمالی صاحب! you give up your right. بعد میں بات کر لیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، اب اس پر کون بات کرے گا؟ ڈاکٹر حئی صاحب! آپ بات کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، کیونکہ اس کے بعد وزیر صاحب کو وقت دینا ہے، انہوں نے بھی بات کرنی ہے یا یوں کر لیتے ہیں کہ وزیر صاحب کو پہلے سن لیتے ہیں، پھر آپ لوگ بات کر لیں۔ جی بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین! میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ

نے مجھے اس موضوع پر بات کرنے کی اجازت دی۔ میں حیران ہوں کہ مجھے ڈھائی سال اس سینٹ میں ہو چکے ہیں اور مجھے آج تک پتہ نہیں چلا کہ اس ملک میں power کس کے پاس ہے، اختیارات کس کے پاس ہیں؟ مجھے آج تک یہ پتہ نہیں ہے کیونکہ وزیراعظم بھی کہتا ہے کہ میں بے بس ہوں، یہاں کا وزیر خارجہ بھی کہتا ہے کہ میرے پاس اختیارات نہیں ہے۔ یسین خان وٹو بیچارہ نوٹ تو کر رہا ہے لیکن کوئی اس کی سنتا ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جس کے پاس اختیارات ہیں وہ بتاتا ہی نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جی وہ بتاتا ہی نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آج ہم سب مل کر اس ہاؤس میں یہ تسلیم کریں کہ اس ملک کے تمام نظام کو چلانے والا کسی باہر کے ملک میں ہے، وہ بابا امریکہ ہے جو اس ملک کوچلا رہا ہے۔ ورنہ اس ملک کا اگر کوئی بااختیار فرد ہوتا تو یہ FC جو بلوچستان میں ظلم و تشدد کر رہی ہے، س کا کچھ سدباب ہو چکا ہوتا۔ کئی بار ہم نے اس پر سوالات کئے، کل جو میں نے اس سلسلہ میں سوال کیا، ہمارے وزیر صاحب نے برا مانا کہ آپ نے شجاعت حسین کے خلاف یہ بات کی۔ جناب ہم کیا کریں؟ جب لوگوں کو کوئی شوٹ کرتا ہے، اس کے لئے کوئی اقدام نہیں اٹھایا جاتا ہے، ان کو کوئی پولیس نہیں دی جاتی ہے، اس وزیر کی کیا مجبوری ہے؟ مجھے بتائیں؟ اگر مجبوری نہیں ہے تو پھر وہ بااختیار ہی نہیں ہے، جب بااختیار نہیں ہے تو پھر وزارت چھوڑ دے۔ ایک FC کا پولیس والا جو سارجنٹ بھی نہیں ہے، صرف سپاہی ہے، اس نے چیف جسٹس امیرالملک مینگل کو کھڑا کر دیا، ایک ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو پکڑ کر اس کی بے عزتی کی۔ ہم نے اس مسئلے کو اس ہاؤس میں discuss کیا تو اس پولیس والے کے خلاف کسی قسم کے کوئی احکامات نہیں ہیں، اس کو

کہیں ٹرانسفر نہیں کیا گیا۔ یہ کوئی انصاف ہے۔ اس نے کہا کہ I am Chief Justice of the High Court اور وہ کہتا ہے XXXXXXXX

ایک پولیس والے سپاہی نے یہ اس کو کہا ہے۔

Mr. Chairman: This is expunged, these remarks are expunged.

کسی نے بھی کہا ہو، پہلے تو یہ ہے کہ اس کی کوئی تصدیق نہیں ہے کہ اس نے کہا ہے، لیکن اگر کسی نے بھی کہا ہو یہ الفاظ ٹھیک نہیں ہیں---- اب مجھے شک پڑ رہا ہے کہ یہ اختیار بلیدی صاحب کے پاس ہے۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! ہم یہاں پر آواز اٹھاتے ہیں، سراب میں کئی لوگوں کو قتل کر دیا گیا۔ ایک بھی تحصیلدار کو آج تک ٹرانسفر نہیں کیا ہے۔ میں جمالی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے ساتھی نے کوئی ایسے الفاظ ادا نہیں کئے ہیں، لیکن اگر ان کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں ان سے معذرت کرتا ہوں۔

جناب والا! میں جمالی صاحب کو آج چیلنج کرتا ہوں، میں آج جمالی صاحب سے بہت خوش ہوں کہ انہوں نے آج یہ اعتراف کیا اور بلوچستان مسلم لیگ میں ہوتے ہوئے انہوں نے یہ اعتراف کیا کہ بلوچستان کے ساتھ ظلم اور ناانصافی ہو رہی ہے۔ میں آج چیلنج کرتا ہوں کہ جمیعت العلمائے اسلام کے آٹھ اراکین وزراء ہیں اس صوبائی اسمبلی میں، وہ کل فیصلہ کریں، جب تک بلوچستان کا وفاقی کابینہ میں حصہ نہیں ہو گا، ہم احتجاجاً استعفیٰ دیں گے، میں چیلنج کرتا ہوں کل وہ جان جمالی کو تیار کریں، سب سے پہلے ہمارے آٹھ وزراء resign کریں گے۔

(تالیاں)

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! یہ کوئی انصاف ہے کہ ڈیڑھ سال سے

[*** The words expunged by the orders of the Chairman]

وفاقی کابینہ میں ہماری نمائندگی نہیں ہے۔ یہ کوئی انصاف ہے، کیا اگر وہ کہتے ہیں کہ ہم پاکستانی ہیں، پاکستان کی کوئی نشانی بلوچستان میں ہے۔ میں ایک سینیٹر ہوں، اپنے گھر میں، میں لالٹین جلاتا ہوں۔ میرے گھر میں بجلی نہیں ہے اور یہ اکیسویں صدی میں جانے کا دعوی کرتے ہیں۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ پولیس والا، ایک FC اور کوسٹ گارڈ والا، ایک بڑے سے بڑا بیوروکریٹ، ڈپٹی کمشنر ایک سینیٹر کو گریبان سے پکڑ کر مارتا ہے، اس کو زخمی کرتا ہے۔ سندھ کی مثال دیتا ہوں، میں اس کی شدید مذمت کرتا ہوں کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ احتجاج کرنا، آواز اٹھانا، یہ جمہوری حق ہوتا ہے۔ میں نواز شریف کو مورد الزام نہیں ٹھہراتا ہوں۔جس کو بھی اس ملک میں حکمرانی ملی اس نے اس قوم اور ملک کو لوٹا ہے۔ سب نے بلوچستان سے زیادتی کی ہے۔ اس سے پہلے بھی حکومت تھی اس نے بھی ہمارے ساتھ نا انصافی کی ہے۔

میں آپ کا مشکور ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ جناب یہ فیصلہ کریں کہ اگر وہ ایف سی اور کوسٹ گارڈ کو کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں تو ہمیں بھی بلوچستان چھوڑنا ہو گا۔ پھر ہم بلوچستان کو چھوڑ دیں گے۔ وفاقی وزیر خود جا کر وہاں پر کنٹرول کریں۔ ابھی ہم اتنے تنگ آ چکے ہیں کہ مکران میں مدرسے کے لیے لکڑی لا رہے تھے گاڑی میں اس کو بھی ایف سی والوں نے پکڑ لیا۔ ہم کیا کریں۔ خدا کے لیے یہ کوئی انصاف نہیں ہے۔ فیڈریشن نہیں ہے - یہ محبت کی نشانی نہیں ہے۔ میں آپ کو یہ بھی کہتا ہوں کہ جو ممبر آف سینٹ بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں، اکٹھے ہو جائیں۔ ہم بالکل چیلنج کریں گے۔ جب تک بلوچستان کو حقوق نہیں ملیں گے اس وقت تک ہم سینٹ کا اجلاس attend نہیں کریں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ

اس اہم مسئلے پر کچھ وقت مجھے بھی آپ نے عنایت فرمایا۔ جناب بات بالکل واضح ہے۔ بلوچستان کا مسئلہ اس معزز ایوان میں بارہا پیش کیا جا چکا ہے۔ بلوچستان کی مظلومیت کا کیس یہاں بارہا پیش کیا جا چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں اگر سب سے زیادہ زیادتی، بربریت، ظلم اور پسماندگی کسی کے حصے میں آئی ہے اس وفاق میں تو وہ بلوچستان ہے۔ سب سے بڑا صوبہ اور سب سے زیادہ نظر انداز۔ نہ ہم ملکی انتظامیہ میں ہیں، نہ ہم نمائندگی میں ہیں، نہ ہم اس ملک کی معیشت میں ہیں۔ جناب کہیں تو نظر آئیں اور ان تمام باتوں کے باوجود جو رویہ ہمارے ساتھ رکھا جاتا ہے، میں آپ کو دیانتداری سے کہتا ہوں کہ سارے ملک میں کہاں ایف سی اور کوسٹ گارڈ کا حکم ہے، کہاں حکمرانی ہے۔ پختونخواہ صوبے میں ہے، پنجاب میں ہے، سندھ میں ہے، کہیں بھی نہیں ہے۔

ہمارے پاس یہ سٹیٹ فورس کیوں ہے جو اسمبلی سے بالا تر ہے، جو صوبے کے عوام سے بھی بالا تر ہے۔ یہ کیا مذاق آپ نے ہمارے ساتھ بنایا ہوا ہے؟ کیا سمگلنگ صرف بلوچستان میں ہے؟ کیا پنجاب میں سمگلنگ نہیں ہو رہی ہے؟ بھارت اور پنجاب کے درمیان کتنی سمگلنگ ہے، اربوں روپے کی سمگلنگ ہے۔ زیادتی صرف ہمارے ساتھ ہے کہ نمائندے بھی بے بس، اسمبلی بھی بے بس اور ہم سب بے بس۔ یہ کیا مذاق ہے؟ کیا اس طرح وفاق کا نظام چلتا ہے؟

چیئرمین صاحب! میں آپ سے دردمندانہ بات کرتا ہوں، دیانتداری سے آپ کو کہہ رہا ہوں کہ بلوچستان نیشنل موومنٹ کی محنت تھی جو نوجوانوں کو سیاسی اور جمہوری عمل میں لایا گیا، جمہوری جدوجہد کی طرف راغب کیا گیا۔ ورنہ انتہا پسندی حد سے زیادہ تھی اور اس کی سب سے بڑی وجہ احساس محرومیت ہے۔ جرم اور بربریت ہے۔ ہر مسئلہ پر ایف سی اور کوسٹ گارڈ استعمال کرتے ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ سوراب کا واقعہ آپ دیکھیں۔ ایمانداری سے کہتا ہوں کہ انسان کا دل درد سے جل اٹھتا ہے کہ سو ڈیڑھ سو کے جلوس پر کبھی فائرنگ سنی ہے اور گولیاں بھی ساری سینے میں لگیں۔ تمام

سترہ زخمیوں کو سینے میں گولیاں لگی ہیں۔ ایک کے پاؤں میں گولی نہیں لگی ہے۔ تین نوجوان زخمی ہیں۔ اس جلوس کو آپ لاٹھی چارج کر کے بھی disburse کر سکتے تھے۔ ایک معمولی مسئلے پر آپ نے اتنا بڑا نقصان کیا۔ سوراب سے پہلے سانحہ جیوانی مشہور ہے کہ پانی کے لیے لوگ گئے ان کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔

اب آپ بتائیں کہ مکران ڈویژن میں، میں آپ کو ایمانداری سے کہتا ہوں، بلیدی صاحب نے بھی بات کی ہے، وہ لوگ سراپا احتجاج ہیں ۔ کوئی جگہ نہیں جہاں ایف سی اور کوسٹ گارڈ کا چکر نہیں ہوتا۔ گاڑیوں سے اتارکر بے عزت کرتے ہیں، زخمی کر دیتے ہیں اور مال متاع چھین لیتے ہیں۔ جناب وہاں پر گھروں پر آ کر تلاشی لیتے ہیں۔ خواتین کی بے حرمتی کرتے ہیں جو معاشرے میں سب سے زیادہ معیوب چیز ہے۔

اتھل چیک پوسٹ ہے باقی سارے پاکستان میں کوئی چیک پوسٹ نہیں ہے۔ یہ اتھل چیک پوسٹ ابھی تک ہماری جان نہیں چھوڑ رہی۔ بار رہا اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اٹک کی ایک چیک پوسٹ ہوتی تھی وہ ختم کر دی گئی لیکن اتھل چیک پوسٹ ابھی تک ہے۔ کیوں، کس لیے وہ چیک پوسٹ ہے۔ سارے پاکستان میں وہ بھی کراچی کے قریب سمگلنگ ہوتی ہے۔ کراچی بارڈر ہے، اتھل اور کراچی کا فاصلہ کیا ہے ؟ صرف سات میل ہے۔ آپ مجھے بتائیں یہ کوئی بارڈر ہے؟ بارڈر بارہ سو کلو میٹر دور ہے، یہ کیا ہے، کیا زیادتی نہیں ہے تو کیا ہے۔ خواتین کی تلاشی، انسانوں کی تلاشی۔ کتے چھوڑے جاتے ہیں، کتے تلاشی لیتے ہیں۔ چیئرمین صاحب! آپ ایمانداری سے کہیں یہ جو مارکیٹیں بھری ہوئی ہیں، یہ سارا بلوچستان میں سے سمگلنگ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی. Minister Sahib, I think, you should take note.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔یہ آٹے کی جو اربوں روپے کی سمگلنگ ہو رہی ہے، آٹے کا بحران ہے۔ کون کر رہا ہے یہ بلوچستان والے کر رہے ہیں۔ خدا کے بندے، یہ

ہیروئن ٹنوں کے حساب سے ساحل مکران سے جاتی ہے' اس میں ہم لوگ involve ہیں۔ ہمارے جیسے کمزور لوگ جو روٹی کے لئے ترستے ہیں۔ میں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ صرف روٹی کی خاطر اگر کوئی dinner set لے آتا ہے یا کوئی تھوڑا سا چار گیلن ڈیزل یا پیٹرول لے آتا ہے تو اس کو آپ لٹکا دیتے ہیں' اس کا سب کچھ چھین کر آپ اس کی بے عزتی کرتے ہیں' روڈوں پر گھسیٹتے ہیں اور جو ملتان' کراچی تک ٹینکوں کے ٹینک بھر کر ڈیزل اور پیٹرول آتے ہیں اس کو کوئی نہیں پوچھتا۔ اسلحہ کا کاروبار اس ملک میں ہو رہا ہے۔ پاکستان میں اسلحہ کا انبار ہے' ڈھیر پر بیٹھے ہوئے ہیں' لاوے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کسی نے پوچھا' اس کی سزا بھی ہم بھگتیں۔ کرنے والے اور' کھانے والے اور' لوٹنے والے اور' اور جوتے' لاٹھیاں' ڈنڈے' گولی سینے پر جھیلنے والے بلوچستان والے۔ سبحان اللہ' وفاق ہم سے اچھا سلوک کر رہا ہے۔ یہ وحدت ہے' خدا کے بندے ہمارے ساتھ ظلم مت کرو۔ میں آپ کو ایمانداری سے کہتا ہوں کہ بلوچستان کے لوگ بدترین احساس محرومیت کا شکار ہیں اور میں آپ کو یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ میں ضرور سیاسی کارکن ہوں لیکن لوگ' میں آپ کو دیانتداری سے کہتا ہوں' پارلیمنٹ سے متنفر ہو رہے ہیں۔مجھے گالی دیتے ہیں' کہتے ہیں کہ پارلیمنٹ' پارلیمنٹ کس پارلیمنٹ کی بات کرتے ہیں کہ چھ سال پارلیمنٹ میں رہے ہو ایک بات بھی نہیں منوا سکے ہو۔ سینڈک پروجیکٹ سے لے کر' میرانی ڈیم سے لے کر' بولان میڈیکل کالج سے لے کر' FC, Coast Guard کی زیادتیوں تک ۔ ہم کیا جواب دیں؟ ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ بلوچستان میں ایک Development Scheme بتائیں' ایک کارخانہ بتائیں' بلوچستان میں خواتین یا مردوں کا ایک قابل تعریف تعلیمی ادارہ بتائیں۔ خدا کے بندے ایک روزگار کا ذریعہ بتائیں ۔ ہم لوگ بھی انسان ہیں پتھر تو نہیں کھائیں گے۔ آپ تفتان میں بھی گولی چلاتے ہیں' آپ بتو میں بھی گولی چلاتے ہیں' آپ مچھ میں بھی گولی چلاتے ہیں' چمن میں بھی گولی چلاتے ہیں' ژوب میں بھی گولی چلاتے ہیں' لورالائی میں بھی گولی چلاتے ہیں۔

جناب چیئرمین صاحب! خدا جانتا ہے کہ ہماری سڑکیں ایسی ہیں کہ آپ لوگ سفر نہیں کر سکتے۔ آپ آئے، حکم کیا معائنے سے بیزار ہیں' واپس جاتے ہیں۔ جہاں بھائی سفر نہیں کر سکتے ہیں۔ آپ ڈیرہ غازیخان سے لے کر لورالائی تک چلیں' گھنٹوں traffic بند رہتی ہے۔ وہ سڑک چوڑی نہیں ہے۔ لوگوں کی سبزیاں اور دوسری چیزیں گل جاتی ہیں۔ کوئی مارکیٹ نہیں ہے' کوئی منڈی نہیں ہے۔ Fish industry بلوچستان کی بہترین industry ہے' Tourism بلوچستان کی بہترین industry بن سکتی ہے۔ Mining, metal بہترین industry بن سکتے ہیں۔ مگر ہم نے آپ سے ایک فائدہ دیکھا کہ آپ نے ہماری ساری زمین 60 ,63 ,62 میں ایران کو دے دی۔ یہ کوئی بات ہے' جنرل ایوب خان کے زمانے میں ایران کے حوالے کی۔ نہ ہم سے پوچھا' نہ ہم سے مشورہ کیا' سارا اٹھا کر دے دیا۔

جناب چیئرمین صاحب! آپ کبھی کبھی ہم سے کہتے ہیں کہ سارا وقت بلوچستان کے لئے بولتے ہو۔ بھائی جہاں اتنی بربریت ہو' وفاق میں نمائندگی نہ ہو' مسلم لیگی خود فریاد کر رہے ہیں کہ کابینہ میں نمائندگی نہیں ہے' کبھی سنا ہے۔ مسلم لیگ کا وزیر اعلیٰ کیشیئر ہو کر اسلام آباد آتا ہے اور اپنے funds کے لئے' اپنی تنخواہوں کے لئے چیخ کر واپس چلا جاتا ہے۔ رونے رو کر واپس چلا جاتا ہے۔ لوگوں کو تنخواہیں نہیں ملتی ہیں۔ چیئرمین صاحب! ہم وفاق میں سب سے پیچھے ہیں' میں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ۔ مجھے سارے پاکستان کے عوام عزیز ہیں' سارے مظلوموں سے محبت ہے' پختونخواہ کے مظلوم عوام' پنجاب کے مظلوم عوام سے' سندھ کے مظلوم عوام سے اتنی ہی محبت ہے جتنی کہ بلوچستان کے عوام سے محبت ہے لیکن بلوچستان کی مظلومیت کیونکہ سب سے زیادہ ہے' سب سے زیادہ بلوچستان نظر انداز ہے' سب سے زیادہ forces اور غیر جمہوری قوتوں کے ظلم اور جبر کا بلوچستان آماجگاہ بنا ہوا۔ اس لئے سب سے زیادہ آواز اس کے لئے اٹھاتے ہیں ورنہ تو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آج وفاق میں

ہماری صحیح نمائندگی ہو تو چیئرمین صاحب! میں دیانتداری سے کہتا ہوں کہ بلوچستان کا ایک نوجوان بے روزگار نہیں ہو گا۔ ہمارے پاس دس ہزار سے زیادہ لوگ نہیں ہیں۔ صرف ایک PIA, WAPDA میں آپ ہمیں کھپا سکتے ہیں۔ بجلی ہمارے پاس ہے، سڑک ہمارے پاس ہے، ڈاکخانہ ہمارے پاس ہے - میں آپ کو ایمانداری سے کہتا ہوں کہ آپ نیشنل ہائی وے پر چلے جائیں، آر سی ڈی ہائی وے پر چلے جائیں، بلوچستان میں کہیں بھی چلے جائیں، کوئٹہ سے تفتان تک، کوئٹہ سے ژوب تک، ہر جگہ آپ کو ایف سی کی چیک پوسٹ ملے گی۔ کیا ہم جاہل ہیں، ڈاکو ہیں؟ خواتین، مرد اور بچوں، سب کی تلاشی لی جاتی ہے۔ آپ ہماری عزت کو بھی دیکھیں جو ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہے۔ میں آپ کو ایمانداری سے کہتا ہوں کہ ہم غلامی کو پسند نہیں کرتے ہیں، تابعداری کو پسند نہیں کرتے ہیں، گردن کٹواتے ہیں، اس کے سامنے نہیں جھکتے ہیں۔ یہ ہمارا ایمان ہے۔ یہ ہمارا ضمیر ہے۔ ہم کبھی بربریت اور ظلم کے سامنے گردن نہیں جھکائیں گے۔ گولی قبول کریں گے، سر دیں گے، عزت نہیں - ہم عزت کے بھوکے ہیں۔ ایسے ہی پختون عوام، سندھی عوام ہیں اور میں چیلنج سے کہتا ہوں کہ یہی وطیرہ پنجاب کے غیور، غیرت مند عوام کا ہے۔ ہر ایک کو عزت پیاری ہے - مگر یہاں بربریت ہے -

جناب چیئرمین! آج ہم یہاں پر گلے شکوے کر رہے ہیں تو صرف اس لئے کہ ہمارے ساتھ تیسرے، چوتھے درجے کے شہری جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ ہم کہاں جائیں، ہم کہاں یہ رونا روئیں؟

جناب چیئرمین : اب آپ وائنڈ آپ کرلیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : اس ایوان میں، اس پارلیمنٹ میں، میری آپ سے، حکومت وقت سے دردمندانہ اپیل ہے، ان کو میں نہیں کہتا، یہ ذمہ دار ہیں۔ سب نے یہ کہا ہے کہ بلوچستان پسماندہ ہے۔ مارشل لاء کے دور میں جو لوگ اقتدار میں آئے انہوں نے بھی یہ بات کہی - 90% بلوچستان کا مسئلہ سیاسی تھا۔ مارشل لاء گیارہ سال رہا۔

پیپلز پارٹی والے بھی کہتے ہیں کہ بلوچستان کا مسئلہ معاشی اور سیاسی ہے۔ مسلم لیگ والے بھی کہتے ہیں کہ معاشی اور سیاسی ہے۔ خدا کے بندو! ٹس سے مس کیوں نہیں ہوتے۔ خدا کے بندو! آگے بڑھو، اگر ہمارے ایک ہزار مطالبے ہیں تو ان میں سے ایک مطالبہ تو مانو۔ کبھی تو ہمیں سنو، کبھی تو ہمیں اہمیت دو، کبھی تو ہمارے درد کی دوا بنو۔ کب تک آپ ہمارے زخموں پر نمک پاشی کریں گے، ظلم اور جبر سے نوازیں گے اور ہمیں غیر انسانی سلوک سے نوازیں گے، بے عزتی سے نوازیں گے؟ آپ خود جانتے ہیں کہ اس کا جواب کیا ہوگا۔

جناب چیئرمین : شکریہ ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : آپ یہ دیکھیں کہ حکومت اور دنیا عارضی چیزیں ہیں۔ چیئرمین صاحب! آخر میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو عرض کروں گا کہ خدارا! اس ملک کو وفاق کی طرح چلائیں، یہ کثیر القومی ملک ہے، سب کا احترام کریں۔ سب سے محبت کریں ۔ ایک جاندار اتنا کھاتا ہے کہ اس کا پیٹ پھولا ہوا ہے اور ایک بے بس کا پیٹ کمر کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ ایک امریکہ میں علاج کراتا ہے، لندن میں سر درد کا علاج کراتا ہے، ایک بے بس کو ڈسپرین کی گولی نہیں ملتی، پٹی نہیں ملتی۔ Have or have not کے درمیان gap ہے ۔ وفاق کی اکائیوں کے درمیان آپ گیپ کو بڑھا رہے ہو۔ اسے مت بڑھاؤ۔ Have or have not کے درمیان، وفاق کی اکائیوں کے درمیان گیپ کو مت بڑھاؤ۔ خدارا! اس گیپ کو کم کرو۔ انہی الفاظ کے ساتھ میں ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : شکریہ ۔ ڈاکٹر صاحب! آپ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ آپ نے کیا achieve کیا۔ ایک چیز آپ نے achieve کی اور ہم سب کو شدت سے احساس ہے کہ واقعی بلوچستان کو خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ یہ احساس آپ سب لوگوں نے دلوایا ہے ۔ یہ آپ کی achievement ہے۔ جی جناب فرمائیے ۔منسٹر صاحب نوٹ کریں، ان سب باتوں پر توجہ کی ضرورت ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : یہ بہت بڑی چیز ہے کہ احساس ہو جائے کہ واقعی توجہ کی ضرورت ہے ۔ واقعی میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ سب لوگوں کی محنت ہے کہ یہ احساس ہو رہا ہے کہ بلوچستان وفاق کا حصہ ہے، اس کے علاقے پسماندہ ہیں develop ۔ انہیں خصوصی توجہ کی ضرورت ہے اور مجھے یقین ہے کہ منسٹر صاحب بھی اپنے دوستوں پر زور ڈالیں گے کیبنٹ میٹنگ میں کہ واقعی توجہ کی ضرورت ہے ۔ جناب ظفر صاحب۔

جناب ایم ۔ ظفر۔ جناب چیئرمین! نظرعنایت کا شکریہ ۔ دیر سے سہی مگر باری تو آئی ۔ جناب مسئلے ، مسائل بلوچستان سے متعلق یہاں جو بیان کئے گئے ہیں ۔ یہ صرف بلوچستان کے مسئلے ہی نہیں ہیں بلکہ وفاق کے مسئلے ہیں ۔ اب ان مسئلوں، دشواریوں اور تکلیفوں کی طرف جانے اور ان کی نشاندہی کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی ۔ بڑی تفصیل سے ہمارے جتنے معزز سینیٹر صاحبان نے نشاندہی کی ہے اور اتفاق سے خواجہ قطب الدین صاحب نے بھی اپنا رول ادا کیا ہے ۔ ان کو بھی نظر آیا کہ بلوچستان کی کچھ خامیاں ، کمی اور دشواریاں ہیں ۔ سوال یہ نہیں ہے کہ مسئلہ جناب کیا ہے ۔ بات یہ ہے کہ سارا کچھ یہ کیوں ہے ؟ گزشتہ ۵۲ سال سے ہرصوبہ کوئی آگے کوئی پیچھے ، کوئی غریب کچھ امیر اس لحاظ سے تو ہم سنتے ہیں مگر ایک حقیقت ہے کہ یہاں کے عوام چاہے وہ پنجاب میں ہوں ، سندھ میں ہوں ، بلوچستان میں ہوں یا فرنٹیئر میں ہوں ۔ میں مٹہ صاحب سے معذرت کے ساتھ ، چاہے وہ پشتونخواہ میں ہوں، عوام غریب ہی ہیں۔ کسی جگہ بھی خوشحالی نہیں ہے۔ کہیں کوئی ایسا مقام نہیں ہے کہ دیکھ کر خوشی ہو اور آج ہم اطمینان سے جاکر رات کو سو جائیں گے ۔ کہیں چراغ نہیں جلتا ، کہیں بجلی نہیں ہے، کہیں پانی نہیں ہے ، کہیں روٹی نہیں ہے ۔ مگر یہ سارے مسائل ہیں ۔ اب سوال یہ ہے کہ ہر وقت ہم یہی سوچتے رہیں گے کہ یہ مسائل ہیں یا ان مسائل کا کوئی حل بھی ہے ۔ جناب ان کے حل کے لئے ہم نے ۱۹۷۳ء میں آئین بنایا تھا اور اس میں یہ عہد کیا تھا اللہ کے

پاک نام سے شروع کرتے ہوئے کہ ہمارے جتنے مسئلے ہوں گے ہم ان تمام مسائل کو معاشی ، اقتصادی ، ثقافتی ، سیاسی جو بھی ہوں گے اندرونی یا بیرونی طور پر اس کو اس آئین کے جو اندراجات ہیں ان کے تحت حل کریں گے - یہ ایک عہد اپنے قوم اور ملک کے لئے تھا -

آج ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ایک عہد پورا نہیں ہوا- This promise is not being کہ fulfilled. It is being violated wilfully and consciously. And the result is جو اس کے reprecussions ہونے چاہئیں تھے وہ آپ کے سامنے ہیں - result یہ ہے کہ ایک صوبہ بالکل ہی سیاسی طور پر eliminate ہوچکا ہے - اس کی ایک اسمبلی بیٹھی ہوئی ہے - وہاں پر کچھ لوگ جاکر حکومت کر رہے ہیں - میں یہ نہیں کہتا کہ وہ وائسرائے ہیں یا تھانیدار ہیں یا حوالدار ہیں - سوال یہ ہے کہ آیا آئین میں اس شخص کو یہ اختیار دیا جا سکتا ہے کہ وہ جا کر ایک -

(مداخلت)

جناب ایم ظفر- نہیں آپ کو میری باتیں پسند نہیں آرہیں-

I am sure. I am absolutely sure you do not like to hear me because what here I am saying is directly against you. I mean, that is not directly against you but that is directly against your Government, that is directly against your interests. I know it, you do not want to hear me. But please whatever you want to say address the Chair.

جناب چیئرمین ، ظفر صاحب' please آپ نے کہا تھا کہ ۲ منٹ میں بات کرتا ہوں-

Mr. M. Zafar: Sir, I am a man of 'otherwise' very few words. He interrupted me. I was about to conclude it.

اب یہ بات ہے جناب

When we talk about a remedy of a situation, what is the remedy? Remedy we have in the Constitution, lets adhere to that, that is a promise made, let us fulfil that promise, lets redeem that promise. Once you redeem that promise, if you act upon that, all these problems, all these difficulties, all these issues will be immediately solved.

جناب بلوچستان کے کیا problems ہیں ؟ بلوچستان کا مسئلہ یہ ہے کہ آئین کے تحت دیئے گئے تحفظات پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ۔ ان پر عملدرآمد کرادیجئے۔

Constitution says whatever, wherever he is, even if he is a foreigner, if he is in Pakistan, he is entitled to the liberty, safety of his home, life and everything.

یہ جو FCs ہیں یا جو پولیس ایجنسیز ہیں ۔ یہ اس لئے نہیں بنائی گئی ہیں کہ اس بنیادی حق کو violate کریں بلکہ اس لئے بنائی گئیں ہیں کہ ان بنیادی حقوق پر عملدرآمد کرائیں ۔ یہ ایجنسیز جو ہیں they work under the government گورنمنٹ جو elect ہوکر آتی ہے اس کا

this is his basic obligation to protect the life and dominity of the citizens and the folks.

Then that Government loses the right of اگر کوئی گورنمنٹ یہ کام نہیں کرسکتی the folk.

جناب چیئرمین۔ظفر صاحب ، ابھی آپ مہربانی کریں ۔ وقت ابھی بہت تھوڑا ہے ۔ یہ سب باتیں ہوگئی ہیں۔ ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں، سب نے یہی بات کی ہے۔ اب سیف اللہ پراچہ صاحب دو منٹ۔

Mr. M. Zafar: Sir,

میں تو آپ کو ایک رستہ دکھا رہا تھا کہ کیسے ہونا چاہئیے۔

I am not talking about the issues which I know. Yes, I know.

لیکن اب وقت تھوڑا ہے اس لئے

unreasonable you might say.

Mr. M. Zafar: Sir, thank you very much.

Mr. Chairman: Saifullah Paracha, two minutes, please.

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ شکریہ جناب۔

Sir, I will not take much time.

یہاں پر issues بڑے واضح ہیں۔ اگر government side انہیں حل کرنا چاہے تو یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ ایک بڑا issue یہاں پر بار بار آیا ہے وہ unemployment کا ہے کہ ہمارے consensus سے جو رپورٹ آپ کی آئی ہے وہ 5.3% بنتی ہے آپ ہمیں 3.5% سے ہانک رہے ہیں۔ یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ انصاف پر مبنی ہونی چاہئیے' آپ اس کو صحیح کریں۔

نمبر ۲ FC کا معاملہ ہے۔ آخر یہ سب تکلیفیں بیان کی گئی ہیں اس کا حل یہ ہے کہ Minister for Interior, Minister for Defence ہمارے گورنر بلوچستان ' ہمارے وزیر اعلیٰ بلوچستان مل بیٹھ کر اس کا solution ڈھونڈیں۔ یہ تکلیفیں آج سے تو نہیں ہوئیں۔ یہ بڑے عرصے سے چلتی آئی ہیں۔ آخر اس کا کوئی نہ کوئی end ہونا چاہئیے' اس کا solution لینا چاہئیے۔

تیسری بات یہ ہے کہ بلوچستان میں کوئی نہ کوئی بڑا پراجیکٹ ضرور شروع کرنا چاہئیے۔ اس کی بھی نشاندہی کی گئی ہے' ایک تو یہ ہے کہ ہمارا جو capital Quetta ہے اس کا water level بہت جلدی نیچے جا رہا ہے۔ اگر یہی صورت رہی تو لوگوں

کو کوئٹہ شہر abandon کرنا پڑیگا۔ ابھی وقت ہے کہ اس کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔ میرانی ڈیم، یا کوئی اور big projects جو کہ exclusively صوبہ بلوچستان کے لئے ہوں اس کی طرف توجہ دی جائے۔ یہ کوئی اتنا بڑا کام نہیں ہے اگر نیت ٹھیک ہے تو اس کے solutions ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Yes, please Khattak Sahib.

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب مرکز بلوچستان کے ساتھ سوتیلی ماں یا ظالم اور دشمن باپ کا جو سلوک کر رہا ہے اس پر بہت کچھ کہا گیا اور نہ صرف کہا گیا، نہ صرف اس کی تفصیل بتائی گئی بلکہ اس پر رد عمل کا بھی کافی زور و شور سے اظہار کیا گیا۔ میں زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں کے حالات اور یہاں کی تقریروں سے، اور میری معلومات سے یہ بات واضح ہوتی ہے جیسے جالب صاحب نے کہا اور جس طرف دوسروں نے اشارہ کیا کہ واقعی حکومت، بلوچستان کو ۷۴ کے فوجی operation کی طرف بڑھا رہی ہے۔ یہ میرا اندازہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر عوامی mandate کو، صوبائی حکومت کو اختیار نہیں دیا گیا اور بدنام ترین برہنہ horse-trading کے ذریعے سے وہاں حکومت مسلط کی گئی ہے۔ جب آپ عوام کی رائے کی قدر نہیں کریں گے تو عوام کیا کریں گے۔ مجھے خوشی ہے کہ جمالی صاحب جو مسلم لیگ کے ممتاز لیڈر بھی ہیں اور بلوچستان کی ایک اہم شخصیت ہیں انہوں تحت اللفظ، شاعری میں ایک لفظ ہے، تحت اللفظ وہ کچھ کہا جو ہمارے ساتھیوں نے کھلم کھلا کہا تھا۔ بر ملا کہا تھا۔ یعنی اس پر میں کیا کہوں۔

دوسری بات یہ کہ جس مسئلے کا ذکر کیا گیا ہے یہ بلوچستان کے ایک پارٹی کے مسائل نہیں ہیں۔ جس طرف اشارہ کیا گیا اس پر پورا بلوچستان ایک ہے یہاں تک کہ ایک MNA مسلم لیگ کا، اتنی باوقار اور مقتدر شخصیت تھی، وہ بھی تحت اللفظ سے اس کی تائید کرتے ہیں، علماء بھی کرتے ہیں سب کرتے ہیں۔ یہ کسی ایک کا

مسئلہ نہیں، پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے اور صرف بلوچستان کا نہیں بلکہ وفاق کا مسئلہ ہے۔ جناب چیئرمین! یہ ملکی وحدت کا مسئلہ ہے - جب یہ واقعات ہو رہے تھے تو وہاں پونم کا اجلاس بھی ہو رہا تھا۔ پختون، سندھی، بلوچ، سرائیکی سب وہاں موجود تھے، سب نے وہاں دیکھا کہ کیا ظلم ہو رہا ہے نہ صرف یہ بلکہ احتجاج کیا، جلسہ کیا۔

مزید یہ کہ جیسے میں نے کہا کہ یہ مسئلہ سادہ نہیں ہے۔ اس کا رد عمل ہوگا۔ بڑی وضاحت کے ساتھ انہوں نے بھی کہا اور حئی صاحب نے اشارتاً جذبات میں کہا کہ وہ آخر کدھر جائیں گے؟ کدھر کے معانی کیا ہیں؟ تو اس کو سادہ نہیں لینا چاہیئے۔ یہ ایک چنگاری ہے، اس چنگاری کو بھڑکنے نہ دیا جائے اور جیسے میں نے پہلے کہا کہ جو واقعات بلوچستان میں ہوئے تھے اس کو نہ دہرایا جائے۔ جناب چیئرمین! آخر میں صرف یہ کہوں گا کہ حکومت کا رویہ جیسے طاہر نے کہا کہ مخاصمانہ ہے، ایک بلوچ نے کہا کہ مخاصمانہ ہے، اس کو نوٹ کرنا چاہیئے اور اس لئے یہ مذمت کے قابل ہے۔ لیکن میں صرف مذمت نہیں کروں گا، نہ مطالبہ اور نہ شکایت کروں گا، میں متنبہ کروں گا کہ اگر مرکزی حکومت کا بلوچستان کے ساتھ یہی رویہ رہا اور بلوچستان کی وساطت سے تمام وفاق کے یونٹوں کو یہ message ملتا ہے تو یہ کسی کے لئے ہو نہ ہو لیکن ملک کے لئے نہایت بُرا شگون ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ منسٹرصاحب - اس کے بعد سنوں گا۔ اب ٹائم نہیں ہے ڈیکھیں پونے دو ہو گئے ہیں - please I can't give any more time. منسٹر صاحب آپ پہلے بات کریں اس کے بعد پھر ڈیکھیں گے - please let me finish this and then I will take up your point.

میر ظفر اللہ خان جمالی۔ جناب میں چھ دفعہ اٹھا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ اسی لئے میں نے چھ دفعہ ہی آپ کو منع کیا ہے۔ جی فرمائیے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔ حافظ صاحب نے یہ دو چیزیں فرمائی تھیں کہ ----

جناب محمد زاہد خان۔ یہ شکوہ جواب شکوہ شروع ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے کر لینے دیں۔ بھئی بات تو سن لیں کہ کیا ہے۔ زاہد خان صاحب بات سنیں، آپ کے متعلق ہو گی تو آپ جواب دے دیں۔ جس کے متعلق ہو گی وہی جواب دے گا۔ جی جمالی صاحب۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔ حافظ صاحب نے ایک لفظ استعمال کیا تھا کہ عوام نے ہمیں چنا ہے، ہم ان کے گھر سے نہیں آتے ہیں۔ مجھے اس لفظ پر اعتراض ہے۔ میں نے اس طریقے سے کسی ممبر کے بارے میں نہیں کہا اور میں توقع رکھتا تھا کہ حافظ صاحب ایسی بات نہیں کہیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو یہ کہنا نہیں چاہیئے تھا۔ جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے پاکستان نہیں بنا تھا بلوچستان موجود تھا، پاکستان ہے بلوچستان ہے، خدانخواستہ فیڈریشن ٹوٹ جاتی ہے لیکن بلوچستان رہے گا، ہم تو اس کے قائل ہیں۔ جو میرے دوستوں نے فرمایا میں اس میں مزید کوئی توسیع نہیں کرنا چاہتا۔

جناب چیئرمین۔ جی مولانا صاحب کچھ کہنا چاہیں گے انہوں نے آپ سے چھوٹی سی شکایت کی ہے ۔

حافظ فضل محمد۔ انہوں نے میری تقریر کے دوران یہ فرمایا کہ آپ چونکہ وہاں حکومت میں شامل ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں انہوں نے شکوہ صرف اتنا ہی کیا ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم ان کے گھر سے نہیں آئے تو بس اتنی ہی بات ہے۔

حافظ فضل محمد۔ نہیں نہیں گھر سے نہیں میں نے کہا کہ ہم کسی کے گھر سے بھیک مانگ کر نہیں آئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بس ٹھیک ہے ۔ وضاحت ہو گئی، بس اتنی ہی بات تھی۔ جی

جناب منسٹر صاحب۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب چیئرمین! بلوچستان ہمارے ملک کا بہت ہی اہم صوبہ ہے اور رقبے کہ لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ بلوچستان کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ وزیر اعظم صاحب کے الفاظ میں بلوچستان پاکستان کا مستقبل ہے۔ آپ یہ خیال فرما سکتے ہیں کہ جو قائد یہ محسوس کرتا ہے کہ بلوچستان پاکستان کا مستقبل ہے وہ بلوچستان کے حقوق کے متعلق یقیناً پہلے لوگوں سے زیادہ خیال رکھے گا۔

یہ بات درست ہے کہ بلوچستان کے بہت سارے مسائل ہیں۔ ان کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے ۔ بہت سارے کام کرنے والے ہیں لیکن میں عرض کروں گا کہ باقی حکومتوں کے مقابلے پر اگر زرا آپ توجہ فرمائیں کہ میاں نواز شریف کی حکومت نے بلوچستان پر کس قدر توجہ دی ہے ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، زاہد خان صاحب آپ دوبارہ مداخلت کر رہے ہیں ۔ دیکھیں آپ کی تقریریں ہوئیں، سب نے سنیں۔ مہربانی کریں ۔ جی منسٹر صاحب۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ مسائل ہیں، میں ان سے انکار نہیں کر رہا لیکن میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ موجودہ حکومت نے اور میاں نواز شریف نے بلوچستان کے مسائل پر خصوصی توجہ دی ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ زراعت پر میاں نواز شریف نے جتنا زور دیا ہے بلوچستان میں آج تک کسی اور حکومت نے نہیں دیا ۔ آپ دیکھ لیں کہ کاٹن، جو وہاں سے دوہزار ایکڑ ہوتی تھی ، اس دفعہ پچیس ہزار ایکڑ سے زیادہ ہے اور ساٹھ ہزار گانٹھ کاٹن کی تاریخ میں پہلی دفعہ بلوچستان سے ہوئی۔

ٹریکٹرز اتنی تعداد میں اس رعایت کے ساتھ پہلی دفعہ بلوچستان میں موجودہ حکومت نے دیئے ہیں ۔ گوادر پورٹ کو develop کیا جا رہا ہے ۔ کوسٹ والی جو

سڑک ہے سات آٹھ سو میل اس کو priority basis پر بنایا جا رہا ہے ۔ گوادر سے رتو ڈیرو تک کوئی نو سو کلومیٹر کی سڑک ہے جس کی تعمیر کی جا رہی ہے ۔ ہر چیز کے بارے میں کوشش یہ ہے کہ بلوچستان کے معاملات کو ترجیح دی جائے ۔ بے زمین کاشتکاروں میں زمین تقسیم کی جا رہی ہے ۔ پانی کا ذکر ہوا ہے کہ پانی وہاں نیچے چلا گیا ہے اس سلسلے میں بھی نصف ارب روپیہ مخصوص کیا گیا ہے ۔ان مسائل کی طرف توجہ دی جا رہی ہے ۔یقیناً بلوچستان کے مسائل پر پوری توجہ دے کر رقم بھی مہیا کی جانی ہے اور اس کو ہر لحاظ سے ترقی دینی ہے ۔ موجودہ حکومت اس کے متعلق conscious ہے لیکن جو کام پچھلے باون سال سے نہیں ہوئے ان پر آج بہت سارے لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ جب ان کی حکومتیں تھیں تو انہوں نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ میاں نواز شریف ان مسائل کی طرف توجہ دے رہے ہیں ۔ مسلم لیگ ان مسائل کی طرف توجہ دے رہی ہے ۔

ایک بات یہاں بار بار کہی گئی پنجاب اور بلوچستان کے بارے میں ۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پنجاب بلوچستان سے اتنی ہی محبت کرتا ہے جتنا پنجاب اپنے ساتھ محبت کرتا ہے ۔ یہ تعصب کا سوال آپ کسی پنجابی سے، کسی سے بات کر کے دیکھ لیں، وہ بلوچستان کے حقوق کو بھی اسی محبت اور اسی خلوص کے ساتھ دیکھتا ہے جس طرح وہ پنجاب کی بات کرے گا۔ جو حضرات اس کو بلاوجہ تعصب کی فیلڈ میں ڈالتے ہیں وہ میرے خیال میں مناسب نہیں کرتے ۔ محبت بہتر جذبہ ہے ، نفرت عارضی جذبہ ہے ، تخریبی جذبہ ہے ۔ محبت لمبا جذبہ ہے۔ اس سے معاملات استوار ہوتے ہیں ، معاملات بہتر ہوتے ہیں ، ترقی ہوتی ہے ، اتفاق اور اتحاد ہوتا ہے لیکن نفرتوں کے بیج ایسے کانٹے اگاتے ہیں جو مناسب نہیں ہوتے ۔

جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ وزیراعظم، بلوچستان کے حقوق کا ہر لحاظ سے خود تحفظ کرتے ہیں ۔ ہر معاملے میں دلچسپی لیتے ہیں ۔ وہاں صوبائی حکومت میں

بہت ساری پارٹیاں شامل ہیں۔ وہ پارٹیاں بھی شامل ہیں جس طرح مولانا صاحب کی پارٹی ہے کہ جو یہاں حزب اختلاف میں ہے وہاں وہ اقتدار میں شامل ہے۔ ان کا حق ہے عوامی نمائندگان کی حیثیت سے اور وفاقی حکومت کا جہاں تک تعلق ہے وہ صوبائی حکومت کو پورا سپورٹ کرتی ہے اور جو اختیارات صوبائی حکومت کے ہیں ان کو کسی صورت میں کم نہیں کیا جاتا۔

جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ ایک basically آج motion یہ تھا کہ

This House may discuss the Law and Order situation in Balochistan with particular reference to the role and excesses of FC in Balochistan

لیکن بلوچستان کے سارے مسائل کے متعلق بات ہوئی۔ میں آپ کے ان الفاظ کے ساتھ اتفاق بھی کرتا ہوں کہ واقعی بلوچستان کے ہمارے جو دوست ہیں وہ بلوچستان کے مسائل بڑے بھرپور طریقے سے پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور سینٹ کے سارے ممبران کو اس کا پہلے سے بھی زیادہ احساس ہے لیکن موضوع بحث بہرصورت اس وقت یہ ہے۔

میں آپ کی وساطت سے اپنے فاضل دوستوں کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ہماری طرف سے ان کے مسائل کو پوری ہمدردی سے لیا جائے گا اور حکومت کے وسائل جتنی اجازت دیں گے اس کے مطابق ہم ترجیحاتی بنیادوں پر بلوچستان کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ میں ایک آدمی بات نہیں کر رہا بلکہ سارے دوستوں کی طرف سے یہ بات کر رہا ہوں، یہ سارے دوستوں کا مسئلہ ہے اور ان کو اتنی ہی بلوچستان کے ساتھ محبت ہے کیوں کہ بلوچستان واقعی پاکستان کا مستقبل ہے اور واقعی پاکستان کا مستقبل ہر پاکستانی کو عزیز ہے۔

اب جناب والا! سوراب کا مسئلہ اٹھایا گیا۔ اس کے بارے میں عرض کروں گا کہ وہاں واقعہ ہوا، تین اموات ہوئیں اور کچھ لوگ زخمی ہوئے لیکن یہ نہیں ہے کہ اس معاملے کو ایسے ہی چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ basically صوبائی مسئلہ ہے لیکن صوبائی

حکومت نے اس سلسلے میں ایک tribunal مقرر کیا ہے جو ہائی کورٹ کے ججوں پر مشتمل ہے۔ ہائی کورٹ کے جج جناب جسٹس راجہ فیاض احمد صاحب ان کو terms of reference یہ دی گئیں ہیں کہ

(a) to ascertain facts , circumstances and motives leading to the killing incident.

(b) to ascertain the extent of the loss of human lives.

(c) to fix responsibility in this regard.

(d) to make recommendations and suggest measures for creating better relationship and atmosphere between the parties.

میرے خیال میں اگر ان terms of reference کو وہ ملاحظہ فرما لیں تو اس میں تقریباً ان ساری باتوں کا جواب ہے کہ جن اعتراضات کا اس سلسلے میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ جو بھی اس سلسلے میں ذمہ دار ہو گا اس کو قرار واقعی سزا قانون کے مطابق دی جائے گی۔ ہائی کورٹ کے جج سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ یہ تجاویز بھی پیش کریں کہ کس طریقے سے اس ماحول کو بہتر کیا جائے۔ اس کے علاوہ بھی یہاں سے Interior Ministry کی طرف سے بھی coastal guards کو پہلے بھی directions جاری ہوئیں ہیں کہ شکایات آ رہی ہیں ، حالات کو درست کیا جائے۔ ایف سی کے بارے میں میرے پاس اس وقت ریکارڈ نہیں ہے لیکن ان کے بارے میں بھی یہ ہدایت ہو گی کہ کسی طریقے سے کوئی بھی ادارہ اپنے قانونی اختیارات سے تجاوز نہ کرے اور اپنے قانونی اختیارات کے اندر رہتے ہوئے وہ اپنے فرائض کی ادائیگی کریں لیکن جناب والا! ایک بات کی ہمارے دوست اجازت دیں گے کہ اگر کوئی شخص smuggling کرتا ہے ، اگر کوئی شخص ایسا کام کرتا ہے جو قانون کے خلاف ہے ، جو قانون کی violation میں آتا ہے تو اس وقت پھر ایسے اداروں کے لئے قانون کے مطابق اقدامات کرنا ضروری ہو جاتے

ہیں۔ ہاں اگر کسی جگہ پر بھی کسی نے قانون کی خلاف ورزی کر کے کوئی زیادتی کی تو ان کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

جناب والا! یہاں ایک یہ بھی تجویز دی گئی کہ وزیر داخلہ صوبائی حکومت سے بات کر کے ان معاملات کو مزید بہتر طریقے پر سلجھائیں تو یہ اچھی تجویز ہے۔

جناب والا! تفتان کے بارے میں بھی میرے پاس اطلاع آ گئی ہے ۔ اگر آپ اجازت دیں تو یہ تھوڑا سے لمبا ہے میں پڑھ کر سنا دوں۔ دوسرے واقعات کا اگر باقاعدہ نوٹس ہوتا تو میں ان کی بھی اطلاع منگوا لیتا ۔ یہ تفتان کی تو میرے پاس ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ operative part اس کا پڑھ دیں۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ یہ ڈیڑھ صفحہ ہے کوئی زیادہ نہیں ہے ۔

Headquarter F . C . Balochistan Quetta has reported that on 6th September 1999 F . C . Troops checked the suspected smuggler on a motorcycle , who was illegaly crossing Pakistan , Iran border . The motor cyclist rushed towards Taftan bazar where he was given protection by local shopkeeper . Their numbers were 15 to 20 in the beginning but soon turned into a mob of 350 to 400 persons.

The mob assaulted F . C personnel and tried to snap rifles , personal weapons from them . They also manhandled F . C . personnel resulting in injuries to Hawaldar Zarnaveesh Khan of Kharan Rifles , being out numbered , the F . C . troops retreated towards their fort camp . The mob followed them and continued pelting stones . Shots were also fired from some roof tops in the Bazar . F.C. personnel also fired in the air to disperse the mob but in this firing one Naimatullah who was standing on the roof

received an injury from a stray bullet and expired.

Later, the mob burnt a private quarter in the Taftan Bazar hired by Hawaldar Khadim Khan. They also burnt two motor cycles of the F.C. One wireless set and some other allied equipment. As reported by the F.C. the hostility against F.C. personnels was on account of strict anti-smuggling measures which have been recently further tightened around Taftan Bazar

.

جناب چیئرمین: اس میں' میں صرف ایک observation یہ کروں گا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ تو version ہے ایف سی کا لیکن اگر ایک موٹر سائیکلیسٹ کی حمایت میں چار سو آدمیوں کا جلوس اکٹھا ہو جاتا ہے تو there must be some underline cause to need to investigate کہ اتنی نفرت کیوں ہے ایف سی کے خلاف۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جی یہ انہوں نے کہا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ تو ایف سی کی بات ہے' اب سیاسی نقطہ نظر سے کسی کو کہیں کہ دیکھیں کہ ایف سی کے خلاف اتنی نفرت کیوں ہے۔ what can we do to improve this climate? May be they are doing something. We do not know. So, please look into that اگر ایک موٹر سائیکل والا جاتا ہے تو چار سو آدمی اکٹھے ہو جاتے ہیں اس کی حمایت میں جو کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ سمگلر ہے۔ there must be some reason.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: میں اسی بات کا ذکر کر رہا تھا وزیر داخلہ 22 تاریخ کو انشاء اللہ واپس آنے والے ہیں۔ ان سے میں یہ درخواست کروں گا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ وزیر داخلہ جب تشریف لاتے ہیں میں خود ذاتی طور پر مل کر ان سے استدعا

کروں گا۔ ممبر صاحبان سے بھی رابطہ کر لیں گے۔ صوبائی حکومت سے بھی رابطہ کر لیں گے اور ایف سی کے خلاف یا کوسٹل گارڈز کے خلاف جو شکایات ہیں ان کو حل کریں گے۔ میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں۔

جناب چیئرمین : اچھا پہلے زاہد خان صاحب کا کوئی مسئلہ ہے۔

جناب محمد زاہد خان : میری عرض یہ تھی کہ آج کے جو سوالات تھے وہ lapse ہو نگے۔

جناب چیئرمین : وہ ختم ہوگئے، ختم ہوگئے، they are taken as read.

جناب محمد زاہد خان : پھر نیا نوٹس دے دیں۔

جناب چیئرمین : یہ نہیں ہو سکتا کہ ہوں بھی اور نہ بھی ہوں، کریں بھی اور نہ بھی کریں۔ یہ کیا بات ہوئی۔ جی جاوید عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی : کوسٹ گارڈز کے بارے میں آپ نے ایک سپیشل کمیٹی بنائی تھی سینٹ کی جس کے چیئرمین ہیں خدائے نور صاحب۔ یہ عام لوگوں کو جو ایف سی والے اور کوسٹ گارڈز والے تنگ کرتے ہیں، میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ اس معاملے کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب آجائیں پھر ان سے مشورہ کر کے بات کریں گے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : اسی کمیٹی کو یہ ساری چیز سپرد کر دیں۔

جناب چیئرمین : تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : وہ خدائے نور صاحب والی کمیٹی ہے وہ اس مسئلے پر بھی غور کرے گی اور recommendations دے گی۔

جناب حبیب جالب بلوچ : جناب چیئرمین، پہلے جس طرح اس کمیٹی نے

کام کیا تھا اس کے بعد یہ واقعات ہوئے ہیں۔ اس کمیٹی میں نئے لوگ شامل کئے
کیونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ کمیٹی cope کر سکتی ہے۔

جناب چیئرمین ۔ cope کر لیں گے۔ خدائے نور صاحب اس کمیٹی
چیئرمین ہیں، کسی اور کو رکھنا چاہیں گے تو وہ رکھ سکتے ہیں ان کو اختیار حاصل ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ خدائے نور صاحب آجاتے ہیں تو ان سے با
کے اس کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین ۔ وزیر صاحب بھی آجائیں، خدائے نور صاحب ان
co-ordinate کر کے کوئی ایسی باڈی بنائیں تا کہ اس مسئلے کا کوئی حل نکل سکے۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ جناب چیئرمین، بات یہ ہے کہ وہ کمیٹی
سی کی تلاشیاں اس مسئلے پر بنی تھی۔

جناب چیئرمین ۔ میری عرض سن لیں۔ یہ جو سارے واقعات ہیں، کم
چیئرمین منسٹر سے بات کر کے اس پر کوئی لائحہ عمل بنا لے گا۔ ہم یہ نہیں کہہ ر
تلاشی کی بات کریں گے۔ let the Minister come ان سے مشورہ کریں گے۔
اس کا حل ڈھونڈنا ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ اور بھی بندے ڈالے جائیں۔

جناب چیئرمین ۔ وہ بھی ڈالیں گے۔ جب ہم نے ایک ذمہ داری چیئر
دے دی ہے تو چیئرمین کو اختیار ہو گا کہ وہ بندے بھی ڈال سکتا ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ وہ انٹریئر کمیٹی کے چیئرمین نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ اب منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہی کمیٹی اس معا
بھی غور کرے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ، وزیر داخلہ آجائیں تو ان سے بھی مشورہ کر کے ایک سیع کمیٹی بنائی جائے۔۔

جناب چیئرمین ، چلیں وہ خود کر لیں گے۔ میرا مطلب ہے اس جھگڑے ں آپ سب technicality میں نہ پڑیں۔ مقصد یہ ہے کہ سینٹ کی ایک کمیٹی ہے، زیر صاحب کو کوئی اعتراض نہیں ہے چنانچہ آپ کے جو مسائل ہیں ان پر وہ غور کرے اور کوئی حل نکالے۔

جناب حبیب جالب بلوچ ، اس کو extend کرلیں۔

جناب چیئرمین ، وہ کر لیں گے۔ آپ مجھ سے extend نہ کروائیں میں چیئرمین نہیں ہوں۔ ہر چیز کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ ایک آپ نے چیئرمین بنا دیا ہے اس کو اختیار ہے وہ منسٹر سے مشورہ کر کے کچھ کرے گا۔ آپ ان کو approach کریں۔ کہیں جی ہمیں اس میں ڈالا جائے۔ جس کو بھی دلچسپی ہے اس سے وہ کہے کہ مجھے ڈالیں ان کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ o.k. جی

In exercise of powers conferred by Clause 3 of Article 54 read with Article 51 , I hereby prorogue the Senate on the conclusion of this sitting on Thursday, the 15th, September, 1999.

[The House was then prorogued sine-die]

Sd/-

(WASIM SAJJAD)

Chairman

Senate of Pakistan.